ظہور قائمؑ بالعدل
مولفون
سید لیاقت حسین ہندی
سید محمد علی و سید مظفر الحسن ہندی
(شام) سوریا۔ دمشق حوزہ علمیہ زینبیہ
ناشر ۔ سید ناصر مہدی نقوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظهور قائم بالعدل

مولفون

سید لیاقت حسین ہندی

سید محمد علی و سید مظفر الحسن ہندی

(شام) سوریا — دمشق حوزہ علمیہ زینبیہ

نام کتاب : ظہور قائم بالعدل

تعداد :

ناشر : سید ناصر مہدی نقوی
شاہ چراغ چیمبرز' لاہور

قیمت :

اسٹاکسٹ: افتخار بک ڈپو ○ اسلام پورہ' لاہور

سوانح حیات مؤلف

مؤلف سید لیاقت حسین رضوی موضع ڈکی ضلع بنارس ہندوستان ۹ مئی ۱۹۰۵ء کو پیدا ہوئے۔ ہندوستان ہی میں فارسی' عربی' اردو مڈل اور ہندی مڈل کی تعلیم حاصل کی اور ہر دو زبانوں میں طریقہ تعلیم کی ٹریننگ بھی حاصل کی۔ مزید اسکاؤٹنگ اور فوجی ڈرل وغیرہ کی بھی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ۱۹۲۳ء میں اسلامیہ اسکول میں بطور مدرس ملازم ہوئے اور پھر اسی اسکول میں ہیڈ مدرس مقرر ہوئے۔

اکتوبر ۱۹۳۱ء میں اپنے چھوٹے بھائی اور والدہ کو براستہ ایران کربلا معلی روانہ کیا اور خود براستہ کراچی ۱۹۳۶ء بذریعہ بحری جہاز کربلا معلی پہنچے۔ پھر واپس ہندوستان ہوئے۔ اس طرح پانچ مرتبہ کربلا معلی کا سفر اختیار کیا۔ ۱۹۵۲ء میں معہ اہل و عیال کربلا آ گئے۔ جہاں بچوں کو عربی و فارسی کی تعلیم دینا شروع کی اور اپنے لڑکوں کو دینی مدرسہ میں داخل کرا دیا۔

مؤلف نے بہت سی کتابیں تحریر کی ہیں جن میں سے اسلامی "دھرم شاستر" یعنی ہندی زبان میں اصول دین اور فروع دین' "تاریخ عتبات مکہ معظمہ"' "بیت المقدس"' "مدینہ منورہ و کربلائے معلی" وغیرہ عربی میں تحریر

کیں۔ "افادات الرضویہ" (عربی) علاوہ ازیں جو مختلف مضامین مثلاً "کشکول" وغیرہ پر مشتمل ہے تحریر کی اور "ظہور قائم بالعدل" اردو زبان میں لکھی۔ "ظہور و زوال مسلمین" "مقتل الحسین" "تاریخ عربستان" اور مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں۔ اردو' ہندی' عربی' فارسی زبان میں تحریر ہیں کے مسودہ جات غیر مطبوعہ موجود ہیں۔ چنانچہ اب بعث پارٹی کی حکومت نے مؤلف کو عراق چھوڑنے پر مجبور کیا۔ وہ اب دمشق شام میں سکونت پذیر ہیں اور روضہ جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا پر مصروف عبادت و خدمت ہیں۔

تعارف مؤلف

از قلم سید حسین محمد نقوی الامروہوی (ایڈووکیٹ)

راقم نے ۱۹۷۰ء میں جب زیارات عتبات عالیہ عراق کا ارادہ کیا تو میرے بزرگ سید ہادی حسن صاحب نقوی مرحوم ایڈووکیٹ نے جناب سید لیاقت حسین قبلہ کا مجھ سے تذکرہ کیا اور تاکید فرمائی کہ میں ان سے ضرور ملوں چنانچہ جب میں عراق پہنچا تو ہوائی اڈہ سے سیدھا کربلا معلی پہنچا اور مسافرخانہ میں سامان رکھ کر حضرت عباس علیہ السلام کے روضہ مقدسہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ بعد شرف زیارت کے میں نے مولانا صاحب موصوف کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ موصوف وہاں سے تشریف لے جاچکے ہیں۔ اب دوسرے دن تشریف لائیں گے۔ میں اپنی قیام گاہ پر آیا تو کچھ دیر بعد مولوی صاحب موصوف تشریف لے آئے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کو میری وہاں آمد اور قیام گاہ کا کیسے علم ہوا۔ مولانا صاحب سے گفتگو ہوئی۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا۔ مجھے کربلا معلی کی تمام زیارات انہوں نے کرائیں اور ہر ایک مقام کے متعلق مجھے آگاہ فرمایا۔ میں نے موصوف سے حرم امام حسین علیہ السلام میں شب جمعہ میں اپنی جانب سے مجلس کرانے کی درخواست کی۔ موصوف نے ہی تبرک اور ذاکر صاحب کا انتظام فرمایا۔ مولانا صاحب موصوف نہایت متقی باعلم شخصیت ہیں اور ایمان اور محبت اہلبیت علیہم السلام سے سرشار ہیں۔ مجھے موصوف کا عراق سے ترک سکونت کا علم کافی عرصہ بعد ہوا۔ پتہ نہ ہونے کی وجہ سے سلسلہ خط و کتابت بھی باقی نہ رہا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ میں ایک عزیز قریب کے یہاں

مجلس میں شرکت کے لئے گیا۔ ایک صاحب جو شام سے تشریف لائے تھے انہوں نے وعظ فرمایا۔ بعد مجلس میں نے ان سے مولوی صاحب موصوف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ ان کو کیسے جانتے ہیں۔ میں نے ان کو اپنی ملاقات کے متعلق بتلایا تو انہوں نے موصوف کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مولانا موصوف روضہ جناب زینب سلام اللہ علیہا پر ہی عبادت اور خدمت میں مصروف رہتے ہیں اور وہ بہت بزرگ ہستی ہیں اور ان کو حضرت امام العصر والزمان علیہ السلام کا قرب حاصل ہے۔ میں نے اُن واعظ صاحب کو مولانا صاحب موصوف کے لئے ایک خط دیا جس کے جواب میں موصوف نے مجھے خط لکھا۔ اب اُن سے سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ وہ میرے لئے بارگاہ احدیت میں توسل آئمہ علیہم السلام و جناب زینب سلام اللہ علیہا دعا فرماتے ہیں۔ مولانا موصوف عابد و زاہد و متقی اور ایک عالم دین اور محبت اہلبیت اطہار سے سرشار ہیں اور شام میں دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی یہ کتاب "ظہور قائم بالعدل" آپ کے پیش نظر ہے۔ میری دعا ہے کہ پروردگار عالم ایسی بزرگ ہستی کو زندہ و سلامت رکھے۔ آمین!

راقم

سید حسین محمد نقوی اللامروہوی

(ایڈووکیٹ)

الحمدلله على ما انعم الذى علم بالقلم و علم الانسان مالم يعلم والصلاة على مفخرالعرب والعجم سيدنا محمد و آله الاطهار لا سيما بقية الله الاعظم۔

و بعد لا يخفى ان موضوع المهدى الموعود من المسلمات لدى المسلمين و دار عليه البحث من صدرالاسلام حيث نطق به الرسول الاكرم صلى الله عليه و آله وسلم و جرى ذكره عن لسانه الشريف الى ان قام كثير من اعلام الفريقين بتاليف الكتب حول المهدى عليه السلام من ولادته الى غيبته و من غيبته الى وقت ظهوره بل من ظهوره حتى آخر دولته فتجاوز المئات من التاليف المعنونه بعنوانه و باسمه واما فى مطاوى الكتب المولفة من الحديث والتاريخ والسيرلا يخلو اى منها من ذكر المهدى عليه السلام تعابير مختلفة و متنوعة الاعبارا تاشتى و حسنک واحد

و يسرنى ان انقل ماقاله الشيخ الاكبرى محى الدين العربى فى كتابه بالاختصار المشهور بالفتوحات المكية فى نشان المهدى۔

كنمودج لما اعترف المخالف والموالف' فيقول: اعلموا انه لابد من خروج المهدى لكن لا يخرج حتى تمتلى الارض جوراً و علما فيملاها

قسطا وعدلاً و لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذلک اليوم حتٰی يلحو ذلک الخليفة و هو من عترة الرسول الله ص من ولد فاطمة جده الحسين بن علی بن ابیؑ طالب عليه السلام و والده الحسن العسكری بن الامام علی التقی بالنون بن الامام محمد التقی بالتاء بن الامام علی الرضا بن الامام موسٰی الكاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد الباقر بن الامام زين العابدين علی بن الامام الحسين بن ابی طالب عليه السلام يواطی اسمه اسم رسول الله يبايعه لمسلمون مابين الركن والمقام يشبه رسول الله ص فی الخلق (بفتح الخاء) و ينزل عنه فی الخلق (بضم الخاء) الی ان يقول و من عوالٰی الله بالسيف فمن ابی قتل و من نازعه نزل يحكم بالدين الخالص عن الرای الٰی آخر كلامه' ايا القاری الكريم هذا الكتاب الذی تلمسه انا ملک من انجازات السيد الجليل العلامة الحاج السيد لياقت حسين الرضوی حفظه الله حول الامام المنتظر بعی و ان جاء هو باللغة الاردوية و انا غير عارف بها و لكن نجله الفاضل السيد محمد علی قد ترجم نو بعض فصوصه و قرات انا بعض النصوص العربية و الفارسية و لاحظت مآخذه و ما استخرج منا من الكتب العديدة والمعتبرة فوجدت انه حفظه الله قد بزل جده فيی جمع المتفرقات و اوراجا فی كتاب هذا لتينفع القاری شئی مطالب من دون تحمل الصعوبه للراجعة الی الكتب العديدة و لقد اجاء و افاد فجزاه الله خير الجزاء و جعله و ايانا من انصار الهدی عجل الله فرجه الشريف والسلام عليه و علٰی اخوانتا المومنين و رحمة الله و بركاته۔

دمشق۔ السية زينبيه ۱۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

بقلم مولانا حجة الاسلام سماحة العلامة

الحاج السيد احمد الواحدی حفظه الله تعالٰی

اكتوبر ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے لغت دی جس نے علم دیا بذریعہ قلم اور اس نے انسان کو تعلیم دی جس کو نہیں جانتا تھا اور درود اور صلوٰۃ ہو فخر عرب اور عجم جناب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہار پر خاص کر کے حضرت بقیۃ اللہ اور پوشیدہ نہ رہے یہ بات کسی پر کہ حضرت مہدی موعود کا موضوع مسلمانوں کے نزدیک مسلمات میں سے ہے اور اس عنوان پر صدر اسلام سے بحث جاری ہے جس کے بارے میں حضرت پیغمبر اکرمؐ بتا چکے ہیں اور ان حضرت کا ذکر ان کی زبان پر ہو چکا ہے یہاں تک کہ فریقین کے اکثر علماء نے بہت سی کتابیں حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں یعنی حضرت مہدی کی پیدائش سے غیبت تک اور غیبت سے ان حضرت کے ظہور تک تالیف ہوئی ہیں۔ بلکہ حضرت کے ظہور کے وقت سے آگے تک یعنی بوقت امام کے حکومت تک کتابیں تالیف ہو چکی ہیں اور ابھی جاری ہیں اور یہ کتابیں تعداد کثیر میں ہیں اور کئی سو سے زیادہ ہو چکی ہیں اور کتابوں کا موضوع اور عنوان حضرت مہدی کے بارے میں ہے۔

احادیث اور تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں آنحضرت کے ذکر سے خالی

نہیں ہیں لیکن عبارتیں اور تعبیریں ایک ہیں اور ان کی کئی قسمیں ہیں جیسا قول مشہور میں ہے کہ "عباراتنا شتی و حسنک واحد" ہماری عبارتیں تو کئی شکل کی ہیں لیکن آپ کا حسن ایک ہے۔

مجھے بہت خوشی ہے کہ میں ایک بزرگ عالم بزرگ شیخ صاحب جن کا نام العلامہ محی الدین العربی ہے انہوں نے اپنی کتاب میں جس کا نام الفتوحات المکیہ اور حضرت مہدی کے بارے میں لکھتے ہیں اور نمونہ اور مثال کے طور پر اختصار کے ساتھ میں نقل کر رہا ہوں۔ جیساکہ ہر مخالف اور موافق نے اس پر اقرار کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ جان جاؤ کہ حضرت مہدیؑ کا خروج لازم ہے اور اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے لیکن ظہور اس وقت ہو گا جبکہ روئے زمین جور اور ظلم سے بھری ہو گی تو حضرت زمین کو عدالت سے بھر دیں گے۔ اگرچہ مان لیا جائے کہ دنیا صرف ایک دن کے لئے باقی ہے تب بھی خداوند اس دن کو اتنا لمبا کرے گا تاکہ حضرت ظہور کریں اور اپنے کام کو انجام دیں اور اس دن وہ خلیفہ آئے گا جو کہ آل رسولؐ میں سے ہو گا اور وہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہو گا جس کا جد حسین بن علی بن ابی طالب ہو گا اور اس کا باپ حضرت امام حسن عسکری بن امام علی النقی بن امام محمد تقی بن امام علی الرضا بن امام موسیٰ الکاظم بن الامام جعفرالصادق بن الامام محمد الباقر بن الامام علی بن الحسین ابن الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ہیں۔ اس خلیفہ کا نام محمد ہے اس کے نانا کا نام ہو گا۔ آنحضرت کے ساتھ مسلمان رکن اور مقام کے درمیان بیعت کریں گے اور وہ خلیفہ کے شباہت حضرت رسولؐ خلقت میں ہو گی (بفتح الخاء) صرف خ پر زبر ہے' و ینزل عنه فی الخلق

(معجم الملاحم) یہاں تک کہتے ہیں وہ خلیفہ کے ہاتھ میں تلوار ہو گی اور لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دے گا اور منکر ہو گا وہ قتل ہو گا اور جو مقابلہ کرے گا وہ مغلوب ذلیل ہو گا اور اس حکم خالصانہ دین سے ہو گا اس سے نہیں ہو گا الخ۔ اور بھی کلام باقی ہے

اے اس کتاب کے پڑھنے والے قاری محترم جس کو تمہاری انگلیاں مس کر رہی ہیں یہ مولانا علامہ الحاج سید لیاقت حسین ہندی حائری رضوی نے لکھا اور تیار کیا ہے اور حضرت منتظرؑ کے بارے میں ہے اور یہ اردو زبان میں ہے اور میں اردو زبان سے واقف نہیں ہوں لیکن ان کے فرزند سید محمد علی نے میرے لئے بعض مضامین پڑھ کر ترجمہ کر دیا تھا اور پھر میں نے مختلف جگہوں سے کتاب کے مضامین عربی اور فارسی کا مطالعہ کیا ہے اور میں نے مضامین کے ماخذ اور سند اور مصادر کو دیکھا اور جو مضامین کو کتابوں میں استخراج کیا ہے کئی کتابیں ہیں اور معتبر بھی ہیں۔ تو میں نے دیکھا کہ مولانا نے اس کام میں بہت محنت کی ہے اور متفرقات کو جمع کیا ہے اور اپنی اس کتاب میں نوٹ کیا ہے تاکہ پڑھنے والے کو مختلف مواضع کی آسانی ہو اور اس کو مصادر اور بڑی کتابوں کی ضرورت نہ پڑے اور مصنف نے بہت اچھی طرح سے محنت کی ہے خداوند ان کو جزائے خیر دے۔ ان کو اور ہم سب کو حضرت کے انصار میں سے قرار دے اور خداوند حضرت کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ سلام ہو آن پر اور برادر ایمانی پر و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

بمطابق اکتوبر ۱۹۹۸ء

بقلم مولانا سماحۃ العلامہ حجۃ الاسلام

دمشق۔ السیدۃ زینب (ع) الحاج السید احمد الواحدی المحترم حفظہ اللہ

نذر

نقدم هذا الكتاب نذراً البطلة كربلاء شريكة الحسين۔ الحوراء العقيلة الفاضلة الرشيدة۔ التقية النقية ام المصائب السيدة زينب بنت اميرالمومنين على بن ابى طالب عليه السلام التى احتجت باحتجاجات و اضحة فى مجالس الاعداء' و ابكت نجطبتها كل صديق و عد و آملين و راجين رضاء ها و قبول هذا النذراليسير منا الفقراء الاذلاء سائلين من المولٰى التوفيق والغفران۔

المولفون: السيد لياقت حسين الهندى
والسيد محمد على الهندى والسيد مظفرالحسن الهندى
سوريا۔ دمشق' الحوزة العلمية الزينبية

نذر

ترجمہ: اس کتاب کو نذر پیش کر رہے ہیں بطلہ کربلا شریکۃ الحسین' الحوراء' عقلیۃ' فاضلۃ رشیدۃ' تقیۃ' نقیۃ' ام المصائب سیدۃ زینب بنت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام جنہوں نے دشمنوں کی مجالس میں کھلے کھلے احتجاج پیش کئے اور اپنے خطبوں سے دوست اور دشمن کو رلایا۔ ان کی رضایت سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قلیل نذر کو ہم فقیروں اور ذلیلوں سے قبول کریں اور خدا سے توفیق و مغفرت کا سوال کرتے ہیں۔

مولفون

سید لیاقت حسین ہندی

و سید محمد علی ہندی و سید مظفرالحسن ہندی

سوریا۔ دمشق' الحوزہ علمیہ الزینبیہ

فہرست مضامین کتاب ظہور قائم بالعدل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

خلافت الہیہ — نبوت و امامت

فصل اول

ان آیات کا بیان جو خلافت الہیہ و نبوت و امامت کے متعلق ہیں

۱۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

(البقرۃ:۳۰/الجزء:الاول)

(ترجمہ) اے رسول اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب زمین میں بنانے والا ہوں۔

مؤلف: یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام جو اول البشر و پیغمبر و خلیفہ الہیہ تھے ان کے متعلق ہے اس سے ثابت ہوا کہ ہادی یا پیغمبر یا خلیفہ الہیہ امت سے پہلے دنیا میں تشریف لائے۔ اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

(۱) ہادی ہو تو امت کی موجودگی ضروری نہیں ہے (۲) امت موجود ہو تو ہادی کی موجودگی ضروری ہے

۲۔ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا (البقرۃ:۱۴۳ — الجزء:الاول)

(ترجمہ) اسی طرح تم کو عادل امت بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو اور رسول (محمدؐ) تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں۔

حاشیہ قرآن: سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ

امت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور خاص ہم ہی اس سے مقصود خدا ہیں اور حضرت رسُول ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا ہیں۔ اس کی مخلوق پر اور اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذالک جعلناکم امة وسطا فرمایا ہے (دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم)

مؤلف : جناب رسول خداؐ و جناب حضرت علیؑ ہی امت پر گواہ نہیں تھے بلکہ آپ کے قبل والے پیغمبر و رسول بھی اپنی اپنی امت پر گواہ تھے اور جناب رسول خدا (محمدؐ) کے بعد بھی امت پر ان کے بعد کے امام گواہ ہیں اور تاقیامت امت پر خدا کے بنائے گواہ یعنی امام موجود رہیں گے۔

۳۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرقوا(آل عمران:۱۰۳)

(ترجمہ) اور تم سب کے سب (مل کر) خدا کی رسی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت خدا کی رسی ہیں سب کو جس کی مضبوطی سے تھامنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ (صواعق محرقہ و تفسیر ثعلبی)

۴۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر تومنون باللّٰہ (آل عمران:۱۱۰)

(ترجمہ) تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کئے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا حکم تو کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ خیر امت سے مراد اہلبیت رسول ہیں (تفسیر سیوطی جلد دوم ص۶۱)

مؤلف : آیت ۴ امت میں اختلاف ضرور ہو گا لہٰذا اس کے اختلاف دور کرنے کے لئے خدا نے کسی کو ضرور مقرر کیا ہو گا تاکہ قیامت تک کے اختلافات دور ہوتے رہیں اس شخص یا حبل خدا کے تھامنے کا حکم ہے۔ آیت نمبر ۴۔ تاقیامت جب تک انسان کا وجود ہے ان کے لئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس کام کے لئے خدا نے قیامت تک ایسے لوگوں کو خود مقرر کئے ہو گا جو خدا کے امر معروف و نہی عن المنکر کی تبلیغ انسانوں کو کرتے رہیں۔

۵۔ یاایہا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (النساء:۵۹)

(ترجمہ) اے ایمان دارو! خدا اور رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو۔

مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد کون ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد حاکم وقت ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں۔ کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح ان کی اطاعت بھی تمام بندوں پر واجب کی ہے۔ تو یہ شخص خدا اور رسول کا نائب ٹھہرا تو معلوم ہونا بھی ضروری ہوا کیونکہ اس کو عقل قبول نہیں کرتی کہ گنہگار کی اطاعت کا خدا حکم دے اور بارہ اماموں کے سوا کسی کی عصمت کا کوئی نہ مدعی ہے نہ دعوے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حکم خداوند عالم کا کسی خاص زمانے یا وقت

یا کسی شخص کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کے لئے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت عام ہے۔ امور دنیا اور دین تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ ہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہے گا۔ کیونکہ کہیں نصاریٰ بادشاہ ہیں کہیں بودھ مذہب والے' کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو پھر ان میں بھی خدا جانے کتنے فرقے ہیں اور حدیث رسولؐ کے مطابق ایک کے سوا سب کے سب جہنمی ہیں پھر کہیں سنی بادشاہ ہیں کہیں شیعہ' کہیں کچھ پھر مسلمان اطاعت کریں تو کس کی اور سب کی کریں تو یہ بھی محال ہے۔ تب ضرور ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ* کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کو موجود رہنا بھی ضروری ہے ورنہ خدا کا حکم لغو اور بے کار ہو جائے گا۔ اس بناء پر حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مرجائے تو وہ کافر کی موت مرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بادشاہ دنیا کی معرفت حاصل نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا اور حدیث جابر بن عبداللہ انصاری میں بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین ہیں بلکہ اس میں تو دو از دہ امام کے نام تک تصریحاً مذکور ہیں۔

۶۔ و ممن خلقنا امه یهدون بالحق و به یعدلون (الاعراف:۱۸۱)

(ترجمہ) اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف بھی کرتے ہیں۔

زاوان نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتر جہنمی اور ایک جنتی۔ یہ وہی لوگ ہیں جن

کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے و ممن خلقنا الایتہ اور یہ لوگ تیں اور میرے شیعہ ہیں (دیکھو کتاب علامہ ابن مرودیہ)

حق جس کو خدا پسند کرے اس کی بقا و تبلیغ کے لئے ہر زمانے میں نبی یا امام منصوص من اللہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ امت کے اختلاف کو دور بھی کرتا رہے اور حق کو قائم کرے۔

۷۔ و ما ارسلنا من قبلک الا و جالاً نوحی الیھم فئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (النحل:۴۳)

(ترجمہ) اور اے رسول! تم سے پہلے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا کئے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو (تم اہل مکہ سے کہو کہ) اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر (عالموں) سے پوچھو۔

قرآن میں جا بجا خدا نے ذکر حضرت رسول کو مراد لیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے قد انزل اللّٰہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیاتہ الایہ ( ) اور اس آیت م یں بھی ذکر سے حضرت رسولؐ مراد ہیں تو اہل ذکر سے حضرت کے اہل بیت ائمہ معصومین مراد ہوئے اسی بنا پر معاویہ بن عمار ذہبی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں (دیکھو فصول مہمہ)

قیامت تک امت کے سوال کا جواب دینے کے لئے اہل ذکر جو منصوص من اللہ ہوں موجود ہونا چاہیے۔

۸۔ و یوم نبعث من کل امۃ شھیداً (النحل:۸۴)

(ترجمہ) اور جس دن ہم ہر ایک امت میں سے اس کے پیغمبر کو گواہ بنا کر قبروں سے اٹھا کھڑا کریں گے۔

نبوت کا سلسلہ جناب محمد مصطفیٰ پر ختم ہو گیا اس کے بعد ہر زمانہ کے ائمہ معصومین گواہ بنائے جائیں گے۔

۹۔ یوم ندعوا کل اناس بامامھم (بنی اسرائیل:۷۱)

(ترجمہ) اس دن کو یاد کرو جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔

ابن مردویہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول ؐ نے اس آیت یوم ندعوا کل اناس بامامھم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یدعی کل قومہ بامام زمانھم و کتاب ربھم و سنتہ نبیھم کہ ہر قوم اپنے زمانے کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔

(تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴)

۱۰۔ انما انت منذر و لکل قوم ھاد (الرعد:۷)

(ترجمہ) (اے رسول) تم تو صرف (خوف خدا) سے ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے۔

ابن مردویہ ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیت انما انت منذر لکل قوم ھاد نازل ہوئی تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینہ پر رکھا اور فرمایا انا منذر یعنی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا انت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدونی بعدی اے علی تم ہی ہدایت کرنے والے ہو اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعہ سے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائیں گے اور اس روایت کو باختلاف الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیاء فی المختار نے ابن عباس سیا ور عبداللہ

ابن احمد نے زواید مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبری نے اوسعا میں اور حاکم نے روایت بھی کی ہے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علیؑ سے یہی روایت کی ہے دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۲ تا ۲۰ مطبوعہ مصر) اس سے فقط حضرت علیؑ کی امامت و خلافت بلا فصل ثابت نہیں ہوتی بلکہ دو از دہ امام کی امامت کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے اور رسول نے اس کو منحصر کر دیا ذات علیؑ میں تو قیامت تک یہ قوم کے ہادی حضرت علیؑ ہوں گے یا ان کی اولاد۔

۱۱۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (فاطر:۳۲)

(ترجمہ) پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص ان کو قرآن کا وارث بنایا جنہیں اہل سمجھ کر منتخب کیا۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ سطر ۵ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں۔ ان بندوں سے آپ کی امامت کے وہ صحابہ اور تابعین تبع تابعین مراد ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور اس کے مطابق ہادی ہوں گے' جن کو خدا نے امة وسطا التکون شهداء علی الناس (البقرۃ:۱۴۳) فرمایا ہے اور میں اس آیت کی تفسیر میں بحوالہ شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم صفحہ ۳۳ میں بیان کر چکا ہوں کہ خدا کی حجت اور خلق خدا کے گواہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد ہیں تو بس حسب اصول موضوعہ کتاب خدا کے وارث بھی یہی حضرات ائمہ معصومین قرار پائے اور عجب نہیں کہ زمخشری کا بھی یہی مقصود ہو کیونکہ حضرت رسولؐ کے بعد قیامت تک صحابہ تابعین تبع تابعین میں ان حضرات کے سوا اور کون ہادی رہ

سکتا ہے۔ اسی کی تائید حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے۔ چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ تمام صحابہ میں جناب امیرؑ کے سوا کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی (میری موت کے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو) کا دعویٰ نہیں کیا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعویٰ نہ کرتے اسی بنا پر تو آپ فرمایا کرتے تھے۔ خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی اور رات کو نازل ہوئی کہ دن کو' آبادی میں نازل ہوئی کہ پہاڑ پر۔ ان ہی حضرات کی مدح امت کی تیسری قسم سابق بالخیرات الایہ (   ) سے فرمائی ہے۔

فصل دوم

ان احادیث کا بیان جو نبوت و امامت کے متعلق ہیں جن کا صرف ترجمہ دیا گیا ہے

خدا پر لطف واجب ہے۔(۱) امامیہ کا یہ اعتقاد ہے کہ پیغمبروں کا مبعوث کرنا از روئے عقل کے حق تعالیٰ پر واجب ہے اس لئے کہ خدا پر لطف واجب ہے۔ (۲)امام کا نصب کرنا لطف ہے اور لطف حق تعالیٰ پر واجب ہے۔ (۳)اصلح حق تعالیٰ پر واجب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جمیع حالات اور اوقات میں بندوں کے لئے ایسے رئیس و حاکم مطلق کا ہونا اصلح ہے جس کے ہاتھ میں ان کے دین و دنیا کا اختیار ہو اور ایسا رئیس یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانے میں کہ پیغمبر نہ ہو امام میں منحصر ہے۔

۱۔ جو شخص مرے اور امام زمانہ کو نہ پہچانتا ہو وہ کافروں کی موت مرتا ہے۔

توضیح: اس سے معلوم ہوا کہ ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری ہے۔ کوئی زمانہ امام سے خالی نہیں ہو سکتا کیونکہ زمانہ کو حضرت نے اس شخص کی طرف مضاف فرمایا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ہر شخص کے زمانہ میں ایک امام کا موجود ہونا ضرور ہے اور یہ بغیر اس کے نہیں ہو سکتا کہ حضرت صاحب العصر والزمان کے موجود ہونے کے قائل ہوں۔

۲۔ (جناب سرور کائنات نے ارشاد فرمایا) میں تم لوگوں میں دو چیزیں بہت عظیم و گرانقدر چھوڑے جاتا ہوں ایک تو کتاب خدا اور دوسرے میرے اہلبیت اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں آپس میں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔

۳۔ (جناب رسول خدا ؐ نے فرمایا) میں تم لوگوں میں دو چیزیں بہت عظیم اور گرانقدر چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک تو کتاب خدا اور دوسرے میرے اہلبیت اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں آپس میں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ تو (تم) ان سے سیکھو اور ان کو نہ سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں اور کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہتی کیونکہ اگر (ان) سے خالی ہو جائے تو زمین والوں کو اپنے میں سما (گھونٹ) لے گی۔

۴۔ جناب رسول خدا ؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور جب ستارے چلے جائیں گے تو اہل آسمان بھی چلے جائیں

گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں جب ہمارے اہلبیت چلے جائیں گے تو زمین والے بھی چلے جائیں گے۔

اسی مضمون کی چھ حدیث ینابیع المودۃ کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہیں بعض میں اہل ارض کے بجائے امتی کا لفظ آیا ہے۔

۵۔ جناب رسول خدا ؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آل محمد کی معرفت حاصل ہونے سے آگ (جہنم کی آگ) سے بری ہو گا اور آل محمد کی محبت صراط کے لئے جواز (اجازت) ہے اور ان کی ولایت عذاب خدا سے امان (پناہ دینے والی) ہے۔

۶۔ جناب رسول خدا ؑ نے فرمایا کہ اے علی جو میں املا بولتا ہوں لکھو میں نے کہا یارسول اللہ آپ کو خوف ہے کہ میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا نہیں متحقیق خداوند تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تم کو حافظ قرار دے مگر تم اپنے شریکوں کے واسطے جو تمہاری نسل سے ہوں گے لکھو۔ جن کی وجہ سے میری امت کے لئے پانی برسے گا اور ان کی دعائیں مستجاب ہوں گی اور ان کی وجہ سے خدا لوگوں کے اوپر آئی ہوئی بلاؤں کو دور کرے گا اور ان کی وجہ سے آسمان پر سے بلائیں نازل ہوں گی اور یہ ان کا پہلا ہے اور اشارہ کیا حضرت امام حسن ؑ کی طرف اور فرمایا کہ یہ دوسرا ہے اور اشارہ کیا حضرت امام حسین ؑ کی طرف اور فرمایا اس کی ذریت سے جو ائمہ ہوں گے (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہے)

۷۔ لوگوں نے جب امام حسن ؑ کی بیعت کر لی تب انہوں نے خطبہ پڑھا۔ ہم لوگ حزب اللہ غالب ہیں اور ہم جناب رسول خدا ؑ کی سب سے قریب عترت ہیں اور ہم لوگ ان کے اچھے اہلبیت ہیں اور ہم لوگ دوسری

گراں بہا چیز ہیں جو کہ ہمارے جد (نانا) نے اپنی امت میں رکھ چھوڑا ہے اور ہم لوگ دوسری کتاب اللہ ہیں جس (کتاب) میں تمام چیزوں کی تفصیل ہے اور باطل کا اس میں کسی طرح راستہ نہیں ہے نہ دائیں بائیں سے نہ پیچھے سے۔

۸۔ جناب امام جعفر صادقؑ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ مسلمانوں کے امام ہیں اور تمام عالموں پر اللہ کی حجت ہیں اور مومنین کے سردار ہیں اور غرا محجلین کے پیشوا ہیں اور مسلمانوں کے ولی (سردار) ہیں اور ہم لوگ اہل زمین کے لئے امان ہیں مثل اس کے جیسے ستارے امان ہیں اہل آسمان کے لئے اور ہم لوگ وہ ہیں جن کی وجہ سے آسمان ٹھہرا ہوا ہے تاکہ زمین پر گر نہ جائے مگر خدا کے حکم سے اور ہم لوگ کی وجہ سے پانی برستا ہے اور رحمت پھیلتی ہے اور زمین سے برکتیں نکلتی ہیں اور اگر ہم لوگوں میں سے کوئی زمین پر نہ ہو تو زمین سب لوگوں کو نساخت (زمین کا دھنسنا) کر لے پھر فرمایا کہ جب سے خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہی ظاہر ہے یا چھپا ہوا ہے اور زمین قیامت تک کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی عبادت نہ ہوتی۔

۹۔ اور امام زین العابدینؑ نے کہا کہ ہم لوگ چلنے والی کشتی ہیں موج میں جو کہ سوار ہوا بچ گیا اور جس نے چھوڑا وہ غرق ہو گیا۔

۱۰۔ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ خبردار ہو جاؤ جو شخص حب آل محمد پر مرے گا وہ شہید مرے گا اخبردار جو حب آل محمد پر مرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خبردار جو شخص حب آل محمد پر مرے گا اس کی

توبہ قبول ہو گی۔ خبردار جو حب آل محمد پر مرے گا وہ مومن کامل الایمان سمجھا جائے گا۔ خبردار جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے گا تو اس کو ملک الموت اور پھر منکر و نکیر جنت کی خوشخبری دیں گے۔(خبردار ہو جاؤ جو حب آل محمد پر مرے گا وہ جنت کی طرف اس طرح لے جایا جائے گا جس طرح دلہن اپنے شوہر کے گھر لے جائی جاتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ جو شخص حب آل محمد پر مرے گا خداوند تعالیٰ ملائکہ رحمت کو ان کی قبر کا زوار بنائے گا۔ خبردار ہو جاؤ جو حب آل محمد پر مرے گا وہ سنت رسول و جماعت مومنین پر مرے گا۔ خبردار ہو جاؤ جو بغض آل محمد رکھتا ہوا مرے گا تو اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا کہ یہ رحمت خداوندی سے دور ہے۔ خبردار جو بغض آل محمد پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔ خبردار جو بغض آل محمد پر مرے گا تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا۔

اا۔ (جناب امیر نے فرمایا کہ) ائمہ خلق کے اوپر الٰہی عدل قائم کرنے والے ہیں اور بندوں کو پہچاننے والے ہیں۔ نہیں داخل ہو گا جنت میں مگر جس شخص نے ان لوگوں کو پہچانا اور ان لوگوں نے اس شخص کو پہچانا اور نہیں داخل ہو گا جہنم میں مگر اس شخص نے ان کو انکار کیا اور ان لوگوں نے اس شخص کو انکار کیا۔

۱۲۔ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ ہم لوگ خدا کے پہلو اور ہم لوگ خدا کے برگزیدہ ہیں اور انبیاء کی امانت ہم لوگوں کے پاس ہے اور ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اور ہم لوگ خدا کی حجتہ ہیں اور ایمان کے ارکان ہیں اور اسلام اور ہم لوگ مخلوق کے اوپر خدا کی رحمت ہیں خدا ہم سے کھولتا ہے اور ہم پر ختم کرتا ہے اور ہم لوگ ہدایت کے ائمہ ہیں اور

خدا کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور ہم لوگ خدا کے چراغ ہیں اور ہدایت کرنے کے نور ہیں اور ہم لوگ حق کے واسطے علم بلند کرنے والے ہیں اور جو ہم سے متمسک ہو پہنچا اور جو ہم سے بچھڑا وہ ڈوبا اور ہم لوگ غرا لمجلین ( ) کے سردار ہیں اور ہم لوگ صاف راستہ اور سیدھے راستے ہیں خدا تک پہنچانے تک اور ہم لوگ مخلوق پر خدا کی نعمت ہیں اور ہمارے ذریعہ سں خداوند تعالیٰ بندوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور ہمارے ذریعہ باران ہوتی ہے اور ہمارے ذریعہ سے تم لو گں و کا عذاب دور ہوتا ہے پس جس نے ہم کو پہچانا اور مدد لی اور میرے حق کو جانا اور ہمارے امر کو لیتا ہے وہ ہم سے ہے اور ہمارا ہے اور ہم لوگ نبوت کا معدن (کان) ہیں اور رسالت کی جگہ ہیں اور اختلاف ( ) ملائکہ ہیں اور ہم لوگ سے درس حاصل کرتے ہن اور ہم چراغ ہیں جو ہم سے روشنی لے اور ہم راستے ہیں جو ہماری اقتدا کرے اور ہم لوگ مشبت کی طرف بلانے والے امام ہیں اور ہم لوگ پل ہیں جو اس پر گیا وہ پہنچا اور جو اس سے پیچھے رہا مٹ گیا۔ ہم لوگ اسم ( ) اعظم ہیں۔

فصل سوم

امامت اور دوازدہ امام کا بیان (آیات قرآن)

ا۔ ... قال انی جاعلک للناس اماما قال و من ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین (بقرۃ:۱۲۴)

(ترجمہ) تو خدا نے فرمایا میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں (حضرت ابراہیمؑ نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے فرمایا (ہاں مگر)

میرے اس عہد پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا۔

اس آیت میں خدا نے دو باتوں کا فیصلہ بہت واضح طور پر فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کئے ہوئے کسی کا پیشوا اور امام ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسرے یہ کہ پیشوا اور امام ہر شخص نہیں ہو سکتا بلکہ وہی شخص امام ہو گا جو معصوم ہو اور کوئی گناہ عمر بھر اس سے سرزد نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اگر اس نے ایک گناہ بھی کیا تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ظالم ہو گیا اس کے علاوہ پھر حکم خدا قطعی نہ رہے گا۔

۲۔ و اقیموا الصلوۃ و آتوا الزکٰوۃ وارکعوا مع الراکعین

(البقرہ:۴۳)

(ترجمہ) اور پابندی سے نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے سامنے) عبادت کے لئے جھکتے ہیں انُ کے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔

اس آیت سے خداوند عالم نے نماز جماعت کی ترغیب دلائی ہے کیونکہ فرادیٰ نماز کی بہ نسبت نماز جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے اور بعض روایت میں ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہمیں دیا گیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک بعض صرف نبی ہوئے بعض نبی و رسول ہوئے' بعض صرف رسول و امام ہوئے بعض صرف نبی و امام ہوئے لیکن اب جناب محمد مصطفیٰؐ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ ان کے بعد ہادیان خدا کو امام کہتے ہیں جو بارہ عدد قیامت تک ہوں گے۔

احادیث

۱۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ جناب رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے جناب رسول خداؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسلام ختم نہیں ہو گا جب تک اس میں بارہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ جابر کہتے ہیں پھر جناب رسول خداؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسلام ختم نہیں ہو گا جب تک اس میں بارہ خلیفہ نہ ہو جائیں جابر کہتے ہیں پھر جناب رسول خداؐ نے کچھ کہا جو میں نہ سن سکا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرت نے کیا فرمایا تو اس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کلھم من قریش یعنی سب بارہ خلیفہ قریش سے ہوں گے۔

۲۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خداؐ کو کہتے ہوئے سنا کہ اس امت کے بارہ خلیفہ ہوں گے۔

۳۔ مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ ابن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم کو قرآن شریف پڑھ کر سنا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے کبھی آنحضرت سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ اس امت میں کتنے خلیفہ ہوں گے۔ عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ جب سے میں عراق آیا ہوں تیرے سوا کسی اور نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا۔ پھر عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ ہاں ہم نے جناب رسول خداؐ سے یہ دریافت کیا تھا اور آنحضرت نے فرمایا تھا کہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے موافق بارہ ہوں گے۔

۴۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ جناب رسول خداؐ کے پاس بیٹھا تھا میں نے آنحضرت کو کہتے ہوئے سنا میرے بعد

بارہ خلیفہ ہوں گے پھر خفیف آواز سے کہا تو میں نے باپ سے کہا کہ کیا کہا۔ فرمایا کہ کلھم بنی ہاشم سے ہوں گے۔

۵۔ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ میں جناب رسول خداؐ کے پاس داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسینؑ آنحضرت کے جانگھ (زانوں) پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ (آنحضرت) ان کی آنکھوں اور منہ اور ہونٹوں کو چوم رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تو سید ہے اور سید کا فرزند ہے اور تو امام ہے اور امام کا فرزند ہے اور تو حجتہ خدا ہے اور حجت خدا کا فرزند ہے اور تو نو حجت خدا کا باپ ہے جن میں سے نواں ان کا قائم ہے۔

۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خداؐ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں و علی و حسن و حسین اور حسین کی نسل سے نو پاک و بے گناہ ہیں۔

۷۔ ابن ربعی سے روایت ہے کہ (آنحضرتؐ نے فرمایا) کہ میں پیغمبروں کا سردار ہوں اور علی اوصیا کے سردار ہیں اور میرے بعد بارہ اوصیا ہوں گے ان میں کے اول علی اور ان میں کے آخر القائم المہدی ہوں گے۔

فصل چہارم

اسمائے ائمہ اثناء عشر (بارہ امام کے نام)

۱۔ کتاب فرائد السمطین میں مجاہد کی سند سے ابن عباس سے روایت ہے کہ نعثل نام کا یہودی جناب رسول خداؐ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمدؐ آپ ہم کو خبر دیجئے کہ آپ کا وصی کون ہے۔ کوئی ایسا نبی نہیں ہے مگر اس کا وصی ہوتا ہے اور ہمارے پیغمبر موسیٰؑ بن عمران نے یوشعؑ کے لئے

وصیت کی تھی۔ تو آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ میرے وصی علیؑ بن ابی طالب ہیں اور ان کے بعد دونوں سبط (نواسہ) حسنؑ و حسینؑ اوس کے بعد نو امام یکے بعد دیگرے حسینؑ کی نسل سے ہوں گے۔ اس نے کہا اے محمدؐ ہمارے لئے ان کا نام بتلائیے۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ جب حسینؑ گذر جائیں گے تو ان کے بعد ان کے فرزند علی ہوں گے۔ جب علی گذر جائیں گے تو ان کے بعد ان کے فرزند محمد ہوں گے۔ جب محمد گذر جائیں گے تو ان کے بعد ان کے فرزند جعفر ہوں گے۔ جب جعفر گذر جائیں گے تو ان کے فرزند موسیٰ ہوں گے۔ جب موسیٰ گذر جائیں گے تو ان کے فرزند علی ہوں گے۔ جب علی گذر جائیں گے تو ان کے فرزند محمد ہوں گے۔ جب محمد گذر جائیں گے تو ان کے فرزند علی ہوں۔ جب علی گذر جائیں تو ان کے فرزند حسن ہوں گے۔ جب حسن گذر جائیں گے تو ان کے فرزند الحجۃ محمد مہدی ہوں گے تو یہ بارہ ہیں۔

۲۔ کتاب مناقب میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ جندل ابن جنادہ بن جبیر یہودی جناب رسول خداؐ کے یہاں وارد ہوا اس نے کہا کہ اے رسول خداؐ مجھ کو اپنے اوصیا کے بارے میں خبر دیجئے جو آپ کے بعد ہوں گے تاکہ میں ان سے متمسک رہوں۔ فرمایا میرے اوصیاء بارہ ہیں۔ جندل نے کہا توراۃ میں اسی طرح پایا ہے۔ کہا کہ اے رسول خداؐ ان کے نام سے مجھے آگاہ کیجئے۔ فرمایا سب سے پہلے سیدالاوصیا اماموں کے باپ علی ہیں۔ پھر ان کے دو لڑکے پس ان سے متمسک رہو اور تم کو جاہلوں کا جہل بہکا نہ دے۔ جب کہ علی ابن الحسین کی ولادت ہو گی خدا کا حکم (موت) تمہارے اوپر آئے گا اور تمہاری دنیا کی آخری خوراک دودھ کا

گھونٹ ہو گا۔ جندل نے کہا توراۃ اور انبیاء ؑ کی کتابوں میں ایلیا و شبراً و شبیراً پایا۔ تو وہی نام علی اور حسن اور حسین کے ہیں تو حسین ؑ کے بعد کون ہیں اور ان کے نام کیا ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ جب حسین کی مدت ختم ہو جائے گی تو ان کے بعد ان کے لڑکے علی ملقب بہ زین العابدین امام ہوں گے۔ پھر ان کے بعد محمد ملقب بہ باقر ہوں گے پھر ان کے بعد ان کے فرزند جعفر ملقب بہ صادق ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ان کے فرزند موسیٰ ملقب بہ کاظم ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ان کے فرزند علی ملقب بہ رضا ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ان کے فرزند محمد ملقب بہ تقی اور الہادی پھر ان کے بعد ان کے لڑکے الحسن ملقب بہ عسکری ہوں گے پھر ان کے بعد ان کے لڑکے محمد ملقب بہ مہدی اور قائم اور حجتہ ہوں گے پھر یہ غائب ہوں گے۔ پھر ظاہر ہوں گے۔ جب ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

۳۔ حضرت علی ؑ نے فرمایا اور جو کہ ان کے (پیغمبر ؑ کے) ساتھ جنت میں ہوں گے وہ یہ بارہ امام ہیں۔ ان کا پہلا میں ہوں اور ہم لوگ کا آخر حضرت قائم مہدی ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اپنا آخری سوال پوچھ۔ اس نے کہا کہ مجھ کو بتلایئے کہ آپ اپنے پیغمبر کے بعد کتنے دن زندہ رہیں گے۔ اپنی موت سے مریں گے یا قتل ہوں گے۔ آنحضرت نے فرمایا تیس برس اور یہ میری داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین ہو گی تو اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور گواہی دیا کہ آپ جناب رسول خدا ؐ کے وصی ہیں۔

باب دوم

فصل اول

بارہویں امام (حضرت مہدیؑ) کی ولادت کا بیان

ا۔ روایت ہے کہ حکیمہ بنت ابی جعفر الجواد جو پھوپھی امام حسن عسکری کی تھیں ان کو بہت چاہتی تھیں اور ان کے لئے دعا کرتی تھیں کہ ان کو ایک لڑکا ہو جس کو وہ دیکھ لیں۔ امام حسن عسکریؑ نے ایک کنیز کو اپنے لئے اختیار کیا تھا جس کا نام نرجس تھا۔ جب نصف شعبان ۲۵۵ھ دو سو پچپن ہوئی تو جناب حکیمہ جناب امام حسن عسکریؑ کے پاس گئیں۔ انہوں نے فرمایا اے پھوپھی آج کی شب کسی کام کے لئے اسی جگہ رہئے۔ ان کے کہنے کے مطابق وہ وہاں رہ گئیں۔ جب فجر کا وقت ہوا حضرت نرجس کو پریشانی ہوئی تو حضرت حکیمہ ان کے دیکھنے کے لئے گئیں۔ پس جب مولود کو دیکھا تو اس کو جناب امام حسن عسکریؑ کے پاس لائیں۔ وہ مولود ختنہ کیا ہوا تمام کام سے پورا تھا۔ پس حضرت اس کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنا ہاتھ اس بچہ کی پیٹھ اور آنکھوں پر پھیرا اور اپنی زبان کو ان کے منہ میں داخل کیا اور داہنے کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کی۔ پھر فرمایا اے پھوپھی اس کو اس کی مادر کے پاس لے جاؤ۔ پھر جناب حکیمہ بچہ کو جناب نرجس کے کے حوالہ کر دیا۔ جناب حکیمہ کہتی ہیں کہ میں پھر جناب حسن عسکریؑ کے پاس آئی تو دیکھا کہ بچہ زرد کپڑے میں لپٹا ہوا ان کے ہاتھوں میں ہے۔ بچہ کا حسن و نور میرے دل پر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اے میرے سید و آقا کیا آپ کو اس بچے کے متعلق کچھ علم ہے جو مجھے بتلایئے۔ فرمایا اے پھوپی یہ

منتظر ہے اور اسی کی بشارت ہم کو دی گئی ہے۔ یہ سن کر جناب حکیمہ سجدہ شکر میں گر گئیں۔ جناب حکیمہ کہتی ہیں کہ میں جناب امام حسن عسکریؑ کے پاس آیا جایا کرتی تھی۔ جب بچہ مجھ کو نہیں دکھائی دیا رتو میں نے ایک دن پوچھا کہ اے میرے مولا میرے سید اور منتظر کو کیا کیا تو حضرت نے فرمایا اس کے سپرد کر دیا جس کے سپرد مادر موسیٰ نے جناب موسیٰ کو سپرد کیا تھا۔

۲۔ حضرت (امام حسن عسکریؑ) نے فرمایا اے پھوپھی آج کی رات ہمارے پاس رہو کہ آج کی رات وہ فرزند پیدا ہونا ہے جو کہ خدا کے نزدیک عزیز گرامی ہے اور حق تعالیٰ اس کے سبب زمین کو علم و ایمان و ہدایت سے زندہ کر دے گا بعد اس کے کہ ضلالت و کفر کے شائع ہونے کے سبب مردہ ہو گئی ہو۔ میں نے پوچھا اے میرے سید و سردار وہ فرزند کس سے پیدا ہو گا۔ کیونکہ میں نرجس خاتون میں حمل کا کوئی اثر نہیں پاتی ہوں۔ فرمایا نرجس سے پیدا ہو گا۔ نہ کہ اور کسی سے میں نے دوڑ کے نرجس کے شکم و پشت کو دیکھا مگر کوئی اثر حمل کا نہ پایا۔ وہاں سے پھر آ کے حضرت سے ذکر کیا۔ حضرت نے تبسم فرمایا اور فرمایا جب صبح ہو گی حمل کے آثار اس سے نمودار ہوں گے اور اس کی مثل مادر موسیٰ کی مانند ہے کہ وہ وقت ولادت تک کوئی تغیر ان میں ظاہر نہ ہوا اور کسی کو ان کے حال کی اطلاع نہ ہوئی کیونکہ فرعون لعین حضرت موسیٰؑ کی تلاش میں حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرتا تھا اور اس فرزند کا حال بھی حضرت موسیٰؑ کے حال کا شبیہہ و مانند ہے اور دوسری روایت کے مطابق حضرت نے یہ فرمایا کہ ہم اوصیائے انبیاءؑ کا حمل پیٹ میں نہیں رہتا بلکہ پہلو میں رہتا ہے اور ہم رحم سے باہر نہیں نکلتے بلکہ ماں کی ران سے نکلتے ہیں کیونکہ ہم خدا کے نور ہیں اور خدا نے چرک و

کثافت و نجاست کو ہم سے دور کیا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں نرجس کے پاس گئی اور یہ حال ان سے بیان کیا۔ جواب دیا کہ اے خاتون میں کوئی آثار اپنے میں نہیں دیکھتی ہوں۔ پس میں رات کو وہیں رہی اور افطار کر کے نرجس کے پاس سو گئی۔ میں ہر ساعت ان کی خبر لیتی تھی اور وہ بآرام تمام سو رہی تھیں اس لئے ہر ساعت میری حیرت زیادہ ہوتی تھی۔ میں اس رات کو بہ نسبت اور راتوں کے بہت جلد نماز تہجد کے لئے اٹھی اور نماز شب ادا کی۔ جب میں نے نماز وتر شروع کی اس وقت نرجس نے بیدار ہو کر وضو کیا اور نماز شب ادا کی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر کی اور دیکھا کہ صبح کاذب کا وقت ہے۔ پس قریب تھا کہ میرے دل میں بہ نسبت اس وعدہ کے جو کہ حضرت نے فرمایا تھا کسی طرح کا شک پیدا ہو۔ ناگاہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے حجرے سے آواز دی کہ تم شک نہ کرو کہ اب اس کا وقت پہنچ گیا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ نرجس خاتون میں بے تابی و اضطراب کے آثار ظاہر ہوئے۔ میں ان سے لپٹ گئی اور اسمائے الٰہی پڑھ کر ان پر دم کرنے لگی۔ حضرت نے آواز دی کہ سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑھ کر نرجس پر دم کرو۔ میں نے نرجس سے پوچھا کہ اب تمہارا حال کیا ہے۔ جواب دیا کہ میرے آقا و مولا نے جو کچھ کہہ فرمایا تھا اس کے آثار ظاہر ہوئے۔ جب میں نے سورہ انا انزلناہ پڑھنا شروع کی وہ طفل بھی مادر شکم میں میرے ساتھ یہی سورہ پڑھنے لگا اور مجھے سلام کیا۔ پس میں ڈر گئی اور حضرت نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب نہ کرو۔ وہ ہمارے لڑکوں کو حکمت کے ساتھ گویا کرتا ہے اور حالت جوانی میں ہم کو زمین پر اپنی حجت قرار دیتا ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام تمام ہوا

نرجس میری آنکھوں سے غائب ہو گئیں گویا میرے اور ان کے درمیان ایک
پردہ حائل ہو گیا اور میں فریاد کرتی ہوئی حضرت امام حسن عسکریؑ کی طرف
دوڑی۔ حضرت نے فرمایا اے پھوپھی پھر جاؤ کہ نرجس کو اس کی جگہ دیکھو
گی۔ جب میں پھر آئی وہ پردہ اٹھ گیا اور میں نے نرجس میں وہ نور مشاہدہ
کیا جس نے میری آنکھیں خیرہ کر دیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو
دیکھا کہ دونوں زانوں زمین پر ٹیک کر قبلہ کی طرف سجدہ میں ہیں اور دونوں
انگشت شہادت کو آسمان کی طرف بلند کر کے فرماتے ہیں اَشهدُ ان لا اِلٰہ اِلّا
اللّٰهُ وَ اَنَّ جَدی رسولُ اللّٰهِ وَ اَنَّ اَبی اَمیرُ المومنینَ وَلیُّ اللّٰهِ بعد اس
کے ایک ایک امام کا نام لیا تاآنکہ اپنے تک پہنچے اس وقت کہا اَللّٰهُمَّ
اَنجزلی وَعْدِیْ وَ اَتمِمْ لی اَمْرِیْ وَ ثَبِّتْ وطَاتی وَ اَملا اِلارضَ لی
عَدْلاً و قِسطًا یعنی خداوند اس وعدۂ نصرت کو وفا کر جو کہ تو نے مجھ سے کیا
ہے اور میری خلافت و امامت کے امر کو تمام کر اور میرے استیلا و انتقام کو
دشمنوں سے ثابت و برقرار کر اور زمین کو میرے سبب عدل و داد سے بھر
دے۔ اس وقت حضرت امام عسکری ﷺ نے آواز دی کہ اے پھوپھی
میرے فرزند کو گود میں لے کر میرے پاس لاؤ۔ جب میں نے گود میں لیا۔
ان کو ختنہ کیا ہوا ناف بریدہ اور پاک و پاکیزہ پایا ان کے داہنے ہاتھ کے
پہونچے پر لکھا ہوا تھا جَآءَ الحق و زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوقًا
یعنی حق آیا اور باطل مضمحل و محو ہو گیا بدرستی کہ باطل مضمحل ہونے والا
ہے اور بقاء ثابت نہیں رکھتا۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ جب میں اس فرزند
سعادت مند کو اس کے پدر بزرگوار کے پاس لے گئی اور اس کی نظر اپنے
پدر بزرگوار پر پڑی اور ان کو سلام کیا۔ حضرت نے اس کو اپنی گود میں لیا

اور اپنی زبان مبارک اس کی دونوں آنکھوں پر ملی پھر اس کے منہ اور کان پر اپنی زبان پھیری اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اس کو بٹھا کر اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا اور فرمایا اے فرزند بقدرت خدا کلام کر حضرت صاحب العصر علیہ السلام نے پہلے اعوذ باللّٰہ مِن الشیطان الرجیم پڑھا اور بعد اس کے فرمایا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم و مزید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم الوارثین و نمکن لھم فی الارض و نری فرعون و ھامان و جنودھما مھنم ما کانوا یحذرون احادیث معتبرہ کے مطابق یہ آیت حضرت صاحب الامر اور ان کے آبائے طاہرین کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کے ظاہر الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ منت رکھیں اس جماعت پر جن کو ظالموں نے زمین میں ضعیف و ست کیا ہے اور ان کو دین کے پیشوا قرار دیں اور ان کو زمین کے وارث کریں اور ان کو زمین میں تمکین و استیلا عطا فرمائیں اور فرعون و ہامان کے لشکروں کو ان ائمہ سے وہ چیزیں دکھائیں جن سے وہ لوگ حذر کرتے ہیں۔ اب پھر حدیث کا ترجمہ مذکور ہوتا ہے۔ پس حضرت صاحب العصر نے حضرت رسولؐ اور حضرت امیرالمومنینؑ اور جمیع ائمہ طاہرین پر اپنے پدر بزرگوار تک صلوات بھیجی اس وقت بہت سے طائر حضرت کے سر کے قریب ظاہر ہوئے اور حضرت امام حسن عسکریؑ نے ان میں کے ایک طائر سے فرمایا کہ اس طفل کو اٹھا لے اور بہت اچھی طرح اس کی محافظت کر اور چالیس روز میں ایک مرتبہ اس کو ہمارے پاس لا۔ وہ طائر حضرت صاحب الامر کو لے کر آسمان کی طرف اڑا اور تمام طائر بھی اس کے پیچھے اڑے۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اس کے سپرد کیا ہے جسے کہ مادر موسیٰؑ نے

موسیٰ" کو سپرد کیا تھا۔ اس وقت نرجس خاتون رونے لگیں۔ حضرت نے فرمایا ساکت ہو کہ یہ طفل تمہارے پستان کے سوا اور کسی کے پستان سے دودھ نہ پئے گا اور بہت جلد اس کو تمہاری طرف پھیر لائیں گے جیساکہ حضرت موسیٰ" کو ان کی ماں کی طرف پھیر لائے تھے۔ جس طرح کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے پس ہم نے موسیٰ" کو ان کی ماں کی طرف پھیر دیا کہ ان کی ماں کی آنکھیں ان کے سبب روشن ہوں۔ حکیمہ خاتون نے حضرت سے پوچھا کہ یہ طائر کون تھا۔ آپ نے صاحب الامر کو جس کے سپرد کیا فرمایا یہ روح القدس ہے جو کہ ائمہ طاہرین پر موکل ہوتا ہے اور ان کو خدا کی جانب سے موفق کرتا اور خطاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور ان کو علم سے زینت دیتا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزرے میں حضرت کی خدمت میں گئی اور جب گھر میں گئی دیکھا کہ ایک لڑکا گھر میں راہ چلتا ہے میں نے پوچھا اے میرے سید و سردار یہ لڑکا دو برس کا ہے حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کہ انبیاء" اور اوصیاء" کے فرزند جب کہ وہ امام ہوں برخلاف اور لڑکوں کے نشوونما کرتے ہیں ان کا ایک مہینہ دوسروں کے ایک سال کے برابر ہے یہ لوگ شکم مادر میں کلام کرتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ایام رضاعت میں فرشتے ان کی فرمانبرداری کرتے اور صبح اور شام ان پر نازل ہوتے ہیں۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت امام حسن عسکری" کے زمانہ میں ہر چالیس دن میں ایک مرتبہ حضرت صاحب الامر کی خدمت میں پہنچتی تھی تاآنکہ حضرت امام حسن عسکری" کی وفات سے چند روز قبل میں نے ان کو بصورت مرد کامل دیکھا اور ان کو نہ پہچانا اس لئے اپنے بھتیجے یعنی حضرت عسکری" سے کہا کہ یہ مرد کون ہے آپ جس کے پاس

بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں فرمایا یہ نرجس کا فرزند اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ میں بہت جلد تم میں سے اٹھ جاؤں گا تم کو لازم ہے و اس کا قول قبول اور اس کے حکم کی اطاعت کرو۔ پس چند روز کے بعد حضرت امام حسن عسکریؑ نے رحلت فرمائی اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامر کی ملازمت حاصل کرتی ہوں جس چیز کو پوچھتی ہوں اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی چیز کا سوال کرنا چاہتی ہوں اور آنحضرت سوال کرنے سے پہلے اس کا جواب دے دیتے ہیں۔

فصل دوم

حضرت صاحب العصرؑ کی ولادت کے بعد کے احوال و ان کا حلیہ

۱۔ محمد بن عثمان عمروی روایت کرتا ہے کہ جب ہمارے آقا حضرت صاحب الامر متولد ہوئے حضرت امام حسن عسکریؑ نے میرے باپ کو بلا کر حکم دیا کہ دس ہزار رطل نان اور دس ہزار رطل گوشت بنی ہاشم وغیرہ کو بطریق تصدق عطا کریں اور بہت سے گوسفند عقیقہ کے لئے ذبح کریں۔

۲۔ نسیم و ماریہ کنیزان حضرت عسکری سے روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت قائم پیدا ہوئے دو زانو بیٹھ کر دونوں انگشت شہادت کو آسمان کی طرف بلند کیا پھر عطسہ کیا اور فرمایا الحمد للّٰہ رب العالمین و صلی اللّٰہ علی محمد و آلہ بعد اس کے فرمایا کہ ظالموں نے گمان کیا تھا کہ حجت خدا زائل و برطرف ہو جائے گی۔ اگر حق تعالیٰ ہم کو کلام کرنے کی اجازت دے پھر کوئی شک باقی نہ رہے گا۔

۳۔ نسیم روایت کرتی ہے کہ میں حضرت کی ولادت کے ایک رات

بعد حضرت کی خدمت میں گئی اور مجھے چھینک آئی فرمایا یرحمک اللہ میں بہت خوشحال ہوئی فرمایا تو چاہتی ہے کہ میں عطسہ کے باب میں تجھے بشارت دوں میں نے کہا ہاں فرمایا تین دن تک موت سے امان کا باعث ہے۔

۴۔ ابو علی خیزرانی نے حضرت عسکریؑ کے کنیز سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم پیدا ہوئے میں نے دیکھا کہ مرغان سفید آسمان سے نیچے اترے اور اپنے پیروں کو حضرت کے سر اور منہ اور تمام بدن پر ملتے اور پھر آسمان کی طرف اڑ جاتے تھے جب میں نے حضرت عسکریؑ سے یہ حال عرض کیا ہنس کر فرمایا یہ سب ملائکہ آسمان ہیں اور اس لئے آسمان سے اترتے ہیں کہ حضرت قائمؑ کے سبب برکت طلب کریں اور یہ سب ان کے یار و مددگار ہوں گے جبکہ خروج کریں گے۔

حضرت امام عصر کا حلیہ مبارک

۱۔ ابو نعیم نے حذیفہ اور ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ مہدیؑ کا چہرہ ستارۂ درخشندہ کی مانند ہے اور ان کے روئے مبارک پر ایک خال سیاہ ہے۔ دانت کشادہ ہیں۔ ان کے سر پر ایک ابر سایہ کرے گا اور ان کے بالائے سر ایک فرشتہ یہ ندا دے گا کہ یہی مہدیؑ اور خلیفہ خدا ہیں پس اس کی پیروی کرو۔

۲۔ اس کی پیشانی کشادہ آنکھیں روشن و درخشاں چہرہ سفید نورانی ہاتھ قوی زانوں پیچیدہ تھے۔ داہنے رخسار پر ایک خال تھا اور سر پر ایک کاکل۔

۳۔ ختنہ کیا ہوا اور ناف بریدہ۔

۴۔ ایک لمبی تلوار ان کے سر کے مقابل چھت سے لٹک رہی ہے اور قریب ہے کہ تلوار کی نوک اس کے سر سے چھو جائے وہ جوان اس

چاند کی مانند تھا جو کہ تاریکی میں درخشاں ہو۔

۵۔ چہرۂ نورانی چودھویں رات کے چاند کی مانند اور طیش و سفاہت سے مبرا۔ نہ بہت بلند نہ کوتاہ بلکہ تھوڑا مائل بطول۔ پیشانیِ کشادہ ابرو کھینچے ہوئے باریک اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے دونوں آنکھیں سیاہ اور کشادہ۔ ناک دراز دونوں رخسار ہموار تھے یعنی ابھرے ہوئے نہ تھے۔ نہایت حسن و جمال۔ داہنے رخسار پر ایک تل تھی مثل اس دانہ مشک کے جو کہ صفحہ نقرہ پر گرا ہو۔ موے عنبر بو نہایت سیاہ اور سر سے کان کی لو تک لگی ہوئی پیشانی نورانی سے مثل ستارہ درخشاں کے نور ساطع تھا نہایت سکینہ و وقار و حسن رکھتے تھے۔

۱۔ اور باپ کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی۔ وسط قامت چہرہ اور بال خوبصورت ناک کی ہڈی ابھری ہوئی نتھنوں کا دائرہ چھوٹا اور پیشانی درخشاں۔

۲۔ چہرہ مثل چمکتے ہوئے ستارہ کے مثل۔ رنگ عربی۔ جسم مثل جسم اسرائیل۔ آنکھیں مثل سرمہ لگائی ہوئیں۔ ابرو لمبی اور باریک۔ ناک کی ہڈی ابھری ہوئی نتھنوں کا دائرہ چھوٹا۔ گھنی داڑھی۔ داہنے چہرہ پر خال اور داہنے ہاتھ پر خال۔

۳۔ رنگ سفید و مائل بہ سرخی اور پیٹ اور دونوں رانیں پھیلی ہوئی (کشادہ) دونوں شانوں کی ہڈیاں بڑی اور پیٹھ پر دو خال (تل) ایک کا رنگ بدن کے چمڑے کے اور دوسرے کا رنگ مثل پیغمبرؐ کے خال کے۔

فصل سوم

حضرت نرجس خاتون کے حالات

ذو شیخ بزرگوار یعنی شیخ محمد ابن بابویہ قمی اور شیخ طوسی نے غیبت کی کتابوں میں بسند معتبر بشیر ابن سلیمان بردہ فروش سے روایت کی ہے جو کہ ابو ایوب انصاری کی اولاد سے اور حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کے شیعان خاص سے تھا اور سرمن رائے میں ان بزرگواروں کا ہمسایہ تھا وہ کہتا ہے کہ ایک دن کافور خادم حضرت امام علی نقیؑ میرے پاس آیا اور مجھ کو طلب کیا جب میں آنحضرت کی خدمت میں گیا اور بیٹھا حضرت نے فرمایا کہ تو انصار کی اولاد سے ہے اور ہمیشہ ہم اہلبیت کی ولایت و محبت حضرت رسولؐ کے زمانہ سے اس وقت تک تمہارے درمیان رہی ہے اور تم لوگ ہمیشہ ہمارے محل اعتماد تھے۔ اب میں تجھے اختیار کرتا ہوں اور ایسی فضیلت کے ساتھ مشرف کرتا ہوں جس کے سبب ہماری ولایت میں تمام شیعوں پر سبقت لے جائے گا۔ ایک راز پنہاں سے تجھے مطلع کرتا ہوں اور ایک کنیز کے خریدنے کے لئے بھیجتا ہوں بعد اس کے حضرت نے ایک نامہ بخط و زبان فرنگی لکھا اور اپنی مہر اس پر کی۔ پھر ایک کیسہ اشرفیوں کا لائے جس میں دو سو بیس اشرفیاں تھیں اور فرمایا کہ اس خط اور اشرفیوں کو لے کر بغداد کی طرف روانہ ہو اور فلاں روز وقت چاشت جب بغداد پر جا

جب اسیروں کی کشتیاں کنارے پر آئیں گی تو ان میں بہت سی کنیزوں کو دیکھے گا اور نیز امرائے بنی عباس کے وکیلوں کو اور تھوڑے جوانان عرب کو دیکھے گا کہ اسیروں کے پاس جمع ہوں گے پس تو اس بردہ فروش کی طرف جس کا نام عمرو بن یزید ہے تمام دن دور سے نظر کرتا رہ تاآنکہ وہ خریداروں

کے لئے ایک کنیز کو ظاہر کرے گا جو کہ فلاں فلاں صفت رکھتی ہو گی۔ حضرت نے اس کے تمام اوصاف بیان فرمائے۔ وہ کنیز موٹی حریر کا لباس پہنے ہو گی اور خریداروں کو اپنی طرف نظر کرنے اور اپنے جسم پر ہاتھ رکھنے سے منع کرے گی اور تو سنے گا کہ عقب پردہ سے اس کی صدا بزبان رومی بلند ہوتی ہے۔ پس تو یقین جان کہ وہ زبان رومی میں یہ کہتی ہے۔ اے وائے کہ میرا پردہ چاک ہوا۔ بعد اس کے خریداروں میں سے ایک شخص کہے گا کہ میں اس کنیز کی قیمت میں تین سو اشرفیاں دیتا ہوں کیونکہ اس کنیز کی عفت نے مجھ کو اس کی خریداری کی طرف زیادہ راغب کیا ہے وہ کنیز بزبان عربی اس شخص سے کہے گی کہ اگر تو حضرت سلیمان کی ہیبت میں ظاہر ہو اور ان کی بادشاہی تجھے مل جائے تب بھی میں تیری طرف رغبت نہ کروں گی تو اپنا مال تلف نہ کر اور میری قیمت کے عوض نہ دے۔ اس وقت یہ بردہ فروش کہے گا کہ میں تیرے لئے کیا چارہ و تدبیر کروں کہ تو کسی خریدار کے ساتھ راضی نہیں ہوتی اور تیرے فروخت کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ وہ کنیز جواب دے گی کہ کیوں تعجیل کرتا ہے۔ ضرور کوئی ایسا خریدار بہم پہنچے گا جس کی طرف میرا دل مائل ہو اور میں اس کی وفا و دیانت پر اعتماد رکھوں۔ پس تو اس وقت مالک کنیز کے پاس جا اور اس سے بیان کر کہ میرے پاس ایک مرد شریف و بزرگ کا خط ہے جس کو اس نے از روئے ملاطفت یہ خط بزبان فرنگی لکھا ہے اور اس خط میں اپنے کرم و سخاوت و وفاداری و بزرگی کا حال بیان کیا ہے یہ خط اس کنیز کو دے کہ پڑھے اگر اس خط کے لکھنے والے سے راضی ہو گی میں اس بزرگوار کی طرف سے وکیل ہوں کہ یہ کنیز اس کے لئے خریدوں۔ بشیر بن سلیمان کہتا ہے کہ حضرت نے

جن امور کی خبر دی تھی وہ سب واقع ہوئے اور جیساکہ فرمایا تھا میں نے اسی طرح عمل کیا۔

جب اس کنیز نے وہ خط دیکھا بہت روئی اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجھ کو اس خط لکھنے والے کے ہاتھ فروخت کر اور بہت سخت قسمیں کھائیں کہ اگر اس بزرگوار کے ہاتھ مجھے فروخت نہ کرے گا میں اپنے کو ہلاک کروں گی۔ پس میں نے عمرو بن یزید سے قیمت کے باب میں بہت گفتگو کی تاآنکہ اس قیمت پر راضی ہوا جو کہ حضرت امام علی نقیؑ نے مجھے دی تھی۔ پس میں نے وہ اشرفیاں دے کر کنیز خرید لی۔ وہ کنیز بہت شاد و خنداں ہوئی اور میرے ہمراہ اس حجرہ میں آئی جو کہ میں نے بغداد میں لیا تھا اور حجرے میں پہنچتے ہی امام کا خط نکال کر اس کو چومنے لگی کبھی اس کو اپنی آنکھوں پر رکھتی اور کبھی منہ پر اور کبھی اپنے بدن سے مس کرتی تھی۔ میں نے از روئے تعجب کہا کہ اس خط کو اس قدر چومتی ہے جس کے لکھنے والے کو نہیں پہچانتی۔ کنیز نے کہا اے عاجز اور اے کم معرفت رکھنے والے بزرگی اولاد اوصیائے انبیاء سے تو اپنے کان میری طرف رکھ اور اپنا دل میرا کلام سننے کے لئے اور خیالوں سے خالی کر دے کہ میں اپنا حال تجھ سے بیان کروں۔

ملیکہ نرجس خاتون کا نسب نامہ شاہی کا اہتمام

میں ملیکہ دختر یشوعا فرزند قیصر بادشاہ روم ہوں۔ میری ماں حضرت شمعون بن حمون الصفا وصی حضرت عیسیٰ کی اولاد سے ہے میں تجھ کو ایک امر عجیب و غریب کی خبر دیتی ہوں۔ آگاہ ہو کہ میرے دادا یعنی قیصر نے چاہا کہ اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا عقد کرے جبکہ میری عمر تیرہ برس کی تھی۔ پس اس

نے حواریان عیسیٰ کی نسل سے مذہب نصاریٰ کے عالموں اور عابدوں کے تین سو آدمی اور صاحبان قدر و منزلت سے سات سو آدمی اور امیران و سرداران لشکر اور بزرگان سپاہ و سرکردہ ہائے قبائل سے چار ہزار آدمی اپنے قصر میں جمع کئے اور حکم دیا کہ وہ تخت حاضر کریں جس کو کہ اس نے اپنے عہد سلطنت میں ہر قسم کے جواہر سے مرصع کیا تھا۔ پس اس تخت کو چالیس پایوں پر نصب کیا اور اس کی بلندیوں پر بتوں کو اور صلیبوں کو لگایا بعد اس کے بادشاہ نے اپنے بھتیجے کو تخت پر بھیجا۔ جس وقت پادریوں نے انجیلوں کو پڑھنے کے لئے ہاتھ میں لیا وہ تمام بت اور صلیبیں سرنگوں زمین پر گر پڑیں۔ اس تخت کے پائے خراب ہو گئے اور وہ تخت زمین پر گر پڑا۔ بادشاہ کا بھتیجا گر کے بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت پادریوں کا رنگ متغیر ہو گیا اور تمام اعضا کانپنے لگے جو پادری کہ سب کا بزرگ و سرکردہ تھا اس نے میرے دادا سے کہا۔

اے بادشاہ ہم کو ایسے کام سے معاف رکھ جس کے سبب سے وہ نحوستیں ظاہر ہوئیں جو دین مسیح کے بہت جلد رذیل ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ میرے دادا نے اس کو فال بد جانا اور پادریوں کو حکم دیا کہ پھر اس تخت کو قائم کر کے صلیبوں کو ان کی جگہ نصب کریں اور اس بدبخت کے بھائی کو حاضر کریں کہ اس لڑکی کا عقد اس سے کروں تاکہ اس بھائی کی سعادت اس بھائی کی نحوست کو دفع کرے۔ پس جبکہ ایسا کیا اور اس کے دوسرے بھائی کو تخت پر بٹھا کر انجیل پڑھنا شروع کیا وہی حالت اول ظاہر ہوئی اور ان دونوں بھائیوں کی نحوست برابر نکلی۔ مگر وہ لوگ اس کام کے راز پنہاں سے آگاہ نہ تھے کہ یہ ایک سرور محترم کی سعادت کے سبب سے

ہے نہ کہ ان دونوں بھائیوں کی نحوست کی وجہ سے۔ غرض کہ بعد اس کے لوگ متفرق ہو گئے اور میرا دادا بہت غمناک حرم سرا میں آیا اور پردہ خجالت میں پوشیدہ ہوا جب رات ہوئی اور میں سو گئی۔

نرجس خاتون کا خواب

پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ اور شمعون اور حواریوں کا ایک گروہ میرے دادا کے قصر میں جمع ہیں اور جس جگہ کہ میرے دادا نے وہ تخت رکھا تھا اسی مقام پر ایک منبر نور کا نصب کیا جس کی رفعت آسمان سے بھی زیادہ تھی۔ بعد اس کے جناب حضرت رسول خداؐ اپنے وصی و داماد یعنی حضرت علی اور چند اماموں کے ساتھ جو کہ ان دونوں بزرگواروں کی اولاد سے تھے وہاں تشرف لائے اور اس قصر کو اپنے نور قدوم سے منور فرمایا۔ حضرت عیسیٰؑ از روئے تعظیم و اجلال نہایت ادب کے ساتھ حضرت خاتم الانبیاءؐ کے استقبال کے لئے دوڑے اور حضرت کی گردن مبارک میں اپنے ہاتھ ڈال دیئے۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا اے روح اللہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ملیکہ کو جو تمہارے وصی یعنی شمعون کی دختر ہے اپنے اس فرزند سعادت مند کے لئے خواستگاری کروں اور آنحضرت نے ماہ برج امامت و خلافت حضرت امام حسن عسکریؑ کی طرف اشارہ کیا یعنی اس بزرگوار کے فرزند گرامی کی طرف جس کا خط تو نے مجھے دیا ہے پس حضرت عیسیٰؑ نے شمعون کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ دونوں جہان کا فخر و شرف تیری طرف متوجہ ہوا ہے تو اپنے رحم کو آل محمدؐ کے رحم سے وصل کر۔ شمعون نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پس وہ سب بزرگوار اس منبر پر تشریف لے گئے۔ حضرت رسولؐ نے خطبہ پڑھا اور حضرت عیسیٰؑ نے حضرت امام حسن عسکریؑ کے

ساتھ میرا عقد باندھا۔ فرزندان حضرت رسولؐ اور حواریان حضرت عیسیٰؑ اس عقد کے گواہ ہوئے۔

اس خواب کے دیکھنے کے بعد جب میں بیدار ہوئی بخوف قتل یہ خواب اپنے باپ دادا سے بیان نہ کیا اور اپنے دل میں پنہاں رکھا مگر حضرت امام حسن عسکریؑ کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہوئی اور یہاں تک میرا صبر و قرار زائل ہو گیا کہ کھانا پینا میرے لئے حرام ہوا۔ ہر روز میرا چہرہ زرد اور بدن لاغر اور عشق پنہاں کے آثار خارج میں ظاہر و ہویدا ہوتے تھے۔ پس ملک روم کے شہروں میں کوئی طبیب باقی نہ رہا مگر یہ کہ میرے دادا نے اس کو میرے معالجہ کے لئے بلایا اور اس سے میرے درد کی دوا طلب کی لیکن کوئی دوا فائدہ نہیں دیتی تھی جب میرا دادا میرے علاج سے ناامید ہوا۔ ایک دن مجھ سے کہا اے میرے نور دیدہ آیا دنیا کی کوئی آرزو تیرے دل میں ہے جس کو تیرے لئے میں مہیا کروں۔ میں نے کہا اے جد مہربان میں فرح و سرور کے دروازے اپنے لئے بند پاتی ہوں۔ اگر تو اہل اسلام کے اسیروں سے جو کہ تیرے قید خانہ میں ہیں شکنجہ و آزار کو منع کرے اور ان کے بند و زنجیر دور کر کے ان کو رہا کر دے البتہ میں امید رکھتی ہوں کہ حضرت مسیحؑ اور ان کی محترمہ مجھ کو صحت و عافیت عطا فرمائیں گے۔ جب میرے دادا نے میرے کہنے کے مطابق عمل کیا میں نے تھوڑی صحت اپنے لئے ظاہر کی اور تھوڑا کھانا کھایا۔ پس وہ بہت شاد و خوشحال ہوا اور پھر اہل اسلام کے اسیروں کو عزیز و گرامی رکھنے لگا۔ اس خواب سے چودہ راتیں گزرنے کے بعد پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ بہترین زنان اہل عالم یعنی حضرت فاطمہؑ میرے دیکھنے کے لئے تشریف لائیں اور حضرت مریم حوران بہشت کی ہزاروں

کنیزوں کے ساتھ حضرت فاطمہ کے ہمراہ ہیں۔ حضرت مریم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ خاتون و بہترین زنان اہل عالم اور تیرے شوہر امام حسن عسکریؑ کی والدہ ہیں۔ میں یہ سن کر حضرت فاطمہؑ کے دامن سے لپٹ گئی اور رونے لگی۔ پھر شکایت کی کہ حضرت امام حسن عسکریؑ مجھ پر ظلم کرتے ہیں اور میرے دیکھنے کو تشریف نہیں لاتے۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا کہ میرا فرزند تیرے دیکھنے کو کیونکر آ سکتا ہے حالانکہ تو خدا کا شریک قرار دیتی ہے اور مذہب نصاریٰ پر ہے اور یہ میری خواہر مریم بنت عمران تیرے دین سے خدا کی طرف سے بیزاری طلب کرتی ہیں۔ اگر تو یہ خواہش رکھتی ہے کہ خدا اور مریم اور مسیح تجھ سے راضی اور خوشنود ہوں اور حضرت امام حسن عسکریؑ تیرے دیکھنے کے لئے آئیں پس یہ کہہ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً رسول الله جب میں نے دونوں کلمہ طیبہ اپنی زبان سے کہے حضرت فاطمہؑ نے مجھے اپنے سینہ سے لپٹا لیا اور تسلی و دلجوئی کرنے کے بعد فرمایا کہ اب تو میرے فرزند کی منتظر رہ کہ میں اس کو تیری طرف بھیجتی ہوں۔

پس میں بیدار ہوئی اور وہ دونوں کلمہ طیبہ اپنی زبان سے کہتی اور حضرت عسکریؑ کی ملاقات کا انتظار کرتی تھی۔ جب دوسری رات ہوئی اور میں سو گئی دیکھا کہ خورشید جمال آنحضرت طالع ہوا۔ میں نے کہا اے دوست میرے دل کو اپنی محبت میں اسیر کرنے کے بعد کس لئے آپ نے اپنے جمال کی مفارقت کے سبب مجھ پر ایسا ظلم کیا۔ فرمایا میں تیرے پاس جو بہت دیر میں آیا اس کا سبب یہ تھا کہ تو مشرک تھی اور چونکہ اب مسلمان ہوئی ہے میں ہر شب تیرے پاس رہوں گا۔ اس وقت تک کہ حق تعالیٰ ہم کو اور تم

کو ظاہر میں ایک دوسرے سے ملائے اور اس ہجر و جدائی کو وصال سے بدل دے۔ پس اس رات سے آج تک ایک رات ایسی نہیں گزری ہے کہ حضرت نے میرے درد ہجر کا علاج اپنے وصل کے شربت سے نہ کیا ہو۔ بشیر بن سلیمان نے پوچھا کہ تو اسیروں کے درمیان کیونکر آئی جواب دیا کہ ایک رات امام حسن عسکریؑ نے مجھے یہ خبر دی کہ تیرا دادا فلاں روز اہل اسلام سے جنگ کرنے کے لئے ایک لشکر روانہ کرے گا اور اس لشکر کے بعد وہ خود بھی جائے گا پس تو اپنے کو کنیزوں میں اور خدمت گذاروں میں اس ہیت سے شامل کر کہ کوئی شخص تجھے نہ پہچانے اور اپنے دادا کے پیچھے روانہ ہو اور فلاں راہ سے جا جب میں نے ایسا کیا لشکر اسلام کا طلیعہ ہم کو ملا اور ہم سبھوں کو اسیر کر لیا اور میرا انجام کار یہ حال ہوا جو کہ تو نے دیکھا اس وقت تک تیرے سوا اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ میں بادشاہ روم کی دختر ہوں۔ میں غنیمت میں ایک پیر کے حصہ میں آئی اور اس نے میرا نام پوچھا. میں نے کہا میرا نام نرجس ہے اس نے کہا یہ کنیزوں کا نام ہے۔ بشیر نے کہا یہ تعجب کی بات ہے تو اہل فرنگ سے ہے اور زبان عربی بہت اچھی طرح جانتی ہے جواب دیا کہ ہاں چونکہ میرا دادا مجھ سے بہت محبت کرتا تھا اس لئے چاہتا تھا کہ میں آداب حسنہ کی تعلیم پاؤں۔ اس نے ایک عورت مقرر کی تھی جو کہ عربی و فرنگی دونوں زبانوں کو جانتی تھی وہ ہر صبح و شام آتی تھی اور زبان عربی مجھے سکھاتی تھی تاآنکہ میں یہ زبان بولنے لگی۔ بشیر کہتا ہے کہ جب میں اس کو سرمن رائے میں لے گیا اور حضرت امام علی نقیؑ کی خدمت میں پہنچا۔

حضرت نے اس سے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے کس طرح تجھے دین اسلام

کی عزت اور مذہب نصاریٰ کی ذلت اور حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کے شرف و بزرگواری سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا کہ اے فرزند رسول خداؐ میں وہ چیز آپ سے کیا بیان کروں جس کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو گرامی کروں۔ پس ان دو امروں سے کون سا امر تیرے نزدیک بہتر ہے آیا دس ہزار اشرفیاں تجھے عطا کروں یا شرف ابدی کی بشارت دوں۔ جواب دیا کہ میں شرف ابدی کی بشارت چاہتی ہوں اور مال کی طالب نہیں۔ حضرت نے فرمایا تجھ کو ایسے فرزند کی بشارت ہو جو کہ مشرق و مغرب عالم کا بادشاہ ہو گا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا بعد اس کے ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ اس نے پوچھا کہ یہ فرزند کس کے نطفہ سے پیدا ہو گا۔ فرمایا اس شخص کے نطفہ سے جس کے لئے حضرت رسولؐ نے تیری خواستگاری کی ہے پھر اس سے پوچھا کہ حضرت مسیحؑ اور ان کے وصی نے کس کے ساتھ تیرا عقد کیا ہے جواب دیا کہ آپ کے فرزند یعنی امام حسن عسکریؑ سے حضرت نے پوچھا آیا تو ان کو پہچانتی ہے۔ جواب دیا کہ جس دن سے میں بہترین زنان یعنی حضرت فاطمہؑ کے روبرو مسلمان ہوئی ہوں آیا کوئی رات ایسی گزری ہے کہ حضرت امام حسن عسکریؑ میرے دیکھنے کے لئے تشریف نہ لائے ہوں۔ بعد اس کے حضرت نے کافور خادم کو طلب کر کے اشارہ کیا کہ جا اور میری خواہر حکیمہ خاتون کو بلا لا جب حکیمہ گھر میں داخل ہوئیں حضرت نے فرمایا یہ کنیز وہی ہے جس کا ذکر میں نے کیا تھا حکیمہ خاتون اس سے لپٹ گئیں اور بہت خوش ہوئیں اور اس پر بہت نوازش کی حضرت نے فرمایا اے دختر رسول خداؐ اس کو تم اپنے گھر لے جاؤ اور واجبات اور سنتیں اسے سکھاؤ کہ یہ امام حسن عسکریؑ کی زوجہ اور

حضرت صاحب العصرؑ کی والدہ ہے۔ مشائخ عظام ذوی الاحترام یعنی محمد بن یعقوب کلینی و محمد بن بابویہ قمی و شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضیٰ وغیرہ کی توثیق عالی شان نے بسند معتبر حکیمہ خاتون سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت امام حسن عسکریؑ میرے گھر میں تشریف لائے اور نرجس کی طرف نگاہ تند سے دیکھا میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کو اس کی خواہش ہو میں اس کو آپ کی خدمت میں بھیج دوں فرمایا اے پھوپھی یہ نگاہ کرنا ازروئے تعجب تھا کیونکہ بہت جلد حق تعالیٰ ایک فرزند بزرگوار اس سے ظاہر کرے گا جو کہ تمام عالم کو عدالت سے بھر دے گا بعد اس کے کہ ظلم و جور سے بھرا ہو۔

میں نے کہا پس اس کو آپ کے پاس بھیج دوں فرمایا اس بارہ میں میرے پدر بزرگوار سے اجازت طلب کرو۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں اپنا لباس پہن کر اپنے بھائی حضرت امام علی نقیؑ کے گھر گئی اور جب سلام کرنے کے بعد وہاں بیٹھی قبل اس کے کہ کوئی کلام کہوں حضرت نے باعجاز خود ابتدا کی اور فرمایا اے حکیمہ نرجس کو میرے فرزند کے لئے بھیج دے۔ میں نے کہا اے میرے سید و سردار میں اسی مطلب کے لئے آپ کی خدمت میں آئی تھی فرمایا کہ اے بزرگوار و صاحب برکت حق تعالیٰ کو منظور تھا کہ تجھ کو ایسے ثواب میں شریک کرے اور خیر و سعادت سے ایک بہرہ عظیم تجھ کو دے اس لئے تجھ کو ایسے امر کا واسطہ ذریعہ قرار دیا۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں بہت جلد اپنے گھر پھر گئی اور اس معدن فتوت و عفاف کا زفاف اپنے گھر میں مقرر کیا پھر چند روز کے بعد حضرت امام حسن عسکریؑ کو نرجس خاتون کے ساتھ ان کے پدر بزرگوار کے گھر لے گئی۔ اس کیفیت کے چند روز بعد حضرت امام علی نقیؑ نے رحلت فرمائی اور حضرت امام حسن عسکریؑ

ان کے جانشین اور امام ہوئے۔

میں ہمیشہ ان کے پدر بزرگوار کے زمانہ کی عادت مقررہ کے مطابق حضرت امام حسن عسکری ؑ کی خدمت میں جایا کرتی تھی۔ ایک دن نرجس خاتون آئیں اور یہ کہا اے خاتون اپنا پاؤں آگے بڑھاؤ کہ پاؤں سے جوتا اتار ڈالوں میں نے کہا تم میری خاتون و مالک ہو اور میں کبھی راضی نہ ہوں گی کہ تم میرے پاؤں سے جوتا اتارو اور میری خدمت کرو بلکہ میں تمہاری خدمت کروں گی اور اپنی آنکھوں پر منت رکھوں گی۔ حضرت امام حسن عسکری ؑ نے جب میرا یہ کلام سنا فرمایا اے پھوپھی حق تعالیٰ تم کو اجر نیک و بہتر عطا کرے پس میں آنحضرت کی خدمت میں غروب آفتاب تک بیٹھی رہی بعد اس کے اپنی کنیز کو آواز دی کہ میرا لباس حاضر کرتا کہ جاؤں۔

فصل چہارم

زمانہ غیبت میں امام زمانہ کا قیام۔ اہل دنیا اور پیروان اہلبیت کی حالت

بعد اس کے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے (امام حسن عسکری ؑ) مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ میں زمین پر ساکن نہ ہوں مگر ایسی جگہ جو کہ تمام مقاموں سے پنہاں تر اور دور تر ہو کہ اہل ضلالت اور متمردین جاہل کے مکر وکید سے محفوظ رہوں اس وقت کہ حق تعالیٰ مجھ کو ظاہر ہونے کی اجازت دے اور مجھ سے فرمایا ہے کہ اے فرزند حق تعالیٰ اہل بلاد اور اصناف عباد کو ایسی حجت و امام سے خالی نہیں رکھتا تمام لوگ جس کی پیروی کریں اور اس کے سبب خلائق پر حجت خدا تمام ہو۔ اے فرزند گرامی تم وہ ہو کہ خدا نے تم کو امر حق منتشر کرنے اور امر باطل و اعدائے دین کو زائل و برطرف کر

دیتے اور قاتحہ اہل ضلالت کو بجا دینے کے لئے مہیا و آمادہ کیا ہے۔ پس تم زمین کے ایسے مقاموں کو اختیار کرو جو کہ پنہاں ہوں اور ظالموں کے شہروں سے دور رہو اور تنہائی کے سبب تم کو کوئی وحشت نہ ہو گی اور آگاہ ہو کہ اہل طاعت و اخلاص کے دل تمہاری طرف مائل ہوں گے۔ مثل ان طائروں کے جو کہ اپنے آشیانوں کی طرف پرواز کریں اور یہ ایسے چند گروہ ہیں کہ ظاہر میں مخالفوں کے ہاتھ میں ذلیل و خوار ہیں مگر خدا کے نزدیک عزیز و گرامی ہیں۔ یہ اہل قناعت ہیں اور دامان متابعت اہلبیت سے متمسک ہوئے ہیں۔ آثار اہلبیت سے دین کو استنباط کرتے اور دشمنان دین سے مجاہدہ و حجت میں مصروف رہتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ان کو اس امر کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ ان کی ذلتوں پر صبر کریں جو کہ دشمنان دین سے پہنچتی ہیں۔ تاآنکہ آخرت میں عزت ابدی سے فائز ہوں۔ اے فرزند تم اپنے امور کے مصادر و موارد پر صبر کرو تاآنکہ حق تعالیٰ تمہاری دولت کا اسباب مہیا کرے اور علم ہائے زرد اور رایت ہائے سفید حطیم و زمزم کے درمیان تمہارے سر پر جولان کریں یہ لوگ وہ گروہ ہوں گے جن کی طینت نفاق کی آلودگی سے اور جن کے دل نجاست شقاق سے پاک ہوں گے اور ان کی طبیعت امور دین قبول کرنے میں نرم اور گمراہوں کے فتنہ و فساد دفع کرنے میں سخت ہو گی۔ اس وقت دین و ملت کا باغ باثمر ہو گا اور صبح حق طالع و درخشاں ہو گی۔ حق تعالیٰ تمہارے سبب ظلم و طغیان کو زمین سے زائل و برطرف کر دے گا اور اطراف جہان میں امن و امان ظاہر ہو گا شرائع دین مبین کے مرغان رمیدہ اپنے آشیانوں کی طرف پھریں گے اور باران فتح و ظفر دین و ملت کے باغوں کو سرسبز و شاداب کرے گا۔۔۔ جو کچھ اس مجلس میں ہوا ہے پنہاں رکھ اور

ظاہر نہ کرے گا ان لوگوں سے جو صاحبان صدق و رضا اور امانت ہیں۔

امامت ائمہ اثنا عشر (بارہ امام)

۱۔ حضرت امام علیؑ ۱۱ تا ۴۰ھ / ۶۳۲ تا ۶۶۱ء، ۲۔ حضرت امام حسنؑ ۴۰ تا ۵۰ھ / ۶۶۱ تا ۶۷۰ء، ۳۔ حضرت امام حسینؑ ۵۰ تا ۶۱ھ / ۶۷۰ تا ۶۸۰ء، ۴۔ حضرت امام زین العابدینؑ ۶۱ تا ۹۵ھ / ۶۸۱ تا ۷۱۳ء، ۵۔ حضرت امام محمد باقرؑ ۹۵ تا ۱۱۴ھ / ۷۱۳ تا ۷۳۳ء، ۶۔ حضرت امام جعفر صادقؑ ۱۱۴ تا ۱۴۸ھ / ۷۳۲ تا ۷۶۵ء، ۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ۱۴۸ تا ۱۸۳ھ / ۷۶۵ تا ۷۹۹ء، ۸۔ حضرت امام علی رضاؑ ۱۸۳ تا ۲۰۳ھ / ۷۹۹ تا ۸۱۹ء، ۹۔ حضرت امام محمد تقیؑ ۲۰۳ تا ۲۲۰ھ / ۸۱۹ تا ۸۳۵ء، ۱۰۔ حضرت امام علی نقیؑ ۲۲۰ تا ۲۵۴ھ / ۸۳۵ تا ۸۶۸ء، ۱۱۔ حضرت امام حسن عسکریؑ ۲۵۴ تا ۲۶۰ھ / ۸۶۸ء تا ۸۷۴ء، ۱۲۔ حضرت حجتہ القائمؑ ۲۶۰ھ / تا لامعلوم / ۸۷۴ء لامعلوم۔

حضرت امام مہدیؑ آپ کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ میں سرمن رای میں ہوئی اور آپ کی امامت اپنے پدر بزرگوار کی وفات ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ سے شروع ہوئی اور لا معلوم مدت تک رہے گی۔ وہ زندہ ہیں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ آپ کی دو غیبتیں ہوئیں ایک غیبت صغریٰ دوسری غیبت کبریٰ۔

غیبت صغریٰ ۵۵ھ سے شروع ہوئی اور ۳۲۹ھ تک رہی۔ اس زمانہ میں آنحضرت کے چند نائب و سفیر تھے جن کو لوگ عرضیاں دیتے اور مسائل دریافت کرتے تھے اور ان کا جواب حضرت کے خط مبارک سے آتا تھا۔ لوگ جو خمس و نذرانہ لے جاتے تھے اس کو حضرت کے نائب و سفیر لے کر حضرت کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور حضرت حکم دیتے تھے کہ غریبوں کی حاجات اور فقیروں پر تقسیم کریں اور ایک گروہ کثیر اس مال سے ہر سال وظیفہ رکھتے تھے۔ ان نائبوں اور سفیروں کے ہاتھ اور زبان سے معجزات عظیمہ ظاہر ہوتے تھے جن سے لوگوں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہ لوگ حضرت کی جانب سے معین و منصوب ہیں۔ اس غیبت صغریٰ میں سفیروں کے علاوہ اور بہت سے لوگ حضرت کی خدمت میں مشرف ہوتے تھے۔ اس غیبت صغریٰ کی مدت چوہتر سال تھی۔

غیبت کبریٰ ۳۲۹ھ سے شروع ہوئی اور ظہور تک (لا معلوم مدت تک) رہے گی۔ سفارت و نیابت منقطع ہو گئی۔ زمانہ غیبت کبریٰ میں بعض لوگوں نے حضرت امام زمانہ کو دیکھا مگر اس وقت نہ پہچانا یا اعلان کرنے کی اجازت نہ تھی۔

نواب اربعہ ۱۔ عثمان ابن سعید اسدی عمروی آپ امام علی نقیؑ علیہ و امام حسن عسکریؑ کے بھی وکیل رہ چکے تھے اور امام زمانہ کے بھی نواب تھے۔ ۲۔ ابو جعفر محمد بن عثمان (نواب اول) کی وفات ۳۰۵ھ میں ہوئی۔ ۳۔ ابو القاسم حسین ابن روح نوبختی نے ۳۲۶ھ میں وفات کی۔ ۴۔ شیخ جلیل علی بن محمد سمری کی وفات نیمہ شعبان ۳۲۹ھ میں واقع ہوئی۔

ظاہری نیابت سفارت ختم ہو گئی اسی سال محمد بن یعقوب کلینیؒ نے وفات کی غیبت کبریٰ شروع ہوئی۔

فصل پنجم

گذشتہ امتوں کی سنتیں اس امت میں ہوں گی

۱۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں کی سیرت پر قدم بہ قدم چلو گے اور خطا نہیں کرو گے۔ بالشت بہ بالشت ہاتھ بہ ہاتھ یہاں تک کہ اگر پہلے کے لوگ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم لوگ بھی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہو گے۔

۲۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کی یا حضرت کیا یہود و نصاریٰ کی چال پر چلیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر یہ نہیں تو پھر کون یعنی یہود و نصاریٰ ہی مراد ہیں ان کی چال پر چلو گے۔

حضرت امام صاحب العصر و الزمان علیہ کے واقعات حمل مخفی ولادت' طول عمر' غیبت' مثل سابق پیغمبروں کے واقعات کے ہوئے ہیں۔

۳۔ اور خاصہ و عامہ کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو کچھ امت ہائے گذشتہ میں واقع ہوا ہے اس کا مثل و مانند اس امت میں ضرور واقع ہو گا اور منجملہ ان واقعات کے حضرت ابراہیمؑ کا حال ہے۔ یعنی چونکہ منجموں نے نمرود کو یہ خبر دی تھی کہ اس کے عہد میں وہ شخص پیدا ہو گا جو کہ تمہارے دین اور ملک برہم کر دے گا۔ نمرود نے یہ حکم دیا تھا کہ مردوں

اور عورتوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھا جائے۔ پس حضرت ابراہیمؑ کے باپ نے ان کی ماں سے پوشیدہ و پنہاں مقاربت کی اور حضرت ابراہیمؑ مخفی ایک غار میں پیدا ہوئے اور مدت دراز تک پوشیدہ رہے اور اسی طرح حضرت موسیٰ بھی کیونکہ منجموں نے یہ خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل سے وہ شخص پیدا ہو گا جو کہ فرعون کے ہلاک ہونے کا باعث ہو گا۔ اس لئے فرعون نے بنی اسرائیل کے قتل کرنے کا حکم دیا اور حمل و ولادت موسیٰؑ پوشیدہ و مخفی واقع ہوئی جیساکہ مشہور ہے اور جب کہ حضرت موسیٰ فرعون کے خوف سے بھاگے برسوں حوالی مصر میں رہے اور فرعونؑ باوجود اس سلطنت اور استیلا کے ان کے مقام سے مطلع نہ ہوا اور حضرت یعقوبؑ و یوسفؑ کے درمیان نو دن کی راہ کا فاصلہ تھا۔ یوسفؑ بادشاہ تھے اور یعقوبؑ پیغمبر مگر چونکہ حق تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ ان کا ثواب عظیم کرے مدتوں تک اپنے فرزند کے حالات اور زندہ ہونے سے مطلع نہ ہوئے پھر یہ امر کیا استبعاد رکھتا ہے کہ چونکہ خلفائے جور نے یہ سنا تھا کہ حضرت رسولؐ اور ائمہ طاہرین نے یہ خبر دی ہے۔ کہ امام دو از دہم یعنی حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور عالم کو عدالت سے بھر دیں گے اور خلفائے جور اور بادشاہان عالم کو برطرف کریں گے اور ہمیشہ شیعہ وجود و ظہور آنحضرت کا انتظار کرتے اور یہ گروہ معاندین اس نور کو خاموش کرنے کی فکر و سعی رکھتے ہیں اور اسی لئے حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کو سرمن رای میں قید کر کے ہمیشہ حضرت مہدی کے حمل و ولادت کی خبر رکھتے اور آنحضرت کے ضائع و تلف کرنے کی فکر میں رہتے تھے۔ پس حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ ظاہر کی ہو اور آنحضرت کے حمل کو مستور اور ولادت

باسعادت کو ظالموں اور خلفائے جور سے مخفی رکھ کر اپنی حفظ و حمایت ظالموں کے شر سے دور و محفوظ رکھا ہو جیساکہ ان دونوں بزرگواروں کی ولادت کو مخفی و مستور رکھا تھا اور شیعوں اور موالیوں اور مخالفوں پر آثار و اخبار سے اس امر کو مثل آفتاب نصف النہار کے ظاہر و ہویدا کر دیا ہو کہ اہل عالم پر حجت تمام ہو جائے اور ایک جماعت کثیر جن کے نام مشہور و معروف ہیں حضرت مہدیؑ کی ولادت باسعادت سے مطلع ہوئے ہیں۔ مثل حکیمہ خاتون اور اس دایہ کے جو سر من رای میں ان کے ہمسایہ میں تھی۔

امام صاحب الامرؑ کی تلاش اور ناکامی

معتمد نے اپنے خدمت گاروں کو بھیجا اور انہوں نے صیقل کو جو کنیز حضرت امام حسن عسکریؑ کی تھی گرفتار کیا کہ اس لڑکے کا نشان ہم کو بتا۔ اس نے انکار کیا اور ان کا گمان رفع کرنے کے لئے کہا کہ میں حضرت امام حسن عسکریؑ سے حمل رکھتی ہوں اس لئے اس کنیز کو ابی اشوارب قاضی کے سپرد کیا کہ جب فرزند پیدا ہو اس کو قتل کریں۔ ناگاہ عبداللہ بن یحییٰ وزیر خلیفہ نے وفات کی اور بصرہ میں صاحب الزنج نے خروج کیا اس لئے وہ لوگ اپنے حال میں عاجز و درماندہ ہوئے اور وہ کنیز قاضی کے گھر سے اپنے گھر میں پھر آئی اور شیخ طوسی نے بروایت دیگر رشیق سے روایت کی ہے۔ وہ کہتا تھا کہ معتضد خلیفہ نے کسی کو بھیج کر مجھے اور دوسرے دو آدمیوں کے ساتھ طلب کیا اور یہ حکم دیا کہ ہم تینوں میں کا ہر ایک شخص دو گھوڑے اپنے ساتھ لے کر ایک پر سوار اور دوسرے کو کوتل کھینچتا ہوا لے جائے اور ہم لوگ سبکسار بہ تعجیل سامرہ کی طرف جائیں۔ پھر ہم کو حضرت امام حسن

عسکری کے گھر کا نشان بتایا اور کہا کہ جب گھر کے دروازے پر پہنچو گے
دیکھو گے کہ ایک غلام سیاہ دروازے پر بیٹھا ہے۔ پس تم لوگ گھر میں داخل
ہو اور اس گھر میں جس شخص کو دیکھو اس کا سر میرے واسطے لاؤ۔ جب ہم
لوگ حضرت کے گھر پہنچے گھر کی دہلیز میں ایک غلام سیاہ بیٹھا تھا اور ایک
ازاربند اس کے ہاتھ میں تھا جس کو بنتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس
گھر میں کون ہے۔ جواب دیا کہ صاحب خانہ اور وہ غلام کسی طرح ہماری
طرف ملتفت نہ ہوا اور ہم سے کچھ پرواہ نہ کی۔ جب ہم گھر میں داخل
ہوئے ایک گھر بہت پاک و پاکیزہ دیکھا اور سامنے ایک پردہ نظر آیا جس سے
بہتر کوئی پردہ ہم لوگوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ گویا اسی وقت کاریگر کے ہاتھ
سے جدا ہوا تھا اور گھر میں کوئی شخص نہ تھا۔ جب ہم نے وہ پردہ اٹھایا ایک
حجرہ بزرگ نظر آیا اور معلوم ہوا کہ گویا اس حجرہ میں پانی کا ایک دریا استادہ
ہے۔ اس حجرے کے آخر میں پانی پر ایک حصیر بچھی ہے اور اس حصیر پر
ایک بزرگوار جس کی ہیئت تمام لوگوں سے بہتر نیک تر ہے کھڑا ہوا نماز پڑھتا
ہے اور اس نے کسی طرح ہماری طرف التفات نہ کیا۔ احمد بن عبداللہ نے
حجرے میں قدم رکھا کہ اندر جائے پس وہ پانی میں غرق ہوا اور بہت
اضطراب کرنے لگا اس وقت میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو باہر نکالا۔ وہ
بیہوش ہو گیا اور پھر ایک ساعت کے بعد ہوش میں آیا۔ بعد اس کے
دوسرے رفیق نے اندر جانے کا ارادہ کیا اور اس کا حال بھی اسی طرح ہوا۔
پس میں بہت متحیر ہوا۔ اور عذر خواہی کے لئے زبان کھولی اور کہا کہ اے
مقرب بارگاہ خدا میں خدا سے اور تجھ سے عذر طلب کرتا ہوں واللہ میں
نہیں جانتا تھا کہ کس کے پاس آتا ہوں اور حقیقت حال سے مطلع نہ تھا۔ مگر

اب خدا کی درگاہ میں اس کام سے توبہ کرتا ہوں۔ وہ بزرگوار میرے اس کلام کی طرف مطلق متوجہ نہ ہوا اور نماز میں مشغول تھا۔ ہم لوگوں کے دل میں دہشت عظیم پیدا ہوئی اور وہاں سے پھر آئے۔ معتضد ہمارا منتظر تھا اور دربانوں کو حکم دیا تھا کہ ہم لوگ جس وقت وہاں سے پھر آئیں اسی وقت ہم کو اس کے پاس لے جائیں۔ ہم لوگ رات کو پہنچے اور معتضد کے پاس جا کر تمام قصہ بیان کیا۔ اس نے پوچھا کہ مجھ سے پہلے اور کسی سے تم نے ملاقات کی ہے اور کسی سے کچھ بیان کیا ہے۔ ہم نے جواب دیا کہ نہیں اس نے بہت سخت قسمیں کھائیں کہ اگر میں سنوں گا کہ تم نے اس حال کا ایک حرف بھی کسی سے بیان کیا ہے ہر آئند تم کو قتل کروں گا اور ہم لوگ یہ حال کسی سے بیان نہ کر سکے مگر اس کے مرنے کے بعد۔

حضرت صاحب الامرؑ کا طول حیات

ا۔ وجود حضرت قائم پر دلائل قاطعہ اور احادیث متواترہ قائم ہونے کے بعد محض طول حیات آنحضرتؑ کے استبداد کے سبب آنحضرت کا انکار کرنا بے اصل و ناروا ہے۔ باوجودیکہ تمام عامہ مثل اسی کے وجود حضرت حضرت خضر کے قائل ہیں اور حضرت نوحؑ کی عمر کو ہزار برس سے زیادہ جانتے ہیں بلکہ بعض نے آیات محترمہ کے مطابق اڑھائی ہزار برس تھی اسی طرح لقمان بن عاد کی عمر کو تین ہزار برس جانتے ہیں اور دجال بن صاید کی عمر کو حضرت رسولؐ کے زمانہ سے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے تک جانتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کی عمر مہدیؑ کے ظاہر ہونے تک قائل ہیں۔ پس کیا استبعاد رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت مہدیؑ کو مدت دراز تک

باقی رکھے اور جس وقت ان کے خروج میں مصلحت جانے خروج کرنے کا حکم دے۔

۲۔ دوسرے شبہہ کا جواب کہ اتنے دنوں تک کیونکر کوئی زندہ رہ سکتا ہے پس یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے صلحاء میں سے حضرت خضرؑ اور ادریسؑ اور الیاسؑ اور عیسیٰؑ یہ سب زندہ ہیں اور اشقیا میں سے دجال اور ابلیس اب تک دونوں موجود ہیں اور حضرت نوحؑ کی عمر ڈھائی ہزار برس تھی ان لوگوں کے اس قدر زندگانی کرنے پر تعجب نہیں ہوتا اور ایک شخص جو کہ ذریت پیغمبر آخرالزماںؐ میں سے ہے اس کے اس قدر زندگانی پر تعجب ہوتا ہے۔

ا۔ گویا امامیہ والے حضرت حجۃ امام عصرؑ کو موجود جانتے ہیں اور وہ زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں اور ان کی حیات پر احتجاج قائم کرتے ہیں۔ ان دلائل میں یہ چیزیں ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی عمریں طولانی ہیں مثل خضرؑ و الیاسؑ معلوم نہیں کہ ان لوگوں (دونوں) کی عمریں کتنی ہیں اور یہ دونوں ہر سال جمع ہوتے ہیں اور یہ ان کے بال میں سے لیتے ہیں اور وہ ان کے بال میں سے لیتے ہیں اور توراۃ میں ہے کہ ذوالقرنین تین ہزار سال زندہ رہے اور مسلمان ایک ہزار پانچ سو برس (ان کی عمر) کہتے ہیں اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ عوج بن عناق تین ہزار چھ سو برس زندہ رہا اور وہ آدمؑ کی گود میں پیدا ہوا اور اس کی ماں عناق ہے اور موسیٰؑ بن عمران نے اس کو (عوج بن عناق) کو قتل کیا اور اس کا باپ سیحان تھا اور ضحاک و بیوپ ایک ہزار سال زندہ رہے اور اسی طرح طمورت

۲۔ اور لیکن پیغمبروں میں سے تو وہ بہت سے ہیں کہ ہزار سال تک

پہنچے اور بعضوں نے اس سے بھی زیادہ لکھا ہے جیسے حضرت آدمؑ اور نوحؑ اور شیثؑ وغیرہ اور قینان نے نو سو سال تک زندگی کی اور مہلائیل آٹھ سو سال اور نفیل بن عبداللہ سات سو سال اور عاہر بن ضرب پانچ سو سال جو کہ عرب کا حاکم تھا۔ اسی طرح تیم اللہ بن ثعلبہ اور اسی طرح سام بن نوحؑ اور حرث بن مضاض جرہمی چار سو سال جس کی کہاوت مشہور ہے "حجون و صفا سے کوئی ہمارا ہمدرد نہیں ہے" اور اسی طرح ارفخشد اور قس بن ساعدہ تین سو اسی برس کی زندگی کی اور کعب بن جمجمۃ الدوسی نے تین سو نوے سال کی زندگی کی اور حضرت سلمان فارسی دو سو سال اور کہا گیا کہ تین سو سال کی زندگی کی اور بھی ایسے مخلوق ہیں جن کے ذکر سے طول ہو گا۔

۴۔ اور دلائلوں میں سے صاحب الامرؑ کے زندہ رہنے کا ثبوت دیتی ہیں اور ان کے زندہ رہنے میں کوئی (منافات) روکاوٹ نہیں آئی جیساکہ عیسیٰ بن مریمؑ کا زندہ رہنا اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ جو کہ اولیاء اللہ ہیں اور اعور دجال اور ابلیس جو کہ دشمنان خداوند تعالیٰ ہیں کتاب و سنت سے ثابت ہے۔

اضافہ | ادریس، ابن عاد، عمر صیفی، حارثہ کلبی، ذی یزن اود، عبیداللہ بن ابرص (کتاب معمرین ابی حاتم سجستانی)

دلائل طول حیات

۱۔ وَ اِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء:۱۵۹)

(ترجمہ) (اور جب عیسیٰ مہدیؑ موعود کے ظہور کے وقت آسمان سے اتریں گے تو) اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جو ان پر ان

کے مرنے کے قبل ایمان نہ لائے۔

صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدیؑ موعود ظہور کریں گے تو حضرت عیسٰیؑ آسمان سے اتریں اور دجال قتل ہو جائے گا تو سب اہل کتاب حضرت عیسٰیؑ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائیں گے اور دین اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہو گا اور حضرت عیسٰیؑ حضرت مہدیؑ کی مطابعت کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کر دینا سے رحلت کریں گے اور مومنین ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ یہ وہ زمانہ ہو گا کہ گائے' چیتا' بھیڑ' بھیڑیا' ایک گھاٹ کا پانی پئیں گے۔ لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔

بحث قرآنی : آیت مذکور کے نازل ہونے کے بعد کوئی شخص حضرت عیسٰیؑ پر ایمان نہ لایا پس یہ امر آخر زمانہ میں ہونے والا ہے۔

سنت کی دلیل : جو مسلم نے اپنے صحیح میں دجال کے متعلق روایت کیا ہے کہ (راوی ابن سمعان) .... عیسٰی بن مریمؑ منار ۃ البیضا (دمشق جامع امویہ منارہ شرقی) کے پاس اپنے دونوں ہتھیلیوں کو دو فرشتوں کے پر پر سہارا دے کر اتریں گے۔

خضرؑ والیاسؑ

وَ اما الخضر و الیاس فقد قال ابن جریر الطبری: الخضر و الیاس یسیران فی الارض

(ترجمہ) ابن جریر طبری نے کہا ہے کہ خضرؑ و الیاسؑ باقی ہیں اور وہ زمین پر سیر کرتے ہیں۔

ابلیس لعین

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِی اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (الحجر:۳۶)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (الحجر:۳۷،۳۸)

(ترجمہ) (شیطان نے) کہا اے میرے پروردگار خیر تو مجھے اس دن تک کی مہلت دے جبکہ (لوگ دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔ خدا نے فرمایا وقت مقرر کے دن تک کی تجھے مہلت دی گئی۔

اس سے بھی صاف واضح طور پر رجعت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے اس سوال پر کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دے خدا نے ہاں نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تجھے ایک خاص وقت تک کی مہلت دی گئی۔

امام مہدیؑ

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لوکرہ المشرکون (الصف، التوبہ:۳۳)

(ترجمہ) وہی تو (وہ خدا ہے جس نے اپنے رسولؐ (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کر کے) بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔

یہ آیت قرآن میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے۔ فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مراد مہدیؑ ہیں جو اولاد حضرت فاطمہؑ سے ہوں گے اور اس کی موید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور در منثور وغیرہ میں سعید بن منصور کو ابن منذر اور بیہقی نے اپنے سنن میں حضرت جابر سے اور عبد بن حمید اور ابو الشیخ نے ابو ہریرہ سے روایت

کی ہے کہ یہ اسی وقت ہو گا جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی نہ اور مذہب والا اور اس وقت بکری بھیڑیے سے نہ ڈرے گی اور گائے شیر سے بے خوف اور انسان سانپ سے مطمئن' نہ چوہے کو تھیلی کاٹنے کی مجال ہو گی اور نہ اس زمانہ میں جزیہ کا گزر ہو گا بلکہ یا اسلام یا قتل صلیب توڑ ڈالی جائے گی یہ اس وقت ہو گا جب حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے۔ (دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ سطر ۲۵'۳۱ تفسیر کبیر) اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کا نزول اسی وقت ہو گا جب امام زماں حضرت مہدی ظہور فرمائیں گے۔

امام عصرؑ کی غیبت (احادیث)

۱۔ (جابر جعفی نے کہا) انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے یہ فرمایا المہدی جو میرا لڑکا ہے اس کے ہاتھ سے خدا مغرب و مشرق کو فتح کرائے گا۔ اپنے دوستوں سے وہ غیبت اختیار کرے گا اس کی امامت قول سے ثابت نہیں ہو سکتی مگر جس کے قلب کا امتحان خدا و ایمان کے لئے لے چکا ہو میں نے جناب رسول خداؐ سے کہا کہ زمانہ غیبت میں ان کے دوستوں کو ان سے کچھ فائدہ بھی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اس خدا کی قسم جس نے مجھے نبیؐ برحق بنا کر بھیجا ہے۔ وہ لوگ اس کے نور سے روشنی پائیں گے اور اس کی ولایت سے زمانہ غیبت میں فائدہ اٹھائیں گے جس طرح سے لوگ ابر کے اندر چھپے ہوئے آفتاب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ خدا کے پوشیدہ راز میں سے ہے اور علم کا خزانہ ہے اور اس کو اس کے اہل سے نہ چھپاؤ۔ مخالفین سے چھپاؤ۔

۲۔ سعید ابن جبیر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ میرا وصی ہے اور اس کے لڑکوں میں سے قائم المنتظر مہدی جو کہ زمین کو عدالت سے بھر دے گا جیساکہ زمین ظلم و جور سے بھری ہو گیا ور اس خدا کی قسم جس نے مجھ کو برحق بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنایا ہے۔ جو لوگ زمانہ غیبت میں اس کی امامت پر ثابت اور قائل ہیں وہ سرخ کبریت سے بھی زیادہ بہتر ہیں۔ پس جابر بن عبداللہ کھڑے ہو کر کہا اے رسول خداؐ! آپ کے لڑکے قائم کے لئے غیبت بھی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں۔ بخدا اور یہ (بھی منظور تھا) کہ سچے ایمانداروں کو (ثابت قدمی کی وجہ سے) ہر کھرا الگ کرنے اور نافرمانوں (بھاگنے والوں) کو ملیامیٹ کر دے (آل عمران:۱۴۱) پھر آنحضرت نے فرمایا اے جابر یہ امر خدا کے امر میں سے اور یہ بھی کہ بھیدوں میں سے ہے خبردار اس میں شک نہ کرنا کیونکہ خدا کے امر میں شک کرنا کفر ہے۔

۳۔ کتاب مناقب میں سدید صیرفی سے روایت ہے کہ میں اور مفضل بن عمر اور بصیر بن ثعلب مولانا جعفر صادقؑ کے پاس داخل ہوئے دیکھا کہ آپ خاک پر بیٹھے ہوئے شدت کے ساتھ رو رہے ہیں اور آنحضرت فرماتے ہیں کہ اے آقا (مہدیؑ) آپ کی غیبت نے میرے سکون کو تمام کر دیا اور میرے قلب کی راحت کو سلب (کھینچ) کر دیا۔ سدید نے کہا ہم لوگوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ اے خیرالوریٰ (پیغمبرؐ) کے بیٹے آپ کو خدا نہ رلائے پھر آنحضرت نے ٹھنڈی سانس لی جس سے ان کا جسم پھول گیا اور کہا کہ میں نے آج صبح کتاب جفرالجامع میں دیکھا ہے۔ یہ کتاب مشتمل ہے علم کان و ما یکون روز قیامت پر اور جو خصوصیت دیا ہے خدا نے پیغمبرکو اور ان

کے بعد کے آئمہ کو صلوات اللہ علیہ و علیہم کو اور میں نے مہدیؑ کی ولادت، غیبت، طول عمر پر غور کیا اور زمانہ غیبت میں مومنین جن جن چیزوں میں مبتلا ہوں گے اور لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہوں گے کیونکہ آنحضرت کا ظہور طولانی ہو گا اور لوگ اپنی گردنوں سے اسلام کی رسی نکال دیں گے اور خدا نے فرمایا ہے کہ (اور ہم نے ہر آدمی کے نامہ عمل کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے) یعنی امام کی ولایت لوگوں کی گردنوں کا ہار ہے۔ مجھ پر رقت و غم طاری ہوئی اور آنحضرت نے فرمایا خدا نے ان کی ولادت بمثل ولادت موسیٰؑ کے قرار دیا اور غیبت حضرت عیسیٰؑ کی طرح سے تقدیر کیا اور ان کو تاخیر کیا مثل نوحؑ کے اور آپ کی طولانی عمر مثل عبد صالح حضرت خضرؑ کے قرار (دلیل) دیا۔

لیکن موسیٰؑ کی ولادت کی جب فرعون کو اطلاع ملی کہ اس کی حکومت کا زوال مولود بنی اسرائیل سے ہو گا تو اس نے حکم دیا کہ ہر لڑکا قتل کر دیا جائے یہاں تک کہ اس نے تقریباً بیس ہزار مولود کو قتل کیا۔ خدا نے حضرت موسیٰؑ کی حفاظت کی اسی طرح سے بنی امیہ و بنی عباس جباروں نے قصد کیا کہ حضرت قائم کو قتل کریں اور خدا نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے امروں کو معلوم کریں یہاں تک کہ خدا اپنے نور کو تمام کرے اور حضرت کی غیبت مثل حضرت عیسیٰؑ کی غیبت کے ہے۔ یہود و نصاریٰ نے اتفاق کیا کہ حضرت عیسیٰؑ قتل ہوئے تو خداوند عزوجل نے ان کو جھٹلایا یہ فرما کر کہ نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ سولی ہی دی مگر ان کے لئے ایک دوسرا شخص عیسیٰؑ کے مشابہ کر دیا گیا۔ (النساء:۱۵۷)

۳۔ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ صاحب الامر کے لئے غیبت کا

ہونا ضروری ہے جس میں ہر وہ شخص جو باطل پرست ہے شک کرے گا راوی نے کہا کیوں ایسا ہو گا تو حضرت نے فرمایا اسی وجہ سے کہ ہم لوگوں کو اس کا حکم نہیں کہ تم لوگوں پر ظاہر کریں پھر راوی نے کہا پھر غیبت میں کیا حکمت ہے۔ حضرت نے فرمایا ان کے پہلے جو انبیاءؑ کی غیبتیں ہوئیں جو مصلحتیں اس میں تھیں وہی مصلحت اس میں بھی ہے اور حکمت اس کی اسی وقت ظاہر ہو گی جبکہ امام ظاہر ہوں گے۔ جیساکہ حضرت موسیٰؑ پر اس کی حکمت کہ کیوں حضرت خضر نے سفینہ کو چاک کیا اور لڑکے کو قتل کر ڈالا اور دیوار کی اقامت کی نہ ظاہر ہوئی مگر اس وقت کہ حضرت خضر ان سے جدا ہونے لگے۔ اے ابن فضل (راوی) یہ امر امور خدا سے ہے اور ایک سر کے اسرار خدا سے ایک غیبت ہے اس کی غیبت سے اور جب ہم نے جان لیا کہ کوئی فعل خدا کا خالی از حکمت نہیں ہوتا تو معلوم ہوا یہ فعل بھی از راہ حکمت ہے اگرچہ اس کی وجہ ہم کو نہ معلوم ہو۔

۵۔ جناب رسول خداؐ نے جندل بن جنادہ یہودی کے جواب میں فرمایا .... عسکریؑ ہوں گے پھر ان کے بعد ان کے فرزند محمد ملقب بہ مہدی اور قائم و حجتہ ہوں گے پھر یہ غائب ہوں گے پھر ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیساکہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی ان کی غیبت میں صابرین کے لئے خوشا بحال ہو۔ جو لوگ ان کی محبت پر قائم رہیں خوشا بحال ہو۔ وہ لوگ ہیں جن کی صفت خدا نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے (متقیں کے لئے ہدایت ہو جن لوگوں نے غیبت پر ایمان لائے ہیں) پھر خدا نے فرمایا کہ یہی لوگ خدا کے گروہ ہیں اور یہی گروہ خدا غالب ہوں گے۔ پھر جندل نے کہا کہ اس خدا کی تعریف جس نے مجھے ان کی معرفت کی توفیق عطا کی

پھر وہ (جندل) جناب علی بن حسینؑ کی ولادت تک زندہ رہا پھر وہاں سے نکل کر طائف کی طرف گیا مریض ہوا دودھ پیا اور کہا کہ جناب رسول خداؐ نے مجھے خبر دی ہے کہ میری دنیا کی آخری غذا دودھ ہو گی۔ دودھ پیا اور مرگیا اور طائف کے مقام مشہور کو زارہ میں دفن ہوا۔

۶۔ جب امام قائم الحجۃ منتظر کی غیبت ثابت ہو گئی اور وہ کسی نہ کسی وجہ سے ہے اور آپ کی غیبت کی وجہ یہ ہے کہ دشمنوں سے خوف و ستانے اور شر و قتل کی وجہ سے ہے۔ جیساکہ انبیاء سابقین پر واقع ہوا ہے۔ جیساکہ ہمارے پیغمبرؐ دشمنوں کے خوف سے غار میں پوشیدہ ہوئے۔ جیساکہ ان کے پہلے حضرت موسیٰؑ دشمنوں کے خوف سے چھپ گئے تھے جیساکہ آیت میں ہے کہ جب میں تم سے ڈرا تو بھاگ گیا اور حضرت ادریس اپنی قوم سے بیس سال تک چھپے رہے اور چھپنے کی مدت طولانی ہو خواہ کم ہو فرق نہیں ہے۔ جیساکہ پہلے اشارہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ کلام اس میں ہے کہ وہ دشمنوں کے خوف سے چھپے ہیں یا نہیں اور جب ہم اس کی صحت ثابت کر چکے ہیں تو ہر زمانہ میں ہر موقع پر جائز ہے۔ (تنزیہ الانبیاء و ائمہ سید مرتضٰی صفحہ ۲۲۸، اعلام الوریٰ طبری صفحہ ۴۶۶)

زمانہ غیبت میں حضرت قائمؑ سے فائدہ

ابن بابویہ نے سید معتبر جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے روایت کیا ہے کہ آیا حضرت قائمؑ سے ان کی غیبت میں بھی شیعوں کو نفع حاصل ہو گا تجھ اس خدا کے جس نے مجھ کو برسالت مبعوث کیا ہے کہ قائم سے نفع حاصل کریں گے اور اس کے زمانہ غیبت میں

اس کی ولایت کے نور سے روشنی پائیں گے جیساکہ لوگ آفتاب سے نفع پاتے ہیں اگرچہ ابر نے اس کو پوشیدہ کیا ہو۔ مولف فرماتے ہیں (ملا محمد باقر مجلسی) کہ اس آفتاب کی تشبیہ سے جو کہ زیر ابر پنہاں ہو گئی چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔

پہلی یہ ہے کہ اخبار معتبرہ سے ثابت ہے کہ ان بزرگواروں کی برکت سے نور وجود اور علم و ہدایت اور تمام فیوض و کملات و خیرات خلائق کو پہنچتے ہیں اور انہیں کی برکت و شفاعت و توسل سے شیعوں کے حقائق و معارف ظاہر اور بلائیں اور فتنے ان سے دفع ہوتے ہیں۔ جیساکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَ مَا کان اللّٰہ لیعذبھم انت فیھم (انفال:۳۴پ:۴) عامہ و خاصہ نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے فرماتے تھے کہ میرے اہلبیت اہل زمین کے امان ہیں جیساکہ ستارے اہل آسمان کے امان ہیں اور جس شخص کا دیدۂ دل کہ تھوڑے نور ایمانی سے بھی منور ہوا ہو وہ اس امر سے آگاہ ہے کہ جب کسی شخص پر وسعت و فرج کے دروازے بند ہو جائیں اور وہ اپنے کام کا چارہ نہ جانتا ہو یا کوئی مطلب دقیق اور مسئلہ مشکل اس پر مشتبہ ہو جائے۔ پس اس حالت میں ان بزرگواروں کے ارواح مقدسہ سے متوسل ہوتی ہے۔ بقدر توسل کے رحمت و ہدایت کے دروازے اس کے لئے ضرور مفتوح ہوتے ہیں۔

دوسری یہ ہے کہ جس طرح آفتاب جس وقت ابر میں پوشیدہ ہوتا ہے باوجودیکہ لوگ اس کے نور سے آناً فاناً نفع حاصل کرتے ہیں مگر ابر کے دفع ہونے اور پردہ کے دور ہو جانے کے منتظر رہتے ہیں۔ اسی طرح ایام غیبت میں شیعان مخلص ہمیشہ وسعت و فرج کے منتظر ہیں اور ناامید نہیں ہوتے اور

اس کی وجہ سے ثواب ہائے عظیم حاصل کرتے ہیں۔

تیسری یہ ہے کہ حضرت صاحب العصرؑ کے وجود کا منکر باوجو ساطع ہوئے انوار ظہور و آثار آنحضرت کے مثل منکر آفتاب کے ہے جبکہ وہ ابر میں پوشیدہ ہو۔

چوتھی یہ ہے کہ جس طرح آفتاب کا ابر میں پوشیدہ ہونا کبھی خلائق کے لئے اصلح ہوتا ہے اسی طرح ممکن ہے کہ کبھی حضرت کی غیبت بھی شیعوں کے لئے باوجودیکہ حضرت کے آثار سے نفع حاصل کریں۔ حضرت کے ظہور سے اصلح ہوئے بوجوہ کثیر جن کا ذکر طول کلام کا باعث ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بہت سی آنکھوں کو قرص آفتاب کا دیکھنا ممکن نہیں ہوتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھیں کور ہونے کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح آفتاب جمال آنحضرت کا دیکھنا اکثر اوقات لوگوں کے کوری بصر کا باعث ہوتا ہے جیساکہ بہت لوگ پیغمبروں کے مبعوث ہونے سے پہلے ان پر ایمان لائے تھے اور مبعوث ہونے کے بعد اپنی اغراض فاسدہ کے سبب انکار کرتے تھے مثل یہود ان مدینہ کے اور بعید نہیں ہے کہ اس زمانی غیبت میں اکثر شیعوں کا حال اسی طرح ہوئے۔

چھٹی یہ ہے کہ جس دن ابر ہوتا ہے بعض لوگ آفتاب کو شگاف ابر سے دیکھتے ہیں اور بعض لوگ نہیں دیکھتے۔ اسی طرح ایام غیبت میں بھی ممکن ہے کہ شیعوں میں سے بعض لوگ حضرت کی خدمت میں مشرف ہوں اور بعض نہ ہوں جیساکہ حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ حضرت قائمؑ کی دو غیبتیں ہوں گی ایک کوتاہ دوسری دراز پہلی غیبت میں حضرت قائمؑ کے مقام کو نہ جانیں گے مگر حضرت کے شیعان خاص اور دوسری غیبت میں حضرت

کے محل و مکان کو نہ جانیں گے مگر مخصوصان و موالیان آنحضرت اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ ہمیشہ حضرت کی خدمت میں حضرت کے مخصوص تیس شخص رہیں گے یعنی ان میں سے جبکہ ایک شخص فوت ہو گا دوسرا شخص اس کی جگہ آئے گا۔

ساتویں یہ ہے کہ آنحضرت اور آبائے طاہرین آنحضرت عموم نفع میں مثل آفتاب کے ہیں اور اندھوں کے سوا اور کوئی شخص ان بزرگواروں کے نفع سے بے بہرہ نہیں ہے۔ جیساکہ حق تعالیٰ نے ان کور باطنوں کے حق میں فرمایا ہے وَ مَنْ كَانَ فِي هٰذِهِ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الاٰخِرَةِ اَعْمٰى واضَلُّ سَبِيلاً (اسریٰ)

ان وجہوں کے سوا اور بہت سی وجہیں بھی ہیں جن کے ذکر کی گنجائش اس رسالہ میں نہیں ہے۔

فصل ششم

وصی عیسیٰؑ، صاحب الزماں، قطب، ابدال و اوتاد و حکایات و آیات وغیرہ کا بیان

وصی عیسیٰؑ زریت بن برثلا

جب خلیفہ دوم نے سعد بن وقاص کو قادسیہ بھیجا ہے اور انہوں نے نضلہ بن معاویہ انصاری کو حلوان بھیجا ہے تو نضلہ پہاڑ سے آواز جواب اذان سنی۔

یعنی جب اذان سے یہ لوگ فارغ ہو چکے تو کہا کہ کون ہو تم خدا تم پر

رحم کرے۔ جہاں آواز سنائی ہے وہاں صورت بھی دکھاؤ کہ یہ لشکر وفد رسول اللہ ہے اور وفد عمر بن خطاب۔ راوی کہتا ہے کہ پہاڑ پھٹ گیا اور ایک شخص کا سر نمایاں ہوا جو چکی کے پاٹ سا تھا۔ سفید سر اور ریش کہا السلام علیکم۔ یہاں سے بھی جواب دیا گیا اور پوچھا گیا کہ تم کون ہو۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ کہا میں زریت بن برتلا ہوں وصی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کہ ہم کو اس پہاڑ میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے اور دعا کی ہے طول عمر کی اس وقت تک کہ وہ حضرت آسمان سے نازل ہوں۔ (ازالہ الخفا حصہ دوم صفحہ ۱۴۸) اس طولانی روایت کا آخری فقرہ یہ ہے تحوہ غاب عنهم فلم یروہ یعنی اس کلام کے بعد وہ شخص غائب ہو گیا پھر ان لوگوں نے دیکھا۔

کیا غضب ہے کہ ایک شخص وصی حضرت عیسیٰؑ کے نسبت تو یہ قبول کیا جاوے کہ وہ آنکھوں سے نہاں حلوان پہاڑ میں موجود ہے جس کو نفیلہ صحابی نے دیکھا اور بات چیت کی مگر فرزند رسولؐ کی غیبت اور طول عمر میں اس قدر استبعاد کیا جائے۔

صاحب الزماں، صاحب الوقت، صاحب الحال وہ ہے جو متحقق ہے ممیتہ برزخیہ اولیٰ اور مطلع ہے۔ حقائق اشیاء پر خارج ہے حکم زماں سے اور تصرفات ماضیہ و مستقبلہ سے اب تک وہ دائم ہے پس وہ ظرف احوال و صفات و افعال ہے۔ اسی لئے وہ تصرف کرتا ہے۔ زمانہ میں بطے و نشر اور مکان میں بہ بسط و قبض کیونکہ وہ متحقق ہے۔ ساتھ حقائق اور طبائع کے اور حقائق کل اس کے سامنے برابر ہیں۔ قلیل ہو یا کثیر طویل ہو یا قصیر۔ عظیم ہو یا صغیر۔ کیونکہ وحدت کثرت، مقادیر یہ سب عوارض ہیں اور وہ جیساکہ تصرف کرتا ہے وہم میں اسی طرح عقل میں اس کی تصدیق کر اور سمجھ کہ

اس کا تصرف ان امور میں شہود اور کشف صریح میں ہے کیونکہ جو شخص متحقق بحق ہوتا ہے اور متصرف بحقائق وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس طور سے جو طور حس وہم' عقل کے علاوہ ہے اور وہ مسلط ہے۔ عوارض پر یہ تغیر و تبدیل ایسا ہی ہے اصطلاحات صوفیہ میں۔ بہ اتفاق شیعہ و سنی حضرت صاحب الامر کے یہی صفات ہیں۔ (کشاف اصطلاحات صفحہ ۸۰۷ محمد علی بن تھاوی)

(ترجمہ مولوی شبلی) یعنی ہر دور میں ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنے زمانہ کا افضل الناس ہوتا ہے۔ صوفیہ اسی کو قطب کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کیونکہ جب اس عالم جسمانی کا بہترین حصہ انسان ہے جو قوت نظریہ سے عالم ملکوت سے استفادہ کرتا ہے اور قوت عملیہ کی وجہ سے دنیا کا عمدہ انتظام کر سکتا ہے تو عالم کا مقصود اصلی اور اصل یہی انسان ہے۔ اور جب یہ شخص (یعنی قطب) اور تمام انسانوں سے بڑھ کر ہے تو گویا اس تمام عالم عنصری کا حاصل یہی شخص ہے اس بنا پر اس شخص کو عالم کا قطب کہنا بالکل صحیح ہے شیعہ اسی کو امام معصوم صاحب الزماں اور غائب من الاعیان کہتے ہیں اور یہ کہنا ان کا بجا ہے کیونکہ جب وہ خصائص سے خالی ہے تو معصوم ہے اور جب اپنے دور کا مقصد اصلی ہے تو صاحب الزماں ہے اور چونکہ عام لوگ اس کے کمال سے واقف نہیں اس لئے گویا وہ غائب عن العیان ہے۔ اسی قیاس پر ایک شخص بھی ہونا چاہئے جو سب افضلوں سے بھی افضل ہو ایسا شخص سینکڑوں ہزاروں برس میں کہیں جا کر پیدا ہوتا ہے اور وہی پیغمبر برحق اور موجد شریعت ہوتا ہے ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں جو ان فضائل میں پیغمبر سے کم لیکن اور تمام لوگوں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ امام اور قائم مقام پیغمبر ہوتے ہیں امام کو پیغمبر سے وہ نسبت ہوتی ہے جو چاند کو آفتاب سے ہے۔

امام جو کم رتبہ ہیں ان کو پیغمبر سے وہ نسبت ہوتی ہے جو تمام ستاروں کو آفتاب سے ہے۔ باقی عوام الناس تو وہ گویا حوادث یومیہ میں جو اجرام فلکی کی تاخیر سے وجود میں آتے ہیں۔ (مطالب عالیہ ۲۴۷ فخرالدین رازی)

پیغمبر انسانیت کی اخیر سرحد پر ہوتا ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہر نوع کی انتہا دوسرے نوع کی ابتدا سے متصل ہے۔ اس لئے بشریت کی انتہا ملکویت کی ابتدا ہے اس بنا پر پیغمبر میں ملکوتی صفات پائے جاتے ہیں اور وہ جسمانیت سے بے پرواہ ہوتا ہے روحانیت اس پر غالب ہوتی ہے اس کی قوت نظریہ کے آئینہ میں معارف الٰہی مرتسم ہوتے ہیں اس کی قوت عملیہ عالم اجسام میں طرح طرح کے تصرفات کر سکتی ہے اور اسی کا نام معجزہ ہے (ص۲۸۱) اس تحقیقات کو ملاحظہ فرمایئے اعتقاد فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشر کیسا قوی اور مستحکم ہے کہ نہ صرف آپ کے ائمہ صوفیہ کو اس کی حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے بلکہ امام فخرالدین رازی سا متکلم امام بھی شیعوں کے اعتقادات کی تصحیح کرتا ہے۔

حکایت عجیبہ جب میں (ابن بطوطہ) چین کلاں میں تھا تو سنا کہ یہاں ایک شیخ کبیر ہے جس پر دو سو سال گزر چکے ہیں وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ بات کرتا ہے نہ عورتوں سے تعلق حالانکہ پوری قوت رکھتا ہے اور وہ ایک غار میں رہتا ہے اس کے خارج عبادت کرتا ہے۔ ہم یہ سن کر اس غار کی طرف گئے۔ در غار پر اس کو پایا لاغر ہے مگر سرخی اس پر غالب ہے۔ آثار عبادت اس پر نمایاں ہے چہرہ بلا ریش ہے میں نے اس پر سلام کیا۔ اس نے دیر تک ہمارا ہاتھ پکڑ رکھا۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا کہ یہ دنیا کے اس طرف سے ہیں جیساکہ ہم دوسری طرف سے

ہیں۔ پھر کہا تو نے بہت سے عجائبات دیکھے کیا تجھے وہ روز یاد ہے کہ اس جزیرہ میں پہنچا جہاں کنیسہ تھا اور ایک شخص بتوں کے پاس بیٹھا تھا اور تجھے دس اشرفیاں دی تھیں میں نے کہا ہاں یاد ہے اس نے کہا وہ شخص میں ہی تھا۔ میں نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور وہ دیر تک فکر کرتا رہا۔ پھر غار میں چلا گیا اور باہر نہ نکلا اور گویا کہ وہ نادم ہوا اپنے کلام سے اس کے بعد ہم ہجوم کر کے داخل غار ہوئے مگر اس کو وہاں نہ پایا اور بعض اصحاب کو اس کے پایا جس کے پاس کچھ کاغذ تھا اس نے کہا یہ تمہاری ضیافت ہے اب چلے جاؤ۔ ہم نے کہا اس کا انتظار کرتے ہیں اس نے کہا اگر دس برس تک بھی یہاں رہو گے تو اس کو نہ پاؤ گے کیونکہ اس کی عادت ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے کسی راز سے مطلع ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ نہ سمجھو کہ وہ تم سے غائب ہے بلکہ تمہارے ساتھ حاضر ہے اس سے اور بھی ہم کو تعجب ہوا اور چلے آئے۔

ہم نے اس واقعہ کو قاضی اور شیخ الاسلام اور اوحد الدین سنجاری سے بیان کیا تو انہوں نے کہا یہی ان کی عادت ہے۔ تازہ واردوں کے ساتھ اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ ان کا مذہب کیا ہے اور جس شخص کو تم نے اس کا مصاحب پایا وہ خود ہی تھا۔ ان لوگوں نے یہ بھی بیان کیا کہ پچاس برس تک وہ اس ملک سے غائب تھا کچھ دن ہوتے ہیں کہ آیا ہے۔ سلاطین و امراء کبرا اس کی زیارت کو آتے ہیں اور وہ ہر شخص کو اس کی شان کے مطابق تحفہ و ہدایا دیتا ہے اور فقراء اس کے پاس آتے ہیں تو ہر شخص کو اس کے مطابق دیتا ہے۔ حالانکہ وہ جس غار میں رہتا ہے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی اور وہ گذشتہ زمانہ کی حکایتیں بیان کرتا ہے اور آنحضرت کا ذکر کرتا ہے اور کہتا

ہے کہ ہم اگر ساتھ ہوتے تو ضرور نصرت کرتے اور وہ دونوں خلیفہ حضرت عمر اور جناب امیرؑ کا بہت ادب کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور مدح و ثنا کرتا ہے اور لعنت کرتا ہے یزید پر اور معاویہ کو برے طور سے یاد کرتا ہے۔ اسی قسم کی بہت سی حکایتیں اس کی بیان کیں۔ اوحدالدین سنجاری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اس کے غار میں داخل ہوئے تو اس نے ہمارا ہاتھ پکڑ لیا یہ معلوم ہوا کہ ہم ایک قصر عظیم الشان میں ہیں وہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہے جس کے سر پر تاج ہے اور چاروں طرف خوبصورت عورتوں کا ہجوم ہے۔ ہر طرف نہریں جاری ہیں۔ میوے ٹپک رہے ہیں ایک میوہ کو اٹھایا اور چاہا کہ کھائیں اب کیا دیکھتے ہیں کہ ہم اس غار کے دروازہ پر ہیں اور وہ ہنس رہا ہے اس کے بعد ہم بہت بیمار ہوئے اور پھر نہ وہاں جا سکے۔ اس شہر کے لوگ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہے مگر کسی نے اس کو نماز پڑھتے نہ دیکھا مگر برابر روزہ رکھتا ہے۔ قاضی کا بیان ہے کہ ہم نے ایک روز اس سے نماز کے بارے میں کہا تو اس نے کہا کہ تم جانتے ہو ہم کیا کرتے ہیں۔ ہماری نماز تم لوگوں کی نماز کے خلاف ہے اور حکایتیں اس کی کل عجیب غریب ہیں انتہی ترجمہ (رحلہ ابن بطوطہ جلد دوم ص ۱۶۴)

(صاحب کتاب صاحب العصر والزماں فرماتے ہیں) کیونکہ ابن بطوطہ ان مشاہیر علمائیں سے ہیں جس کی جغرافیہ دانی اور سفرنامہ مشہور ہے بلکہ شاید اردو میں ترجمہ بھی ہو گیا ہے اور تمام اہل سنت کو اس پر ناز ہے ان کا چشم دید واقعہ ہے جس کی کوئی تکذیب نہیں کر سکتا ہے نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ شیعہ تھا نہ اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ صاحب العصر والزماں تھے۔ مگر ہم عام مسلمانوں سے سوال کا حق رکھتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات کو

جب آپ غیروں میں دیکھتے ہیں تو باور کر لیتے ہیں لیکن اگر یہی واقعہ یا اس قسم کے واقعات حضرت صاحب العصر والزماں کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے۔ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے کہ منشی صاحب کو سمجھائیں کیونکہ جتنے شکوک و اوہام ان کو حضرت کی نسبت ہو سکتے ہیں یا ہوتے ہیں سب کا جواب اسی واقعہ میں موجود ہے۔ ابن بطوطہ کی تحقیقات سے وہ دو سو برس پہلے کے ہیں مگر پوری قوت رکھتے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں' نہ عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ غار میں موجود ہیں مگر جب ابن بطوطہ داخل غار ہوتے ہیں نہیں ملتے۔ آنکھوں سے پوشیدہ ہیں مگر موجود ہیں۔ دوسری شکل میں باتیں کرتے ہیں اور یہ نہیں پہچانتے۔ ایک جگہ نہیں وہ دو جگہ ان کو ملے مگر نہ پہچانا۔ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ وہ نماز جو اہل سنت کی ہے۔

اب بتایئے وہ خطہ چین کیا ہوا جہاں کل دول یورپ کے سفیر گشت لگا رہے ہیں چپہ چپہ سے لوگ واقف ہیں خصوصاً جزیرہ اور غار مگر کسی کو پتہ نہیں چلتا اور رحلہ ابن بطوطہ میں موجود ہیں۔ قاضی شیخ الاسلام جانتے ہیں سب ان سے واقف ہیں۔ سلاطین' امراء' فقراء کو اسی غار سے دیتے ہیں مگر وہاں کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی جب غار میں جاتے ہیں تو ایک قصر عظیم الشان دکھائی دیتا ہے۔ ہم اس کو مکرر بتا آئے ہیں کہ حضرت اس طرح ہر موقع پر تشریف لاتے ہیں کہ معمولی انسان کے جامہ میں نظر آتے ہیں مگر کوئی پہچانتا نہیں۔

۲۔ ترجمہ: اور جب ہم جبل لبنان کے پاس پہنچے تو اس پر چڑھے وہاں ایک شیخ کو دیکھا کہ سویا ہوا ہے جب بیدار ہوا تو میں نے سلام کیا اور اس

نے اشارہ سے جواب دیا۔ ہم نے کلام کیا تو اس نے جواب نہیں دیا۔ اہل مرکب کچھ کھانے پینے کو لائے تو انکار کیا۔ ہم نے ان سے دعا چاہی تو انہوں نے اپنے لبوں کو حرکت دی اور ہم کو نہیں معلوم ہوا کیا کہا ان کے پاس نہ لوٹا تھا نہ ڈونچی نہ نعل۔ اہل مرکب کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی اس پہاڑ پر ان کو نہیں دیکھا ہم سب اس شب وہیں رہے۔ نماز عصر و مغرب ان کے ساتھ پڑھی۔ وہ نماز میں قرآن نہایت فصاحت سے پڑھتے تھے کچھ کھانے کو لائے تو نہیں قبول کیا بعد عشا ہم لوگوں کو اشارہ کیا کہ چلے جاؤ ہم رخصت ہو کر چلے آئے۔ دوبارہ جو گئے تو مارے خوف اور ہیبت کے ہم کچھ کلام نہ کر سکے اور اپنے اصحاب کے پاس چلے آئے۔ (رحلہ ابن بطوطہ جلد اول صفحہ ۱۹۹)

(صاحب کتاب صاحب العصر والزماں فرماتے ہیں) کیوں صاحب جہاز والے تو وہاں اکثر آیا جایا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا پھر ابن بطوطہ کو وہاں کہاں سے مل گئے جن کی خدمت میں اتنی دیر تک رہے۔ طلب دعا بھی کی ان کے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ اصل یہ ہے کہ اسرار خداوند عالم کو کوئی نہیں جان سکتا کہ وہ اپنے اولیاء کو کیا کیا کرامتیں عطا کرتا ہے اور ان سے کیا کیا کام لیتا ہے۔ ہماری عقول بشری ضعیف کمزور ہیں ہم کسی چیز کی کنہ و حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے اپنی کمزور عقل سے جس امر کو خلاف عادت سمجھتے ہیں اس سے انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اسی لئے خدا نے مومنین کی تعریف "یومنون بالغیب" قرار دی ہے کہ جن باتوں کی خبر خدا اور رسولؐ دیتا ہے اس کو بے چوں و چرا مان لیتے ہیں اور جن لوگوں کا ایمان نہیں درست ہوتا وہ کسی طرح نہیں مانتے۔

قطب' ابدال' اوتاد

۱۔ مگر افسوس آپ کو نہیں معلوم ایسے وجود آپ کے یہاں بکثرت مانے گئے ہیں چنانچہ کشاف اصطلاحات الفنون جلد دوم ص۱۱۶۹ ہے۔ و طائفہ افراد را تعداد نیست بسیار اندو از چشم مردم ظاہر مستور اند مگر آنکہ قطب الاقطاب و بعض اقطاب ایشا نراو انند و بینند۔

(ترجمہ) کہ طائفہ افراد کی کوئی انتہا نہیں ہے بہت ہیں اور چشم مردم ظاہر سے مستور ہیں مگر یہ کہ قطب الاقطاب بعض اقطاب ان کو جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں و عیسٰی والمہدی خارجان عنھم بل مکنومان من المفردین (صفحہ ۱۱۶۸) (ترجمہ) کہ حضرت عیسیٰؑ اور مہدیؑ اقطاب سے خارج ہیں بلکہ وہ دونوں مکتوم ہیں مفردین سے۔

۔ پھر لکھتے ہیں۔ و حضرت رسالت پناہ پیش از نبوت در افراد بوند و خضر نیزدر افراد اوامت افسوس کہ آپ کو ایک صاحب الامرؑ کی غیبت عن الابصار والحضور فی الامصار پر تعجب ہو رہا ہے حالانکہ اصطلاحات الفنون میں ہے صفحہ ۸۴۵ جلد ۲۔

در توضیح المذاہب میگوید مکتومان چہار ہزار تن الذکہ مستوری مانند.و اہل تصرف نیند اما اٹانکہ اہل حل و عقد و تصرف اندو امور از ایشان صادر گرد دو مقربان درگاہ اندسہ صد کس اند۔

پس حیف ہے کہ آپ چار ہزار آدمیوں کو تو پوشیدہ مانیں اور ایک امام عصر کے پوشیدہ ماننے میں یہ عذر ہو پھر اسی کتاب میں ہے۔ (ترجمہ) وہ انسان الکامل میں ہے غیب (پوشیدہ) رہنے والے مردوں میں سے اولاد آدم میں سے

بھی ہیں اور ان رجال غیبت میں عالم کی روحیں ہیں اور وہ ارواح چھ قسم کے ہیں اور اپنے مقام پر مختلف ہیں پہلی قسم سب سے بہتر ہے اس میں سے کامل افراد اولیاء ہیں جو کہ اپنے اولیاء کے ہوتے ہیں عالم کون (دنیا) سے غائب ہیں اس غیبت کا نام ... وہ پہچانے نہیں جاتے اور ان کی صفت نہیں بیان کی جا سکتی ہے اور وہ آدمیوں میں سے ہیں۔

پھر تعجب ہے کہ آپ کو اتنے آدمیوں کی غیبت اور پوشیدہ رہنے پر تو تعجب نہ ہوا اور حضرت مہدیؑ کی غیبت اور حضور فی الامصار پر یہ شکوک و اوہام ہوں۔

بے شک وہ اکیلے نہیں ہوتے تیس آدمی مخلصین کے ساتھ ہوتے ہیں مگر اسی طرح جیساکہ مذکور ہوا کہ سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں اور یہ امر تو گویا اتفاق فریقین ہے یعنی حضرات اہل سنت بھی اس کے قائل ہیں اور ان کو اصطلاح صوفیہ میں ابدال کہتے ہیں البتہ تعداد میں اختلاف ہے چنانچہ کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے صفحہ ۱۴۶ جلد اول۔

(ترجمہ) ابدال الف کو زبر دے کر بدل کی جمع ہے۔ و بدیل کی جمع ہے اور اسی طرح ب کو پیش دے کر بدلا جیساکہ تم جان چکے ہو اور مولوی عبدالغفور نفحات کے حاشیہ میں لاتے ہیں عرف صوفی میں ابدال مشترک لفظی ہے۔ کبھی اطلاق کرتے ہیں اس جماعت پر کہ صفات بد کو اچھی صفات میں تبدیل کر دیتے ہیں اور ان کی تعداد معین نہیں ہے اور کبھی اطلاق (کہتے ہیں) کرتے ہیں عدد معین پر یہ تقدیر کرتے ہوئے کسی عدد معین پر ان میں سے چالیس۔آدمی کو کہتے ہیں کہ یہ سب مخصوص صفت میں مشترک ہیں اور بعض ان میں سے سات پر اطلاق کرتے ہیں اور بعض اس میں کے اس پر

ہیں کہ اوتاد ابدال سے باہر ہیں اور بعض کا قول یہ ہے کہ اوتاد و ابدال میں شامل ہیں اور ابدال میں سے دوسرے دو امامان ہیں جو قطب کے وزیر ہیں دوسرا اس کا قطب ہے اور ان سات شخص کو ابدال اس بنا پر کہتے ہیں کہ جب ان میں سے ایک چلا جاتا ہے تو دوسرا حسب مرتبہ اس سے کم درجہ کا ہوتا ہے اس کی جگہ پر بیٹھتا ہے اور اس کے مرتبہ کی حفاظت کرتا ہے۔ ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ ان کو ابدال اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ان کو ایک قوت عطا کی ہے کہ جبکہ وہ کسی جگہ جانا چاہتے ہیں اور کسی سبب سے یہ چاہتے ہیں کہ ان کی صورت وہاں اس جگہ پر رہے تو اپنے جیسا مثالی آدمی اس جگہ پر اپنے بدلے رکھ دیتے ہیں اور وہ جماعت کہ انسان کے بدلے مثالی شخص بے ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ لوگ ان کو ابدال کہتے ہیں اور بہت سے اولیاء ایسے ہیں اور بعض تفاسیر میں ہے کہ ابو سعید سے پوچھا گیا ہے ابدال اور اوتاد کے بارے میں کہ ان میں سے کون افضل ہیں۔ جواب دیا اوتاد تو پوچھا کیسے انہوں نے کہا کہ ابدال ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتے رہتے ہیں اور اپنے مقام کو دوسرے مقام سے بدلتے رہتے ہیں اور اوتاد اپنے درجہ کمال کو پہنچ چکے ہیں اور ارکان ثابت ہوتا ہے اور وہ لوگ ہیں جن سے دنیا کا قوام ہے اور تمکین کے مقام پر ہیں۔

(ترجمہ)اور شیخ عزیز بن محمد نسفیؒ ' شیخ الشیوخ سعدالدین حموی قدس کتاب میں فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہلے کے دین میں ولی کا نام نہ تھا اور نبی کا نام تھا اور خدا کے مقربان جو کہ صاحب شریعت کے وارث بنتے تھے سب کو انبیاء کہتے تھے اور ہر دین

میں سے ہر ایک صاحب شریعت سے زیادہ تھا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام کے دین میں کئی پیغمبر تھے جو کہ ان کے وارث تھے اور مخلوق کو ان کے دین و شریعت کی طرف دعوت کرتے تھے اور اسی طرح حضرت نوحؑ کے دین میں اور حضرت ابراہیمؑ کے دین میں اور حضرت موسیٰؑ کے دین میں اور حضرت عیسیٰؑ کے دین میں تھا اور جبکہ نیا دین اور نئی شریعت جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر خدا کی طرف سے نازل ہوئی تو ولی کا نام جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین میں پیدا ہوا۔ خداوند تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت سے بارہ شخص کو انتخاب کیا اور ان کو وارث بنایا اور اپنے نزدیک ان کو مقرب کیا اور اپنی ولایت سے ان کو مخصوص کیا اور ان کو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نائب اور وارث بنایا۔ (کہ انہوں نے ان بارہوں کے بارے میں فرمایا) کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور ہماری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثل ہیں مگر آخری ولی کہ نائب آخری پیغمبر ہے اور بارہواں ولی اور بارہواں نائب اور خاتم اولیاء ہے اس کا نام مہدی صاحب الزماں ہے اور شیخ نے فرمایا کہ دنیا میں بارہ سے زیادہ اولیاء نہیں ہیں اور لیکن تین سو چھپن شخص کہ وہ رجال غیب ہیں ان کو اولیاء نہیں کہتے اور ان کو ابدال کہتے ہیں۔

ان چیزوں کا بیان جن پر از روئے قرآن ایمان و اعتقاد ہے مگر لوگوں کی نظروں میں نہیں

۱۔ سد سکندر اٹونی زبر الحدید حتّٰی اذا ساوٰی بین الصدفین قال انفخوا حتی اذا جعلہ ناراً قال اٰتونی افرغ علیہ قطراً فما اسطاعوا ان یظھروہ و ما استطاعوا لہ نقباً (الکھف:۹۶،۹۷)

(ترجمہ) اچھا تو مجھے کہیں سے لوہے کی سلیں لا دو چنانچہ وہ لوگ لائے اور ایک بڑی دیوار بنائی یہاں تک کہ جب دونوں گروں کے درمیان دیوار کو بلند کر کے ان کے برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اس کو آگ لگا کر دھونکو یہاں تک کہ جب اس کو دھونکتے دھونکتے لال انگارا بنا دیا تو کہا کہ اب ہم کو تانبہ لا دو کہ اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں۔ غرض وہ ایسی اونچی مضبوط دیوار بنی کہ نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے ہیں اور نہ اس میں نقب لگا سکتے ہیں۔

کیا آپ کو سد سکندر کا حال معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے حالانکہ قرآن مجید کی سورہ کہف میں کس تصریح سے خدا نے بتایا تو کیا کوئی جغرافیہ دان یا سیاح بتا سکتا ہے کہ وہ کون سا مقام ہے اور کہاں ہے تو اس کے نہ جاننے سے کیا آپ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ قرآن کا بیان غلط ہے۔

۲۔ بہشت شداد اِرَم ذاتِ العماد التی لم یخلق مثلھا فی البلاد (سورہ الفجر:۷،۸)

(ترجمہ) یعنی ارم والے دراز قد جن کا مثل تمام

دنیا کے شہروں میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا۔

بہشت شداد کا قصہ قرآن میں موجود ہے مگر کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے حالانکہ کل مورخین کا بیان ہے کہ وہ صحاری عدن میں ہے اور ایک شخص عبداللہ بن قلابہ بعہد معاویہ اس میں داخل بھی ہوا مگر پھر کسی کو اس کا حال نہ معلوم ہوا۔ ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۵۸۳ ایسے ہزاروں اسرار الہی قرآن مجید میں موجود ہیں اور کسی فرد کو بجز انبیاء و ائمہ کے ان کا حال نہیں معلوم تو کیا اس وجہ سے کہ کسی جغرافیہ دان یا سیاح کو نہیں معلوم آپ اس سے انکار کر دیں گے۔

احقاف (عرب) میں دس فرسخ لمبے دس فرسخ چوڑائی میں بنی ہے۔ دیوار جزع یمانی (سفید کالی لکڑی) کی ہے۔ اس پر چاندی کی تختیوں میں سونا ملایا ہوا ہے۔ اس میں ایک لاکھ قصر بنے ہیں اس کے کھمبے زبرجد اور یاقوت کے سو ہاتھ لمبے ہیں درمیان میں نہر جاری ہے نہر سے چھوٹی نہریں قصر تک بنائی گئی ہیں کنکریاں سونے جواہر و یاقوت کی ہیں۔

اصحاب کہف

ام حسبت ان اصحب الکهف والرقیم کانو من ایاتنا عجبا (الکهف ۹)

(ترجمہ) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔ واخرج ابن مردویہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اصحاب کہف اعوان المہدی (تفسیر در منثور سیوطی جلد ۴ صفحہ ۲۱۵) (ترجمہ) یعنی ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا اصحاب کہف اعوان مہدی علیہ سے ہوں گے پھر بروے قرآن مجید تصدیق قصہ اصحاب

کہف و رقیم ضروری ہے مگر افسوس کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔

الیاسؑ و خضرؑ

و ان الیاس لمن المرسلین (والصفات:۱۲۳) (ترجمہ) اور اس میں بھی شک نہیں کہ الیاس یقیناً پیغمبروں میں سے تھے۔

حاشیہ: حضرت الیاسؑ بن یاسین بن یشا ابن نقاخ بن العزار بن ہارون اور خضرؑ دونوں پیغمبر زندہ ہیں اور جو احکام خدا ان کے متعلق ہوتے ہیں ان کو پورا کرتے ہیں مگر لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ حضرت خضرؑ دریاؤں پر تعینات ہیں اور حضرت الیاسؑ جنگلوں اور پہاڑوں پر یہ دونوں حضرات موسم حج میں آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے۔

پسران یعقوبؑ کا اپنے برادر یوسفؑ کو دیکھنا اور نہ پہچاننا

صاحب العصرؑ مثل یوسفؑ کے

وَ جَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (یوسف:۵۸)

(ترجمہ) اور (یوسفؑ) کے بھائی جب آئے تو یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا اور وہ لوگ (ان کے بھائیوں نے یوسف) کو نہیں پہچانا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ کا قول ہے کہ اس امر کا صاحب حضرت یوسفؑ کا شبیہہ ہے۔ یہ اہل سنت ... اس امر کا انکار کیوں کرتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی عاقل و دانشمند اور پیغمبروں کے اسباط تھے۔ یہ سب حضرت یوسفؑ کے پاس گئے اور ان سے کلام اور سودا و معاملہ کیا اور

باوجودیکہ ان کے بھائی تھے۔ ان کو نہ پہچانا تا ایں کہ خود انہوں نے بتایا کہ میں یوسفؑ ہوں۔ پس اس امت حیران کو اس امر میں کیا انکار ہے کہ حق تعالیٰ کو کسی وقت یہ منظور ہو کہ اپنی حجت کو ان سے پوشیدہ رکھے اور وہ ان کے درمیان تردد کرے اور ان کے بازاروں میں راہ چلے اور ان کے فرشوں پر قدم رکھے مگر یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں تاآنکہ حق تعالیٰ اس کو اجازت دے کہ وہ خود ان کو اپنے سے آگاہ کرے جیساکہ حضرت یوسفؑ کو اجازت دی تھی کہ اپنے بھائیوں کو اپنے سے آگاہ کریں۔

حکایت دیگر

(ترجمہ) وہ کہتے ہیں کہ شیخ علاؤالدین خوارزمی رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک رات کو بلاد شام کے ایک شہر میں بعد نماز عشاء میں خلوت میں بیٹھا تھا۔ دروازہ اندر سے بند تھا میں نے وہاں اپنے پاس دو آدمیوں کو پایا۔ انہوں نے کہا کہ اے شیخ کیا کر رہے ہو تنہائی میں۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیونکر آ گئے۔ دروازہ تو بند تھا۔ کچھ عرصہ تک انہوں نے مجھ سے گفتگو کی اور آپس میں ہم نے فقراء کا ذکر کیا۔ انہوں نے شام کے ایک آدمی کا ذکر کیا اور اس کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ بڑا نیک آدمی ہے۔ معلوم نہیں کس طرح غیب سے اس کو رزق پہنچتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ہمارا اسلام اپنے دوست عبداللہ یافعی کو پہنچا دینا میں نے ان سے کہا کہ تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ وہ حجاز میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اوپر کچھ مخفی نہیں۔ پھر وہ اٹھے اور محراب کی طرف چلے میں [illegible] کہ نماز پڑھنے گئے ہیں لیکن وہ دیوار میں سے چلے گئے۔

مؤلف : اگر امام مہدی مثل مذکورہ دو شخصوں کے ہر جگہ پہنچیں اور ہر جگہ کی خبر رکھیں اور لوگوں کو پہچانیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

جامع امویہ دمشق میں امام مہدیؑ کی حسن عراقی سے ملاقات

(ترجمہ) یعنی شیخ حسن عراقی کہتے ہیں کہ ہم جامع مسجد بنی امیہ میں داخل ہوئے تو ایک شخص کو کرسی پر ذکر مہدیؑ کرتے سنا جس سے حضرت کی محبت ہمارے دل میں گھر کر گئی اس روز سے برابر دعا کرتے رہے کہ حضرت سے ملاقات ہوتی۔ سال بھر کے بعد ایک روز بعد مغرب مسجد جامع میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو عجمی عمامہ باندھے تھا اور میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر کہا کس لئے ہماری ملاقات کی دعا کرتے ہو میں نے کہا آپ کون ہیں فرمایا میں مہدیؑ ہوں۔ ہم نے ہاتھوں کا بوسہ دیا اور اپنے گھر لے گیا۔ سات روز آپ رہے اور ذکر کی تعلیم کی اور فرمایا ایک روز روزہ رکھو دوسرے روز افطار کر اور ہر شب کو پانچ سو رکعت نماز پڑھا کر ساتویں روز ہم سے رخصت ہوئے اور فرمایا اب تو کسی کے ساتھ نہ ملنا اور جو کچھ تجھے ہم سے ملا ہے اس پر قناعت کر اب بلا فائدہ کسی کا احسان نہ اٹھا ہم دروازہ تک پہنچانے گئے۔ آپ نے کہا بس یہیں سے ہم وہیں پر کئی برس تک پڑے رہے۔ اس کے بعد شعرانی نے ان کی سیاحت کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے حضرت کی عمر دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس وقت چھ سو بیس برس ہمارا سن ہے اور حسن عراقی کہتے ہیں۔ اس واقعہ کو سو برس ہو چکے ہیں۔ اس حکایت کو ہم نے سید علی الخواص سے بیان کیا تو انہوں نے بھی اس بارے میں موافقت کی۔ (صاحب رسالہ صاحب العصر والزماں کہتے ہیں) اب

کیجئے کیا اس کے بعد بھی آپ یہی کہیں گے کہ کوئی شخص ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا جو یہ کہے کہ میں نے امام کو دیکھا ہے۔ کیونکہ اب اس سے بڑھ کر کون شاہد ہو سکتا ہے جو کہتا ہے حضرت اس کے گھر سات روز رہے اور فرمایا میں مہدی ہوں مگر آپ کیا کریں حق سے انحراف کرنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ اس حکایت کو انہوں نے مختصر طور پر کتاب الیواقیت والجواہر میں بھی لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۸۸ مطبوعہ مصر)

فیکون الی وقتنا ھذا و ھو سنته ثمان و خمسین سبعمائته سنته (۷۰۶) وست و ستون مکف اخزلی الشیخ العراقی اعدلون فوق کرم الرشیق المطل علی ابرکته الطرس عبد مصر یعنی اس وقت کہ ۹۵۸ھ سے حضرت کا سن مبارک ۷۰۶ برس ہے جیساکہ شیخ حسن عراقی نے خبر دی۔

فصل ہشتم

دیگر سفراء و مردمان جنہوں نے امام زماںؑ کو دیکھا

۱۔ حکیمہ خاتون آپ حضرت امام حسن عسکری علیہ کی پھوپھی تھیں۔ آپ امام عصرؑ کی ولادت کے وقت موجود تھیں۔ ولادت کے بعد بھی کئی مرتبہ امام زمانؑ کو دیکھا تھا۔ آپ کی قبر سامرہ میں روضہ کے اندر بائیں پائنتی صندوق کے موجود ہے۔

۲۔ عثمان ابن سعید اسدی اول نائب آپ کی عدالت و امانت پر حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ نے نص فرمائی تھی اور شیعوں سے

ارشاد کیا تھا جو کچھ کہ وہ کہتا ہے حق ہے اور ہماری جانب سے کہتا ہے۔
آپ کی قبر بغداد میں بوسرائے کی طرف ہراج بازار میں ہے۔

۳۔ ابو جعفر محمد بن عثمان (نواب دوم متوفی ۳۰۵ھ) اپنے باپ

(عثمان بن سعید) کے مرنے کے بعد اس کا قائم مقام ہوا۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کی نص کے سبب اور نیز اس کے باپ کے نص کے سبب جو کہ حضرت صاحب الامرؑ کی جانب سے تھی۔ آپ کی قبر بغداد میں باب الشیخ قرب عبدالقادر جیلانی ہے۔

۴۔ ابوالقاسم حسین ابن روح نوبختی (نواب سوم، متوفی شعبان ۳۲۶ھ)

محمد بن عثمان نواب دوم کی وفات کا وقت نزدیک آیا اس نے بزرگان شیعہ کو طلب کیا۔ سبھوں سے کہا کہ اگر میری اجل آئے نیابت و سفارت ابوالقاسم حسین ابن روح نوبختی سے متعلق ہے اور میں صاحب الامر کی جانب سے مامور ہوا ہوں کہ اس کو نائب کروں۔ آپ کی قبر بغداد میں بازار شورجہ میں ہے۔

۵۔ شیخ جلیل علی بن محمد سمری (نواب چہارم، متوفی شعبان ۳۲۹ھ)

اور (حسین بن روح نے) حضرت صاحب الامر کے حکم کے مطابق علی بن محمد سمری کو اپنا وصی و قائمقام کیا۔ یہ آخری نواب تھے۔ آپ کی قبر بغداد میں شروع بازار براثہ میں ہے۔

۶۔ محمد بن جعفر اسدی، ۷۔ حاجز، ۸۔ شاہ محمد بن ماہیار، ۹۔ قاسم بن علاء

یہ اندھا تھا۔ امام زماں کے معجزہ سے مرنے سے سات دن پہلے اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

۱۰۔ زہری

نواب دوم محمد بن عثمان کے توسط سے امام زماںؑ کو دیکھا قبل سوال کے امام زمانہؑ نے فرمایا کہ ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جو کہ نماز مغرب میں تاخیر کرے تاآنکہ آسمان پر بہت سے ستارے ظاہر ہوں اور ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو کہ نماز صبح میں تاخیر کرے تاآنکہ ستارے زائل و برطرف ہو جائیں۔

۱۱۔ شخص لامعلوم اہل مدائن

آپ نے مکہ میں امام زمانؑ کو دیکھا ان کے سامنے ایک فقیر کو ایک سنگریزہ اٹھا کر دیا جو طلا ہو گیا۔ وہ تقریباً بیس مثقال کا تھا۔ فقیر کو دے کر چلے گئے بعد کو آپ کو خیال ہوا کہ یہ امام زماںؑ تھے وہ امام زماںؑ ہر سال زمانہ حج میں مکہ میں تشریف لاتے ہیں۔

۱۲۔ حسین (عموی حسن ابن حمدان ناصر الدولہ)

آپ کو شکار کے سلسلہ سے امام زمانؑ سے ملاقات ہوئی قم کی حکومت کی بشارت دی اور خمس کا مال محمد بن عثمان عمروی کو سپرد کیا۔ پھر ناصر الدولہ کو بھی امام زمانہ کا یقین ہو گیا۔

۱۳۔ احمد بن اسحٰق

آپ کو حضرت امام حسن عسکریؑ نے قبل سوال کے حضرت امام صاحب العصر والزماںؑ کو

دکھلایا۔

۱۴۔ یعقوب بن منقوش آپ نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا کہ آپ کے بعد کون امام ہو گا حضرت نے پردہ اٹھانے کا حکم دیا ایک لڑکا باہر آیا قد پانچ بالشت، پیشانی کشادہ آنکھیں روشن درخشاں چہرہ وغیرہ وہی امام زمانہؑ تھے۔

۱۵۔ محمد بن معاویہ، ۱۶۔ محمد بن ایوب، ۱۷۔ محمد بن عثمان عمروی ان تینوں حضرات کو امام حسن عسکریؑ نے امام زمانؑ کو دکھلایا اور اس وقت دولت سرا میں چالیس شخص تھے اور فرمایا کہ ہمارے بعد یہ تم لوگوں کا امام اور میرا خلیفہ ہو گا اطاعت کرنا۔

۱۸۔ محمد بن صالح قنبری جب جعفر کذاب نے میراث میں تنازعہ کیا تو امام زماں گوشہ سے نکل کر فرمایا کہ تو میرے حق کا متعرض ہوتا ہے پھر غائب ہو گیا۔

۱۹۔ اسمٰعیل نوبختی آپ امام حسن عسکریؑ کی وفات کے قریب بیٹھے تھے دیکھا امام زمانؑ آئے اور اپنے ہاتھ سے آب مصطکی کو پدر بزرگوار کو پلایا۔

۲۰۔ عقیدہ خادم امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ گھر میں جو لڑکا (امام زمانؑ) سجدہ میں ہے اس کو میرے پاس بلا لاؤ وہی امام زمان تھے۔

۲۱۔ والد محمد بن عثمان امام حسن عسکریؑ نے آپ کے ذریعہ امام زمانؑ کے عقیقہ کا بندوبست بہت سے

گوسفند دس ہزار رطل وغیرہ کا کام سپرد کیا۔

۲۲۔ نسیم کنیز ۲۳۔ ماریہ کنیز یہ دونوں کنیزیں حضرت امام حسن عسکری کی تھیں۔ امام زمان کی ولادت کے وقت موجود تھیں۔

۲۴۔ ابوالادیان یہ امام حسن عسکری کی وفات کے قریب کے خطوط اہل مدائن کو پہنچانے گیا تھا۔ پندرہ دن کے بعد واپس ہوا۔

۲۵۔ جماعت اہل قم خطوط و مال برائے امام حسن عسکری لائے تھے لیکن وہ فوت کر گئے تھے۔ امام زمان نے عقیدہ خادم کے ذریعہ سب طلب کر لیا۔

۲۶۔ رشیق ۲۷۔ احمد بن عبداللہ ۲۸۔ دوسرا دوست یہ لوگ امام زمان کی تلاش میں گئے صفحہ ۳۶،۳۵ پر ملاحظہ ہو۔

۲۹۔ سیما یہ خلیفہ عباس کا خادم تھا۔ امام حسن عسکری کی وفات کے بعد آیا اور آپ کے گھر کا دروازہ توڑ دیا۔ امام زمان نیزہ لئے ہوئے باہر نکلے۔

۳۰۔ احمد بن اسحاق ۳۱۔ سعد بن عبداللہ یہ دونوں اصحاب خاص سے تھے۔ حضرت امام حسن عسکری کے پاس گئے۔ وہاں امام زمان کو دیکھا۔

۳۲۔ غانم ہندی یہ کشمیر کے رہنے والے وہاں کے بادشاہ کے مقربین میں سے تھے۔ یہ سب چالیس آدمی تھے۔ توریت، زبور، انجیل و صحف ابراہیمؑ پڑھے ہوئے تھے۔ دین اسلام کی تلاش و پیغمبرؑ کی تلاش میں کشمیر سے کابل پھر بلخ میں حسین ابن اکیب اصحاب امام حسن عسکریؑ سے مباحثہ کر کے دین اسلام قبول کیا پھر ۲۶۱ھ میں قم آیا پھر بغداد، پھر سامرا پہنچا وہاں ناگاہ امام زمانؑ آئے اور میرا نام جو ہند میں تھا لے کر مخاطب ہوئے امامؑ نے زبان ہندی میں بات کی مفصل حال حق الیقین صفحہ ۴۱۳، ۴۱۴ پر ہے۔

۳۳۔ ابن ہشام جعفر بن محمد بن قولہ یہ استاد شیخ مفید نے اپنا نائب بنا کر سن تین سو سینتیس ۳۳۷ھ میں حج کے لئے مکہ روانہ کیا تھا تاکہ وہاں نصب حجر اسود کے وقت امام زمانؑ کو دیکھیں اور میرا پیغام دیں۔ امامؑ نے جواب میں فرمایا کہ صحت ہو گی تیس برس کے بعد وفات ہو گی مفصل بیان حق الیقین صفحہ ۴۱۶ تا ۴۱۸ ملاحظہ ہو۔

۳۴۔ ایک ہمدانی یہ حج کر کے واپس ہوئے قافلہ سے چھوٹ گئے۔ امام زمانؑ کے پاس پہنچے انہوں نے غلام سے ایک کیسہ اشرفی دلوائی اور یہ معجزہ ہمدان کے پاس اسد آباد تک پہنچا دیا۔ (حق الیقین صفحہ ۴۱۸ تا ۴۱۹)

۳۵۔ محمد بن ابراہیم یا علی ابن ابراہیم آپ نے بیس حج اس خیال سے کئے کہ امام زماں کا شرف حاصل ہو مگر میسر نہ ہوا پھر خواب میں بشارت ہوئی کہ اس سال حج کو آؤ امام زمانؑ سے ملاقات ہو گی۔ میں حج کو گیا اور بالائے

عتبہ میں آپ سے ملاقات ہوئی (حق الیقین صفحہ ۴۲۰/۴۳۰)

۳۶۔ عثمان بن سعید عمروی' ۳۷۔ ابن عثمان بن سعید عمروی' ۳۸۔ حاجز' ۳۹۔ بلالی' ۴۰۔ عطار' ۴۱۔ عاصمی (کوفہ سے)' ۴۲۔ ابراہیم بن مہر یار (اہواز)' ۴۳۔ احمد اسحاق (قم)' ۴۴۔ محمد بن صالح (ہمدان)' ۴۵۔ بسامی (اہل رے)' ۴۶۔ محمد بن عبداللہ (رے سے)' ۴۷۔ قاسم بن علا (آذر بائیجان)' ۴۸۔ محمد بن شاذان (نیشاپور سے) یہ سب وکلا تھے اور وکلا کے سوا جو لوگ حضرت کی خدمت سے مشرف ہوئے وہ یہ ہیں۔ ۴۹۔ ابوالقاسم بن ابی جالس' ۵۰۔ ابو عبداللہ کندی' ۵۱۔ ابو عبداللہ جنیدی' ۵۲۔ ہارون قزازوصلی' ۵۳۔ ابوالقاسم دبیس' ۵۴۔ ابو عبداللہ بن فروخ' ۵۵۔ مسرور طباخ آزاد کردہ حضرت امام علی نقیؑ' ۵۶۔ احمد بن حسن' ۵۷۔ محمد برادر احمد بن حسن' ۵۸۔ اسحاق کاتب نوبخت سے' ۵۹۔ صاحب پوستین ہا' ۶۰۔ صاحب سرو سربکہر' ۶۱۔ محمد بن کشمرد (ہمدان) ۶۲۔ جعفر بن حمدان (ہمدان)' ۶۳۔ محمد بن ہارون بن عمران (ہمدان)' ۶۴۔ حسن بن ہارون (دینور)' ۶۵۔ احمد برادر شاہ حسن بن ہارون (دینور)' ۶۶۔ ابوالحسن (دینور)' ۶۷۔ ابن بادشالہ (اصفہان)' ۶۸۔ زیدان (صیمرہ)' ۶۹۔ حسن بن نضر (قم)' ۷۰۔ محمد بن محمد (قم)' ۷۱۔ علی بن محمد بن اسحاق (قم)' ۷۲۔ حسن بن یعقوب (قم)' ۷۳۔ قاسم بن موسیٰ (رے)' ۷۴۔ ابن قاسم بن موسیٰ (رے)' ۷۵۔ ابو محمد ہارون (رے)' ۷۶۔ صاحب سنگریزہ (رے)' ۷۷۔ علی بن محمد (رے)' ۷۸۔ محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ مدفون بغداد کنارہ دجلہ قرب جسر عتیق (مامون جسر) اہل رے سے تھے۔ ۷۹۔ ابو جعفر روگر (رے)' ۸۰۔ مرداس (قزوین)' ۸۱۔ علی بن احمد (قزوین)' ۸۲۔ ' ۸۳۔ دو

شخص اسم لا معلوم (قابس سے)، ۸۴۔ ابن خالویہ (شہر زور سے)، ۸۵۔ مجروح (فارسی)، ۸۶۔ صاحب ہزار دینار و صاحب مال و رقعہ سفید (مرو)، ۸۷۔ ابو ثابت (مرو)، ۸۸۔ محمد بن شعیب بن صالح (نیشاپور)، ۸۹۔ فضل بن یزید (یمن سے)، ۹۰۔ حسن جعفری (یمن)، ۹۱۔ ابن الاعجمی (یمن)، ۹۲۔ شمشاطی (یمن)، ۹۳۔ صاحب مولو دین (مصر)، ۹۴۔ صاحب المال (مصر)، ۹۵۔ ابو رجا (مکہ) ۹۶۔ محمد بن وجنا (نصیبین)، ۹۷۔ خضینی (اہواز)۔

مولف رفع شکوک احمد بن اسحاق ۲۳/۱۳ و ابراہیم بن مہزیار ۳۲/۳۵ و عاجز ۳۸/۷ و عثمان بن سعید ۳۶/۲ و بن عثمان ۳۷/۳ و قاسم بن علا ۴۷/۹ شاید دو دو مرتبہ لکھے گئے ہیں۔

۹۸۔ اسمٰعیل ہرقلی نواح حلہ ہرقل قریہ کے رہنے والے تھے ان کے بائیں ران میں پھوڑا ہو گیا حلہ بغداد کے اطباء نے جواب دے دیا تھا۔ آپ سامرا گئے تضرع و زاری کی دجلہ سے غسل کر کے باہر آئے دو سوار ملے ایک نے ان کے ران کے پھوڑے کو فشار دیا پس خوب اچھے ہو گئے۔

۹۹۔ سید محمد بن جناب سید عباس آپ جبل عامل قریہ جب شیت کے رہنے والے تھے۔ عسکری (فوجی) داخلہ کے خوف سے گھر سے نکل کر نجف اشرف مجاور ہو گئے۔ قبلہ کی طرف بالائے حجرہ میں رہتے تھے۔ ایک ماہ عریضہ دینے کے بعد امام زمانہ سے ملاقات ہوئی۔

۱۰۰۔ سید محمد جبل عاملی مشہد مقدس گئے وہاں بہت تنگی سے رہے پھر روانہ ہوئے راہ بھول گئے

ایسے میدان میں جہاں صرف جنگل تھا۔ ایک بلندی پر آب ملا وضو کیا نماز پڑھی صحرائی جانور دیکھے پھر ایک سوار آیا اس نے کہا تمہارے پیچھے تین جزیرے ہیں کہلایا ہمراہ آئے وہی امام زمان تھے۔

۱۰۱۔ سید عطوه حسنی — امام زمان نے اپنے ہاتھ بڑھا کر مس کر دیا اس کا مرض جاتا رہا۔

۱۰۲۔ سید رضی — آپ قید تھے۔ امام زمان کو خواب میں دیکھا گریہ و زاری آپ نے فرمایا کہ دعا عبرات در کتب منہاج ہے۔ پڑھو میں نے پڑھی رہا ہو گیا۔

۱۰۳۔ ابوالحسن بن ابی البغل — کاظمین کے روضہ کے باہر شب میں پڑے تھے ایک شخص (امام) آئے تمام ائمہ پر صلوات پڑھ کر نماز پڑھ کر چلے گئے۔

۱۰۵۔ شریف عمر بن حمزه — امام زماں آئے اور دعا کی مرض سے شفا ہو گئی۔

۱۰۶۔ ابو راجح حمامی — حلہ کا باشندہ تھا حاکم وقت نے اتنا مروایا کہ قابل مرگ تھا۔ امام زماں نے شب میں ہاتھ سے مس کیا سب زخم اچھا ہو گیا۔

۱۰۷۔ مرد (کاشانی) — بہت مریض تھا وادی السلام میں مقام صاحب الزمان میں امام زماں آئے اور کہا کہ شفا ہو گی تندرست ہو گیا۔

۱۰۸۔ محمد بن عیسیٰ بحرینی — وزیر ناجی و انار سو سانچہ کا پتہ امام علیہ السلام نے دیا اس کی حکایت

طویل ہے منتہی الامال دوم صفحہ ۳۱۹ پر رجوع کرنا چاہیے۔

۱۰۹۔ سید ابوالقاسم شیعہ اور رفیع الدین سنی سے ہمدان کی مسجد عتیق میں مناظرہ ہوا آخرالامر طے ہوا کہ جو شخص داخل مسجد اول ہو فیصلہ کرے گا کہ کون مذہب حق ہے۔ ایک نوجوان (امام زمانؑ) خوبصورت داخل ہوا۔ صرف دو بیت پڑھی آخر سنی مسلمان ہو گیا۔

۱۱۰۔ حر عاملی صاحب وسائل الشیعہ آپ شدید مرض میں مبتلا تھے خواب میں تمام ائمہ اطہار کو دیکھا امام زمانؑ نے فرمایا کہ تو نہ مرے گیا تندرست ہو گئے۔

۱۱۱۔ مقدس اردبیلی آپ ایک شب حرم امیرالمومنینؑ میں گئے قفل کھل گئے۔ جناب امیرؑ سے مسئلہ پوچھا ان کا حکم سے مسجد کوفہ محراب امیرالمومنینؑ میں گئے اور وہاں امام زمانؑ سے مسئلہ دریافت کیا۔

۱۱۲۔ متوکل بن عمر آپ نے امام زمانؑ کو مسجد اصفہان ورطنائی پر دیکھا اور سوال جواب و کتاب کیا آپ نے فرمایا جناب تاج کو کتاب تمہارے لئے دی ہے۔

۱۱۳۔ فاضل میرزا محمد استر آبادی آپ حالت طواف میں تھے کہ امام زمانؑ نے ایک پھول عمدہ عطا کیا اس کا موسم نہ تھا۔

۱۱۴۔ شیخ قاسم آپ ایام حج میں سو گئے قافلہ دور چلا گیا بیدار ہوئے چند بار یا ابا صالح کہا امام زمانؑ عرب کی شال میں

اونٹ پر آگے بٹھا کر (قافلہ تک) پہونچا دیا۔

۱۱۵۔ مدرسی حلہ روغن فروش

یہ روغن کے لئے باہر گئے قافلہ چلا گیا بیدار ہوئے میدان لق و دق درندہ جانور تھے ایک بلندی پر گئے اپنے تینوں خلیفہ سے استغاثہ کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ان کی مادر شیعہ مومنہ تھیں انہوں نے بیان کیا تھا کہ اگر کوئی راہ گم کر دے تو یا ابا صالح کہہ کر استغاثہ کرے امام زمان آئیں گے۔ میں نے دعا کی اگر آپ مدد کریں گے تو میں مادر کے دین پر ہو جاؤں گا استغاثہ کیا دیکھا کہ ایک مرد سبز عمامہ باندھے میرے ساتھ چل رہا ہے اور فرمایا کہ اس راہ جاؤ بہت جلد قریہ میں پہنچو گے جو شیعہ ہیں اور یہ کہتے چلے گئے کہ ہزاروں آدمیوں کا استغاثہ پورا کرتا ہے۔

۱۱۶۔ سید مہدی بحرالعلوم

کہ میں آپ کے پاس امام زمان آئے اور ایک حوالہ دیا انہوں نے نوکر کو دیا اور کہا کہ کوہ صفا پر صراف کے پاس لے جاؤ نوکر گیا صراف نے معہ حمل سکہ فرانسیسی پھر دوبارہ دیکھا کہ وہاں کوئی صراف نہیں ہے۔ سید بحرالعلوم سے سرداب سامرہ میں بھی بات چیت امام زمان سے ہوئی تھی۔

۱۱۷۔ صادق دلاک

نجف میں پدر پیر کی خدمت کرتا تھا ہر شب چہار شنبہ مسجد سہلہ جاتا تھا آخری شب چہار شنبہ دیر سے گھر سے راستہ میں بدوی عرب کی شکل میں امام زمان سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے پدر کی خدمت کی وصیت کی۔

۱۱۸۔ شیخ حسین آل رحیم

آپ کو سل کا مرض تھا فقر بھی تھا چالیس شب مسجد سہلہ تشریف لے گئے آخری شب امام زمان سے ملاقات ہوئی ذرا سا قہوہ پیکر بقیہ واپس کر دیا پینے کے بعد شفا ہو گئی ان کے ساتھ جناب مسلم آئے فقر دور ہو گیا شادی ہو گئی۔

۱۱۹۔

ایک قافلہ حلہ سے کربلا زیارت کو آتا تھا طائفہ عرب عنیزہ لوٹ لیتا تھا ایک مرتبہ امام زمانؑ سوار کی شکل میں ظاہر ہو کر فرمایا کہ میں نے سب عرب عنیزہ کو دور کر دیا کربلا کی زیارت کو جاؤ اور لوگ آنے جانے لگے۔

۱۲۰۔ سید صالح رشتی ۱۲۸۰ھ

حج کے لئے تبریز سے روانہ ہوئے ترکیہ میں قافلہ سے جدا ہو گئے ناگاہ ایک باغبان کی شکل میں امام زمانؑ آئے اور جامعہ و عاشورہ و نافلہ پڑھنے کی ہدایت کی اور قافلہ تک پہنچا دیا۔ (مفاتیح الجنان ص ۱۵۵)

۱۲۱۔ حاجی علی بغدادی

آپ گھر سے کاظمین جاتے وقت شب جمعہ ملاقات ہو گئی اور چند مسئلہ پوچھا جواب دیا (مفاتیح الجنان صفحہ ۴۸۵)

مؤلف

سید علی بن طاؤس نے روایت کی ہے کہ میں ۶۳۷ھ ہجری میں ماہ ذی قعدہ کی شب سیزدہم کی صبح کو سامرہ میں تھا اور حضرت صاحب الامرؑ کی آواز میں نے سنی کہ شیعیان زندہ و مردہ کے لئے دعا فرماتے تھے اور مجملہ دعائے آنحضرت کے یہ کلمات بھی تھے کہ ان کو زندہ کر یا باقی رکھ۔ ہماری عزت و ہماری بادشاہی اور ہمارے ملک اور ہماری دولت میں۔

رجعت کے بیان میں

فصل اول

ان آیات کا بیان جو رجعت کے متعلق ہیں

رجعت جاننا چاہئے کہ مذہب شیعہ کے امور اجماعی سے بلکہ ملت حق اور فرقہ ناجیہ کے ضروریات دین سے رجعت کا حق ہونا ثابت ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت قائم کے زمانہ میں بہت سے نیک کرداروں کا ایک گروہ اور بہت سے بدکاروں کا ایک گروہ دنیا میں پھر آئے گا۔ نیک کرداروں کا گروہ اس لئے دنیا میں پھر آئے گا کہ اپنے اماموں کی دولت و سلطنت دیکھنے کے سبب ان کی آنکھیں روشن ہوں اور ان کی نیکیوں کی بعض جزائیں دنیا میں ان کو ملیں۔ بدکاروں کا پھر آنا عقوبت و عذاب دینا کے لئے ہے اور نیز اسی لئے کہ اہلبیت کو جس دولت کا حاصل ہونا نہ چاہتے تھے اس سے ہزاروں حصے زیادہ مشاہدہ کریں اور شیعیان دیندار ان سے اپنا انتقام لیں۔ باقی تمام لوگ اپنی قبروں میں رہیں گے تاآنکہ قیامت میں محشور ہوں۔ جیسا کہ بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ زمان رجعت میں نہ پھرے گا مگر وہی شخص جو کہ محض ایمان رکھتا ہو یا محض کفر۔ ولیکن باقی تمام لوگ پس ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اکثر علمائے امامیہ نے جیسے شیخ محمد ابن بابویہ کے رسالہ اعتقاد میں اور شیخ مفید اور سید مرتضیٰ و شیخ طبرسی و سید

ابن طاؤس وغیرہ بزرگان علمائے شیعہ کے رجعت کے حق ہونے پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔ و ابن بابویہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ فرماتے تھے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کہ ہماری رجعت کا ایمان اعتقاد نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانے۔

۱۔ وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجاً مِمَّنْ یُکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا یُوْزَعُوْنَ (النمل:۸۳)

(ترجمہ) جس دن ہم ہر امت سے ایک ایسے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے زندہ کر کے جمع کریں گے پھر ان کی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کریں گے۔

اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے۔ جس کا ذکر احادیث میں مجملاً یوں ہے کہ امام آخرالزمانؑ کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو ان کے سچے دوست یا پکے دشمن تھے زندہ کرے گا کہ وہ لوگ ثواب و عذاب اخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگذاریوں یا کارستانیوں کا عوض دنیا میں دیکھ لیں اور یہ مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے ہم ایک گروہ کو جمع کریں گے اور یہ بات قیامت میں نہ ہو گی بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ کئے جائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے۔ حَشَرْنٰھُم فَلَمْ نُغَادِرْ مِنھُم اَحَدًا (الکہف:۴۷) ہم ان سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔

۲۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَهٗ عَلَی

الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (توبہ:۳۳)

(ترجمہ) وہی تو وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول محمدؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ مبعوث کر کے بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔

یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے۔ فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مراد مہدیؑ ہیں جو اولاد حضرت فاطمہؑ سے ہوں گے اور اس کی موید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور در منثور وغیرہ میں سعید ابن منصور اور ابن منذر اور بیہقی نے اپنے اپنے سنن میں حضرت جابر سے اور عبد بن حمید اور ابو شیخ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ یہ اس وقت ہو گا جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی نہ اور مذہب والا اور اس وقت بکری بھیڑیے سے نہ ڈرے گی اور گائے شیر سے بے خوف اور انسان سانپ سے مطمئن نہ چوہے کو تھیلی کاٹنے کی مجال ہو گی اور نہ اس زمانہ میں جزیہ کا گزر ہو گا بلکہ یا اسلام یا قتل صلیب توڑ ڈالی جائے گی سور مار ڈالے جائیں گے یہ وقت ہو گا جب حضرت عیسٰیؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ (تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ و تفسیر کبیر اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کا نزول اس وقت ہو گا جب امام آخرالزماںؑ حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے۔

۳۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (النمل:۸۲)

(ترجمہ) یعنی جبکہ خدا کا عذاب ان پر واقع ہو جاتا ہے کہ جس وقت کہ قریب بہ قیامت ان پر عذاب نازل ہو ہم ان کے ایک دابہ کو زمین

سے باہر نکالیں گے جو کہ ان سے کلام کرے گا بدرستیکہ لوگ ایسے تھے کہ ہماری آیتوں کا یقین نہ رکھتے تھے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اس دابہ سے حضرت امیرالمومنین مراد ہیں کہ قریب بہ قیامت ظاہر ہوں گے۔ حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ان کے پاس ہو گی۔ اس عصا کو مرد مومن کی دونوں آنکھوں کے درمیان ماریں گے اور نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے یقیناً اور اس انگوٹھی کو کافر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ماریں گے اور نقش ہو جائے کہ یہ کافر ہے یقیناً۔

عامہ و خاصہ کی حدیثوں میں متواترہ ہے کہ حضرت امیر اپنے خطبوں میں مکرر فرماتے تھے کہ میں ہوں صاحب عصا و میسم یعنی وہ چیز جس سے کہ داغ کرتے ہیں۔

معاویہ نے یہودیوں کے ایک بہت بڑے عالم کو بلا کر پوچھا کہ تم اپنی کتابوں میں دَابَّةَ الْاَرْض کا ذکر پاتے ہو جواب دیا کہ ہاں معاویہ نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے۔ جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہے معاویہ نے پوچھا تو جانتا ہے کہ اس کا نام کیا ہے۔ جواب دیا کہ ایلیا معاویہ نے کہا کہ ایلیا کس قدر علی کے ساتھ قریب ہے۔

۲۔ وَ لَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (سجدہ)

(ترجمہ) اور ہم یقیناً (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے دنیا کے معمولی عذاب کا مزا چکھائیں گے جو عنقریب ہو گا تاکہ یہ لوگ اب بھی میری طرف رجوع کریں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ عذاب نزدیک تر عذاب رجعت ہے کہ تلوار کے ساتھ ان پر عذاب کریں گے عذاب بڑا تر قیامت کا عذاب ہے اور پھر جانے سے مراد رجعت میں زندہ ہونا ہے۔

۵۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (مومن:۵۱)

(ترجمہ) ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور مدد کریں گے اور جس دن گواہ فرشتے پیغمبر کو اس کو اٹھ کھڑے ہوں گے۔ فرمایا کہ دنیا کی یاری رجعت میں ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ دنیا میں بہت سے پیغمبروں کی یاری نہیں کی گئی اور وہ قتل ہوگئے پس یہ یاری و تائید رجعت میں ہو گی۔

۶۔ قَالُوْا رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ (المومن:۱۱)

(ترجمہ) وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار دو بار مار چکا اور دو بار زندہ کر چکا۔

حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ایک زندہ کرنا رجعت میں ہے دوسرا زندہ کرنا قیامت میں اور ایک مارنا دنیا میں اور دوسرا رجعت میں۔

۷۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران:۸۵)

(ترجمہ) اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں سخت گھاٹے میں رہے گا۔

پھر حضرت نے فرمایا اے مفضل قسم خدا کی وہ تمام دشمنوں اور مذہبوں

سے اختلاف کو دور کر دیں گے اور جتنے دین ہیں وہ سب دین حق کی طرف پھریں گے۔

۸۔ وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِى الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ (القصص:۵،۶)

(ترجمہ) اور ہم تو یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو لوگوں کا پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس سرزمین کا مالک بنائیں اور ان ہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیزیں دکھائیں جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے۔

۔ پس حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح میں نے حضرت موسیٰؑ کی ولادت مخفی رکھی اور ان کو فرعون سے غائب کر کے پھر ان کو ظاہر کیا اور فرعون پر اور اس کے تابعین پر غالب کر دیا اور ان سبھوں کو موسیٰؑ کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ اسی طرح حضرت قائمؑ کی ولادت کو مخفی رکھوں گا اور ان کے زمانہ کے فرعون سے ان کو مخفی اور پنہاں رکھ کر زمانہ رجعت میں ان کو ان کے دشمنوں پر غالب کروں گا کہ اپنا انتقام ان سے لیں۔

۹۔ وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (الانبیاء:۱۰۵)

(ترجمہ) اور ہم نے تو نصیحت (توریت) کے بعد یقیناً زبور میں لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔

جناب امام محمد باقرؑ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مذکورہ آیت حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا (النور:۵۵)

(ترجمہ) (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ ان کو ایک نہ ایک دن روئے زمین پر ضرور اپنا نائب مقرر کرے گا جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے (اسلام) اس پر انہیں ضرور ضرور پوری قدرت دے گا اور ان کے خائف ہونے کے بعد ان کے ہر اس کو ان سے ضرور بدل دے گا وہ اطمینان سے میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں گے۔

اسحاق بن عبداللہ نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیات امام مہدیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت امام قائم مہدیؑ و ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا

فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (الانفال:۳۹)

(ترجمہ) مسلمانوں ان کافروں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور بالکل ساری خدائی میں خدا کا دین ہی دین ہو جائے پھر اگر یہ لوگ فساد سے باز آئیں تو خدا ان کی کارروائیوں کو خوب دیکھتا ہے۔

جناب محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ اس کی تاویل ابھی نہیں آئی ہے پس اگر اس کی تاویل آئے مشرکون قتل کئے جائیں گے تاکہ خدائے عزوجل کی وحدانیت ہو جائے اور تاآنکہ شرنہ رہے اور یہ ہمارے قائمؑ کے قیام کرنے میں ہو گا۔

فصل دوم

ان احادیث کا بیان جو رجعت کے متعلق ہیں

ا۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ جب تک میری اہل بیت سے ایک عرب تمام دنیا کا بادشاہ نہ ہو جائے گا تب تک دنیا ختم نہیں ہو گی۔ ترمذی و ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ دنیا کا ایک دن بھی باقی رہے تو خدا اس کو اتنا بڑھا دے گا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیساکہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

۲۔ اور ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے میرے مہدیؑ کی پیشانی روشن ناک دراز ہو گی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیساکہ ظلم و جور سے بھری ہو گی سات سال

بادشاہی کریں گے۔

۳۔ اور ابی اسحاق سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا اور بیٹے امام حسینؑ کو دیکھتے ہوئے فرمایا میرا یہ لڑکا تم لوگوں کا سردار ہے اس کا نام جناب رسول خداؐ نے رکھا ہے اور اس کے صلب سے ایک شخص پیدا ہو گا اس کا نام تمہارے پیغمبر کا نام ہو گا اور پیغمبر کے خلق کے مشابہ ہو گا اور خلقت میں مشابہ نہیں ہو گا۔ اس کے بعد زمین کو عدل سے بھر دینے کا قصہ بیان کیا۔ ابو داؤد نے روایت کی ہے مگر قصہ نہیں بیان کیا ہے۔

۴۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب ہے کہ ابن مریمؑ ایک حاکم عادل ہو کر اترے وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا جزیہ کو برطرف کر دے گا اور مال اتنا زیادہ ہو گا کہ کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ہو گا اور اس زمانہ کا ایک سجدہ دنیا و آخرت سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ کہتا ہے کہ اگر دل چاہتا ہے تو اس آیت کو پڑھو بعض اہل کتاب میں سے ایسے ہیں جو قبل مرنے کے اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس آیت پر سب کا اتفاق ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا کہ تم لوگوں کی حالت کیسی ہو گی جبکہ ابن مریمؑ اتریں گے اور تم لوگوں کا امام تم میں سے ہے۔

۵۔ جابر سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ ہماری امت کا ایک گروہ حق کے لئے قیامت تک جنگ کرے گا فرمایا کہ عیسیٰؑ بن مریم نیچے اتریں گے تو ان کا امیر کہے گا کہ آیئے نماز پڑھایئے وہ (عیسیٰؑ) کہیں گے کہ نہیں تم آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہو خدا کی طرف سے اس امت کو کرامت ہے اس کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

۶۔ حذیفہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مہدی ملتفت ہوں گے جبکہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور ان کا بال ایسا ہو گا جیسے ان کے بال سے پانی ٹپک رہا ہے۔ حضرت مہدی ان سے کہیں گے آیئے نماز پڑھایئے وہ کہیں گے کہ نماز تو آپ لوگوں کے لئے قائم کی گئی ہے تو ہمارے ایک لڑکے کے پیچھے وہ (عیسیٰ) نماز پڑھیں گے۔

۷۔ جناب پیغمبر سے اخبار متواتر ہے جو کہ حضرت مہدی کے خروج پر دلالت کرتا ہے کہ وہ جناب پیغمبر کے اہلبیت سے ہوں گے اور زمین کو عدل سے بھر دیں گے اور عیسیٰ کی مدد دجال کے قتل میں کریں گے اور فلسطین کی زمین باب لد میں (قتل کریں گے) اور وہ (مہدی) اس امت کے امام بنیں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۸۔ رویانی و طبرانی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ مہدی ہمارے فرزندوں میں سے ہیں چہرہ ستارہ ایسا چمکتا ہے رنگ عربی رنگ ہے اور جسم لمبا ہے زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیساکہ ظلم سے بھری تھی اس کی خلافت پر آسمان و زمین کے ساکنین راضی ہوں گے۔

۹۔ گنجی نے اپنی سند سے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے جناب پیغمبر نے فرمایا کہ تم لوگوں کی کیا حالت ہو گی جبکہ عیسیٰ اتریں گے اور امام تمہارے لوگوں میں سے ہوں گے۔

۱۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر نے فرمایا کہ مہدی کرعہ کے دیہات سے آئیں گے اور ان کے سر پر ایک فرشتہ ہو گا جو کہ یہ ندا کرتا ہو گا کہ خبردار رہو کہ یہ مہدی ہے اور اس کی پیروی کرو۔

۱۱۔ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم جس کے پیچھے نماز

پڑھیں گے وہ ہم میں سے ہوگا۔

۱۲ـ جابر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جس نے حضرت مہدی کے خروج سے انکار کیا کافر ہو گیا جو محمد پر اترا ہے۔ جس نے عیسیٰ کے اترنے کا انکار کیا وہ کافر ہوا اور جس نے دجال کے خروج کا انکار کیا وہ بھی کافر ہوا۔

۱۳ـ سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہمارے بعد خلق کے اوپر خلفاء اور اوصیاء و حجت خدا ہیں وہ بارہ ہیں اور اول علی اور آخری مہدی پھر عیسیٰ روح اللہ نیچے اتریں گے اور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ خدا کے نور سے زمین کو درخشاں کریں گے اور ان کی حکومت مشرق و مغرب پر ہو گی۔

فصل سوم

ان لوگوں کا بیان جو مرنے کے بعد زندہ ہوئے پھر زندگی کر کے مر گئے

۱ـ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (البقرۃ ۲۴۳)

(ترجمہ) اے رسول کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو موت کی ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل بھاگے اور وہ ہزاروں آدمی تھے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ سب کے سب مر جاؤ اور وہ مر گئے پھر خدا نے انہیں زندہ کیا۔

باختلاف روایات چار یا آٹھ یا دس یا تیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی

تھے جو طاعون یا وبا کے خوف سے بھاگے تھے۔ آخر موت کے پنجے سے نہ چھوٹے اور سب کے سب مر کے ڈھیر ہو گئے۔ ایک عرصہ کے بعد حضرت حزقیل کا ادھر سے گزر ہوا آپ نے دعا کی خدا کا حکم ہوا چلو میں پانی لے کر ان پر چھڑکو آپ چھڑکتے جاتے تھے اور لوگ زندہ ہوتے جاتے تھے اور چونکہ یہ واقعہ نو روز کے دن کا ہے اسی وجہ سے خدا نے اس دن کا ایک دوسرے پا پانی یا گلاب کا چھڑکنا سنت قرار دیا ہے مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اس کو ہولی سے بدتر کر دیا خدا ہدایت کرے۔

مؤلف : حق الیقین میں حزقیل کے بجائے ارمیاہ لکھا ہے۔ (صفحہ ۴۵۶)

۲۔ اَوْ كَالَّذِی مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بعد مَوْتِهَا مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ (البقرة۲۵۹)

(ترجمہ) اس بندے کے حال پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر سے ہو کر گزرا اور وہ ایسا اجڑا تھا کہ اپنی چھتوں پر ڈھے کے گر پڑا تھا یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا اللہ اب اس گاؤں کو ایسی ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا۔ اس پر خدا نے اس کو مار ڈالا اور سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو جلا اٹھایا۔

مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کون سی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عزیر تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی۔ جب بخت النصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیلیوں کا قلع و قمع کر کے بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور ان کی لاشوں کو درندوں نے کھایا تو حضرت عزیر کا ادھر سے گزر ہوا اور تعجب سے کہنے لگے کیا ایسی

اجڑی بستی بھی آباد ہو چکی جب اسی برس خدا نے ان کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلقاً خراب نہ ہوا اور وہ سوکھے نہیں کو نظر خلائق سے چھپا رکھا۔ غرض جب حضرت عزیر دوبارہ زندہ ہوئے اور ان کا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس گئے تو اپنے پوتوں کو بڈھا پایا اور خود گویا جوان تھے لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب اسی لونڈی کو جسے بیس برس کی چھوڑ گئے تھے اور اب ایک سو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی اس کو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل ہی چھوڑ گئے تھے اپنے شانے کا تل جو بہت چھدار تھا دکھلایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیر ہیں کیا خدا کی شان ہے خود حضرت کا سن تو پچاس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس کا اس وجہ سے خدا نے فرمایا کہ تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں۔

س وَ اَیُّوبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

(الانبیاء۸۳)

(ترجمہ) اور اے رسول ایوب کا قصہ یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ خداوندا بیماری تو میرے پیچھے لگ گئی اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے کہیں بڑھ کر ہے ۔"

حضرت ایوب ایک نبی تھے خدا نے دنیا کی ہر طرح کی نیکی عطا کی تھی۔ پانچ سو جوتے بیل کے بکریاں اونٹ گھوڑے خچر بھی بکثرت تھے ہزاروں بیگھہ کاشت اور باغات تھے ان کی بی بی حضرت یوسف کی پوتی فراہیم کی بیٹی رحمہ تھیں ایک عرصہ تک اسی حالت عیش و آرام میں رہے اس پر بھی ہر وقت عبادت و شکرگذاری میں مصروف رہتے اس کے بعد خدا کی

طرف سے امتحان ہوا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں اولادیں بھی مر گئیں مگر آپ برابر شکر کرتے رہے اور پھر خود بیمار ہوئے مگر کوئی ایسا مرض نہ تھا کہ خلق کی نفرت کا باعث ہو اس پر بھی آپ شکر کرتے رہے پھر جب امتحان کا زمانہ گزر گیا تو خدا نے دوبارہ سب چیزیں عطا کیں اور اولاد بھی ہوئی شفا بھی ملی۔

۴۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا (الکہف:۹)

(ترجمہ) اے رسول کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔

اصحاب کہف بھی تین سو نو برس مردہ رہے پھر خدا نے ان کو زندہ کیا اور وہ دنیا میں پھر آ گئے۔

۵۔ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (البقرہ:۵۵، ۵۶)

(ترجمہ) اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ اے موسیٰؑ ہم تم پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں اس پر تمہیں بجلی نے لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہ گئے پھر تمہیں تمہارے مرنے کے بعد ہم نے جلا اٹھایا تاکہ تم شکر کرو۔

حق تعالیٰ نے ان ستر آدمیوں کا قصہ بیان فرمایا جن کو حضرت موسیٰؑ

نے اپنی قوم میں سے پسند و انتخاب کیا تھا اور اپنے ہمراہ طور کی طرف لے گئے تھے ان لوگوں نے جب خدا کا کلام سنا کہا کہ ہم تصدیق نہیں کرتے جب تک کہ خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں پس ان کے ظلم کے سبب اور ان کی گستاخی کی وجہ سے ایک صاعقہ ان پر نازل ہوئی اور وہ سب ہلاک ہو گئے اس وقت حضرت موسیٰ نے کہا خداوند جب میں بغیر ان کے پھروں گا اور اس گروہ کو اپنے ہمراہ نہ لے جاؤں گا بنی اسرائیل سے کیا کہوں گا پس حق تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا یہ لوگ دنیا میں پھر آئے اور کھاتے پیتے عورتوں سے مقاربت کرتے تھے اور ان سے اولاد پیدا ہوتی تھی بعد اس کے وہ سب اپنی موت سے ہلاک ہوئے۔

۶۔ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ (المائدہ)

(ترجمہ) اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے نکال کھڑا کرتے تھے۔

اور حضرت عیسیٰ نے بحکم خدا جتنے مردوں کو زندہ کیا وہ دنیا میں پھر آئے اور مدتوں تک زندہ رہے بعد اس کے اپنی موت سے ہلاک ہوئے۔

۷۔ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا (الکہف:۸۳)

(ترجمہ) اور اے رسولؐ تم سے لوگ ذوالقرنین کا حال امتحاناً پوچھا کرتے ہیں تو تم ان کے جواب میں کہو کہ میں ابھی تمہیں اس کا کچھ حال بتائے دیتا ہوں۔

ان کا نام عیاش یا اسکندر تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں یہ روم کے بادشاہ تھے اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی

تھے یا نہیں لیکن ان کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا انہوں نے ایک بار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریروں نے آپ کے سر پر داہنی طرف ایک سخت وار کی کہ آپ شہید ہو گئے اور پانچ سو برس تک مردہ رہے پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے آپ کی ایک بائیں طرف ضرب لگی اور پھر پانچ سو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو کر آئے اور دونوں زخم کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مثل نشان ہو گئے تھے اور شرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے اور دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپ کا نام ذوالقرنین ہوا۔ دنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمانؑ دوسرے سکندر اور دو کافر ایک نمرود اور ایک بخت النصر۔

(ترجمہ) پیغمبرؐ نے فرمایا کہ جو باتیں گزری ہوئی امتوں میں ہو چکی ہیں اس امت میں قدم بقدم اور بالشت بالشت ہوں گی۔

فصل چہارم

علائم ظہور امام زمان علیہ السلام

۱۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ان کا سب سے آخری آدمی جو ہو گا اس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہو گی اس کی وجہ سے ہلاکت سے نجات ملے گی اور گمراہوں کو ہدایت ملے گی اور اندھوں کو آنکھ دیں گے اور مریض کو شفاء دیں گے سوال کیا کہ اے خدا یہ کب ہو گا وحی نازل ہوئی جب علم اٹھ جائے گا اور جہالت ظاہر ہو گی اور فساد کی کثرت ہو گی اور اچھا کام کم

ہو گا اور قتل کی زیادتی ہو گی اور ہدایت کرنے والے قصاص کی کمی اور گمراہ کرنے والے قصیوں کی زیادتی ہو گی اور خیانت کا رواج ہو گا۔ شاعروں کی زیادتی ہو گی اور قبروں کے خلاف تصویریں بنائیں گے اور قرآن کے جلد پر نقش و نگار بنے گا اور مسجدوں کی زینت کریں گے اور ظلم و فساد کی زیادتی ہو گی اور منکر ظاہر ہو گا اور تمہاری امت کو مجبور کیا جائے گا اور معروف سے منع کیا جائے گا اور مرد مرد پر اکتفا کریں گے اور عورت عورت پر اکتفا کرے گی اور امرا کافر ہو جائیں گے اور اولیاء فاجر ہو جائیں گے اور اعوان ظالم ہو جائیں گے۔ ان کے رائے دہندہ فاسق ہو جائیں گے اور تین جگہ زمین دھنس جائے گی اول مشرق طرف دھنس جائے گی دوسری مغرب طرف دھنس جائے گی تیسری جزیرۃ العرب میں دھنسے گی۔ تمہاری ذریت کے ایک آدمی کے ہاتھ بصرہ خراب ہو گا اور اس کے تابع زنوج ہوں گے اور اولاد امام حسینؑ بن علیؑ سے ایک آدمی خروج کرے گا اور دجال کا خروج سجستان کے مشرق سے ہو گا اور سفیانی کا ظہور ہو گا۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا میرا لڑکا مہدی جب تک خروج نہیں کرے گا تب تک قیامت نہیں قائم ہو گی اور جب تک ساٹھ جھوٹے نبی ظاہر نہ ہوں گے تب تک مہدی نہیں ظاہر ہوں گے۔

جناب رسول خداؐ نے کہا کہ بشارت ہو مہدی کے لئے تین مرتبہ کہا جب لوگوں میں اختلاف ہو گا اس وقت مہدی ظاہر ہوں گے اور اس وقت زمین پر شدید زلزلہ ہو گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہو گی بندوں کا دل خوشی سے بھرا ہو گا اور عدل

چھپایا ہوا ہو گا۔

۴۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ تمہاری حالت کیسی ہو گی جبکہ تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے اور اس وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرو گے کہا گیا کہ یارسول خداؐ کیا ایسا بھی ہو گا تو فرمایا کہ اس سے بدتر ہو گا۔ تمہاری کیسی حالت ہو گی جب کہ تم منکر کی طرف دعوت کرو گے اور معروف سے منع کرو گے تو کہا گیا کہ یارسول اللہ کیا ایسا بھی ہو گا فرمایا اس سے بدتر بھی تم لوگ کی کیسی حالت ہو گی جبکہ معروف کو منکر اور منکر کو معروف دیکھو گے۔

۵۔ حذیفہ بن الیمان نے جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ اہل مشرق و مغرب میں فتنہ ہو گا پس اس اثنا میں سفیانی وادی یابس سے خروج کرے گا اور دمشق میں اترے گا وہ دو فوج تیار کرے گا ایک فوج مشرق کی طرف دوسری مدینہ کی طرف روانہ کرے گا۔ شر ملعون بغداد کے قریب بابل کی زمین پر فوج اترے گی پس وہاں تین ہزار سے زیادہ آدمیوں کو قتل کریں گے اور سو سے زیادہ عورتوں کو بے عزت کریں گے اور بنی عباس کے تین سو دنبے ماریں گے اس کے بعد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے اطراف کوفہ کو خراب کر دیں گے۔ پھر وہاں سے نکل کر شام کی طرف متوجہ ہوں گے پھر کوفہ سے ہدایت کا علم اٹھے گا تو وہ سفیانی فوج پر حملہ کرے گی سب کو مار ڈالیں گے صرف ایک آدمی بچے گا اور اسیروں اور غنیمتوں کو ان کے ہاتھ سے لے لیں گے اور دوسری فوج مدینہ میں اترے گی تین دن و رات اس کو تاراج کریں گے پھر مکہ کی طرف توجہ کریں گے جبکہ بیدا میں پہنچیں گے خداوند تعالیٰ جبرئیلؑ کو بھیجے گا اور ان کو حکم دے گا کہ سفیانیوں

کو ختم کر دو یعنی اپنے پاؤں سے زمین پر ضرب ماریں گے خداوند تعالیٰ ان کو وہیں دھنسا دے گا اور ان میں سے صرف دو آدمی جو قبیلہ جہنی سے ہوں گے بچیں گے بچے تمام دھنس جائیں گے اور اسی سے کہاوت آئی ہے کہ جہنیہ کے پاس سچی خبریں اور قرآن میں بھی ای کا ذکر ہے۔ جب لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ ڈرے ہوئے ہیں۔

۶۔ امام محمد باقرؑ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ایک روایت میں لفظ صفت آیا ہے دوسری میں خصلت آیا ہے امت میں جب چودہ خصلت ہو جائے گی تب ان پر بلا نازل ہو گی۔ ان کے نزدیک دنیا کھلونا ہو جائے گی۔ خیانت سے مال حاصل کرنا غنیمت سمجھیں گے اس زکوٰۃ دینا بوجھ معلوم ہو گا اور مرد اپنی بیوی کا مطیع ہو گا۔ مال کا کھلونا ہو گا۔ یہ دوسری روایت کا جزو ہے۔ دوست کو ٹھکرا دیا جائے گا اور باپ پر ظلم کیا جائے گا۔ مسجدوں میں آوازیں بلند کی جائیں گی اور شخص کو اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے احترام کریں گے اور قوم کا قائد (سردار) کمینہ شخص ہو گا۔ ریشمی لباس پہنا جائے گا اور شراب پی جائے گی۔ گانے والی عورتیں لی جائیں گی اور باجا بجایا جائے گا۔ پچھلا اگلے پر لعنت کرے گا یعنی جب یہ سب کام ہونے لگیں گے تو تین چیزوں کا انتظار کرو سرخ آندھی، زمین کا دھنسنا، صورت بدل جانا۔

جناب رسول خداؐ نے حج وداع کے موقع پر فرمایا کہ نہیں دیکھا جائے گا لیکن بادشاہ ظالم اور دولتمند بخیل اور علماء مال پر گریں گے اور فقیر جھوٹا اور بڑھا فاجر اور بچہ شریر ہو گا اور عورتیں بناؤ سنگھار کریں گی پھر جناب رسول خداؐ نے گریہ کیا سلمان فارسیؓ نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے رسول،

اللہ ؐ بتلایئے کہ یہ سب کب ہو گا پھر جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے سلمان جب ہم لوگوں میں علماء کی کمی ہو گی اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیں گے اور زکوۃ دینا بند کر دیں گے اور منکرات (نافرمان خدا اور رسولؐ) تم میں ظاہر ہوں گے اور تمہاری مسجدوں میں تمہاری آوازیں بلند ہوں گی اور تم لوگ دنیا کو اپنے سروں پر اٹھا لو گے اور تم لوگوں کے قدموں کے نیچے علم ہو گا اور تم لوگ جھوٹی حدیثیں بیان کرو گے اور تم لوگ کھلی ہوئی غیبت کرو گے اور تم لوگ حرام کو اچھا سمجھو گے اور تم لوگوں کا بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور تم لوگوں کا چھوٹا بڑوں کی عزت نہیں کرے گا پس اس وقت تم لوگوں پر خدا کی لعنت نازل ہو گی اور تم لوگوں میں آپس میں سختیاں ہو جائیں گی اور تم لوگوں میں دین صرف زبانی و لفظی باقی رہے گا جب یہ خصلتیں تم لوگوں میں ظاہر ہوں گی تب سرخ آندھی آئے گی، لوگ مسخ ہو جائیں گے، پتھر برسے گا۔ اس کی تصدیق کتاب خدائے عزوجل کرتی ہے۔ اے رسولؐ تم کہہ دو وہی اس پر اچھی طرح قابو رکھتا ہے کہ اگر چاہے تم پر عذاب تمہارے سر کے اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھا کر کھڑا کر دے یا ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزا چکھا دے ذرا غور تو کرو ہم کس کس طرح اپنی آیتوں کو الٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں (الانعام:۶۵) پس صحابہ کی جماعت میں سے ایک گروہ کھڑی ہو کر جناب رسول خداؐ سے پوچھا کہ اے رسول خداؐ یہ سب کب ہو گا پس جناب رسول خداؐ نے فرمایا جب دیر کر کے نماز پڑھیں گے اور خواہشوں کی پیروی کریں گے اور قہوہ پئیں گے اور ماں باپ کو گالی دیں گے۔ یہاں تک

کہ تم دیکھو گے کہ حرام کو لوگ اچھا سمجھیں گے اور زکوٰۃ دینے کو بوجھ سمجھیں گے اور شوہر اپنے بیوی کی اطاعت کرے گا اور ہمسایہ پر ظلم ہو گا اور اپنوں سے قطع رحم کیا جائے گا اور بڑوں سے رحم چلا جائے گا اور بچوں میں حیا کم ہو جائے گی اور عمارتیں بنائی جائیں گی اور غلاموں و کنیزوں پر ظلم کیا جائے گا اور جیسا دل چاہے گا ویسی گواہی دیں گے اور ظلم کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور لوگ خود اپنے باپ کو گالی دیں گے اور بھائی بھائی سے حسد کرے گا اور شرکاء خیانت کریں گے اور وفاداری کم ہو گی اور زناکاری زیادہ ہو گی اور مرد زنانہ لباس سے اپنے کو زینت دیں گے اور ان سے حیا اور قناعت سلب (نکل) ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں میں کبر سما جائے گا جیسے سم (زہر) بدن میں دھیرے دھیرے سما جاتا ہے اور اچھے کام کا حکم کم ہو جائے گا اور جرائم ظاہر ہوں گے اور بڑے بڑے گناہ چھوٹے معلوم ہوں گے اور مال کے ذریعہ تعریف کرائی جائے گی اور مال گانے میں خرچ کیا جائے گا اور لوگ آخرت کے بجائے دنیاوی کام میں مشغول ہو جائیں گے اور پرہیزگاری کم ہو گی اور لالچ و ہرج و مرج زیادہ ہو گی اور مومن ذلیل ہو گا اور منافق پیارا ہو گا اور مسجدیں اذان سے بھری ہوں گی اور ان کے قلوب ایمان سے خالی ہوں گے اور قرآن کا کوئی وقار نہ ہو گا اور مومن ہر طرح سے ذلیل ہو گا اور اس وقت دیکھنے میں لوگوں کا چہرہ آدمیوں ایسا معلوم ہو گا مگر ان کے دل شیطان کی طرح معلوم ہوں گے اور ان کا کلام شہد کی طرح میٹھا اور ان کے قلوب حنظل (اندرائن) کی طرح کڑوے ہوں گے اور وہ بھیڑیے کی طرح ہوں گے اور ان کے اوپر کپڑے ہوں گے کوئی ایسا دن نہیں گزرے گا کہ خداوند تعالیٰ کہے گا کہ ہمارے

بارے میں تم [illegible] مغرور ہو گئے ہو یا میرے اوپر جرات پیدا کر چکے ہو۔ تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی بے کار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے۔ میں (خدا) اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر فرماتا ہے اگر کچھ لوگ میری مخلص عبادت کرنے والے نہ ہوں تو میں معصیت کرنے والوں کو ایک لحظہ کی بھی مہلت نہ دیتا اور اگر میرے بندوں میں ورع (پرہیزگار یا متقی) والے نہ ہوں تو میں ایک قطرہ پانی کا آسمان سے نہ برساتا اور سبزی کا ایک پتا بھی نہ اگاتا اور اس قوم پر تعجب ہے جو لوگ مال کو خدا سمجھتے ہیں اور ان کی امید طولانی ہے اور عمر کوتاہ ہے اور اپنے مولا (خدا) کے پاس بھی رہنا چاہتے ہیں اور وہ اس امید میں کامیاب نہیں ہو سکتے مگر عمل کے ساتھ اور عمل پورا نہیں ہوتا مگر عقل کے ساتھ۔

فصل پنجم

خرابی مملکت وبلدان

اور حسین اہل سنت کے طریقہ سے وارد ہوا ہے محی الدین بن عرب نے (بیان کیا کہ) کتاب محاضرۃ الابرار اور مسامرۃ الاخیار میں روایت کی ہے الیاس کی حدیث سے حذیفہ کی سند سے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جس میں ایک طولانی حدیث کا بیان ہے اور اس کتاب میں ہم نے لکھا ہے۔

مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ بصرہ خراب نہ ہو پھر جناب پیغمبر نے فرمایا بصرہ کی خرابی عراق سے ہو گی اور مصر کی خرابی نیل کے سوکھنے سے ہو گی اور مکہ کی خرابی حبشیوں سے ہو گی اور مدینہ کی خرابی سیل سے ہو گی اور یمن کی خرابی ٹڈیوں سے ہو گی اور ایلہ کی خرابی فوج کے

کیمرے سے ہو گی اور فارس کی خرابی دیلم کے سرحدوں سے ہو گی اور دیلم کی خرابی ارمن سے ہو گی اور ارمن کی خرابی خزر سے ہو گی اور خزر کی خرابی ترک سے ہو گی اور ترکوں کی خرابی بجلی سے ہو گی اور سندھ کی خرابی ہند سے ہو گی اور ہند کی خرابی چین سے ہو گی اور چین کی خرابی ریگ (بالو) سے ہو گی اور حبشہ خرابی زلزلہ سے ہو گی اور زوراء کی خرابی سفیانی سے ہو گی اور بروحاء (بغداد) کی خرابی نشان کے دھنس جانے سے ہو گی اور عراق کی خرابی قحط سے ہو گی۔

آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا ان میں ایک غلام جس کی چوٹیاں پیلی ہوں گی اور اس کا نام احمد ہو گا منادی کشتیوں و زمینوں پر ندا کرے گا اور جروں کا دفن ہونا اور ہند کا غلبہ سندھ پر ہو گا اور قسس کا غلبہ سیر پر ہو گا اور قبطیوں کا غلبہ مصر کے اطراف میں ہو گا اور اندلس (اسپین) کا غلبہ افریقہ کے اطراف میں ہو گا اور حبشہ کا غلبہ یمن کے اوپر ہو گا اور ترک کا غلبہ خراسان پر ہو گا اور روم کا غلبہ شام پر ہو گا اور اہل آرمینیہ اور صرخ الساکمین (پکارنے والوں) کا غلبہ عراق پر ہو گا اور پردہ کی بے حرمتی ہو گی اور غیر شادی شدہ عورتوں کا مکر توڑا جائے گا یعنی زنا کی جائے گی اور شیطان کا علم اور دجال ظاہر ہو گا پھر قائمؑ کے خروج کا بیان کیا گیا ہے۔

شہروں کے خراب ہونے کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ قتادہ راوی نے سعید ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جناب امیرؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا۔ "اور کوئی بستی نہیں ہے مگر روز قیامت سے پہلے ہم اس کو جاہ و برباد کر چھوڑیں گے (نافرمانی کی سزا میں) اس پر سخت سے سخت عذاب کریں گے۔ حضرت امیرؑ نے ایک لمبی خبر میں فرمایا اس میں سے

یہ انتخاب کیا ہے۔ دیلم کی وجہ سے سمرقند و جاج و خوارزم و اصفہان و کوفہ و ترک و ہمدان اور ری خراب ہوں گے اور طبریہ مدینہ اور فارس قحط اور بھوک سے خراب ہوں گے اور مکہ حبشیوں کے ذریعہ خراب ہو گا اور بصرہ و بلخ غرق ہو گا اور سندھ ہند کی وجہ سے اور ہند تبت کی وجہ اور تبت چین کی وجہ سے خراب ہو گا اور بذشجان وصاغان و کرمان اور شام کا کچھ حصہ گھوڑوں کی ٹاپوں اور قتل سے خراب ہو گا اور یمن ٹڈیوں اور سلطان کے ذریعہ خراب ہو گا اور سجستان اور کچھ حصہ شام کا تیز ہوا کے ذریعہ خراب ہو گا اور شوہان طاعون کے ذریعہ اور مرو ریگ کے ذریعہ اور ہرات سانپوں کے ذریعہ خراب ہو گا اور نیشاپور نیل کے قطع ہونے کی وجہ سے خراب ہو گا اور آذر بائیجان گھوڑوں کی ٹاپوں اور بجلی کی وجہ سے خراب ہو گا اور بخارا غرق ہونے اور بھوک سے خراب ہو گا اور دیلم اور بغداد زیر و زبر ہو کر تباہ ہو جائیں گے۔

فاضل بروجردی دوسری علامتوں میں سے لکھتے ہیں کہ بعض شہر کئی وجہوں سے خراب ہوں گے اور ان کی خرابی کی وجہ غالباً معصیت کی وجہ اور امر معروف و نہی عن المنکر کو چھوڑنے سے اور علماء کی بے حرمتی کرنے سے۔ اس واسطے لوگ بلا میں مبتلا ہوں گے اور بعض ملکوں کے خراب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سے بہت خراب ہو چکے ہیں اور بعضوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مصر میں زلزلہ ہو گا حلّی کو دریا خراب کرے گا اور بصرہ میں آسمان سے آگ برسے گی اور وہاں کے لوگ درد قولنج سے ہلاک ہوں گے بغداد کو دجلہ کا پانی خراب کرے گا اور اہل مدینہ پھوڑے پھنسی (چیچک) میں مبتلا ہوں گے اصفہان کو امیر علیہ نام آدمی والا خراب کرے گا

اور اہل طبرستان کے دماغ و منہ میں کیڑا پڑ جائے گا اور ان کو ہلاک کرے گا نیشاپور میں آسمان سے پتھر برسے گا اور طالقان کو طاعون خراب کرے گا اور یہ علامتیں لازمی نہیں ہیں بلکہ شرطیہ ہے اور ان کو اگر خدا کا ارادہ نہ ہو گا تو نہ ہوں گی لوگوں کے توبہ کرنے سے۔

دوسرے بغداد کا خراب ہونا ہے جیساکہ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ بغداد ایسا آباد ہو گا کہ مردم کہیں گے کہ دنیا بس یہی بغداد ہے ان کے قصر بہشت کے قصر کی طرح معلوم ہوں گے اور وہاں شراب پینے و زنا کا گناہ ظاہر ہو گا پس وہ شہر خدا کے غضب کا باعث ہو گا۔ اس آدمی پر واے ہو کہ جو وہاں ساکن ہو اس شہر پر کئی قسم کا عذاب نازل ہو گا کہ لوگوں نے نہ دیکھا ہو گا مثل طاعون، وباء، قحط، سیلاب آب اور طوفان وغیرہ۔

فصل ششم
شروط قیامت

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول خداؐ کے ساتھ حج کیا۔ جناب رسول خداؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کہا قیامت واقع ہونے کے شرائط میں سے یہ ہے۔ نماز برباد کر دی جائے گی۔ خواہشوں کی پیروی کی جائے گی اور ہوا و ہوس سے رغبت پیدا کی جائے گی اور دولتمندوں کی عزت و تعظیم کی جائے گی اور دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیں گے۔ اس وقت مومن کا دل اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اے سلمان! اس وقت امراء ظالم

اور وزراء فاسق ہوں گے اور عارف لوگوں کا قلب تاریک ہو گا اور امین لوگ خائن ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ اس وقت منکر (منع کی باتیں) معروف (جائز باتیں) ہو جائیں گے اور معروف منکر ہو جائے گا اور خائن امانتدار اور امین خائن مانا جائے گا اور سچا جھوٹا مانا جائے گا اور جھوٹا سچا مانا جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس وقت عورتوں کی ریاست ہو گی اور کنیزیں ان کی صلاح کار ہوں گی اور لڑکے منبر پر کھڑے ہوں گے اور جھوٹ خوش نما معلوم ہو گا اور اس وقت مردوں کے تجارتی کاروبار میں ان کی عورتیں شریک ہوں گی اور پانی بہت زیادہ برسے گا اور سخی بہت تھوڑی بخشش کرے گا اور غریب آدمی کی توہین کی جائے گی اس وقت بازاریں آپس میں مل جائیں گی اس وقت ایک آدمی کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں بیچا دوسرا کہے گا کہ ہم نے کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ اس وقت خدا کی مذمت کرنے والے دکھائیں گے اس وقت ایسے اقوام ان پر مسلط ہوں گے کہ اگر کوئی بولا تو ان کو قتل کر دیں گے اور جو چپ رہے گا اس کو لوٹ لیں گے اور ان کے مالوں سے دولتمند بنیں گے اور ان کی حرمت جوتے کے نیچے رکھیں گے اور ان کا خون بہائیں گے اور ان کے قلوب خباثت سے بھرے ہوں گے پس اس وقت لوگ خائف و ترساں دیکھے جائیں گے۔ پس ایک چیز مشرق سے لائی جائے گی دوسری مغرب سے لائی جائے گی اور میری امت کے لوگ اس میں رنگ جائیں گے۔ پس وائے ہو میری امت کے کمزوروں پر اور خدا کا وائے ان لوگوں پر ہو جو صغیروں پر رحم نہیں کرتے اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتے اور کسی برائی سے پرہیز نہیں رکھتے ان کا جسم انسانوں کا جسم ہے اور ان کے قلوب شیطانوں کے قلوب کی طرح ہیں۔ آپ نے فرمایا مرد مرد پر اور

عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور غلان (نابالغ لڑکے غلام) اس طرح طلب کئے جائیں گے جس طرح گھر کی لونڈی طلب کی جاتی ہے اور مرد عورتوں کی شباہت اور عورتیں مردوں کی شباہت اختیار کریں گی اور عورتیں گھوڑے کی زین پر سوار ہوں گی میری امت کے ان لوگوں پر خدا کی لعنت ہو اور اس وقت مسجدوں کی زینت لکڑی کی جائے گی جیسی زینت یہودیوں کے بیلے اور نصرانیوں کے کلیسا کی زینت کی جاتی ہے اور قرآن کو زینت دیں گے اور اونچے اونچے منارہ بنائیں گے اور بہت زیادہ صفیں ہوں گی اور ان کے قلوب میں کینہ ہو گا اور ان کی زبان مختلف ہو گی اور اس وقت مردوں کو سونے سے زینت دی جائے گی اور ریشم اور دیباج (باریک ریشمی کپڑا) کا لباس پہنیں گے اور نمور (چھوٹا شیر) کا چمڑا عام طور سے استعمال کریں گے اور اس وقت سود کھلا ظاہر ہو گا اور لوگ ایک دوسرے کی غیبت کریں گے اور رشوت لی جائے گی اور دین (مصحف) برباد کیا جائے اور لوگ دنیا کو اٹھا لیں گے اور اس وقت طلاق کی زیادتی ہو گی اور شرعی سزا کا عمل نہیں ہو گا اور کوئی چیز ہرگز خدا کو نقصان نہیں پہنچائے گی اور اس وقت قینات (گانے والی عورت) اور معازف (گانے والا آلات) موسیقی پر ظاہر ہو گا اور میری امت پر شریر لوگ غالب ہوں گے اور اس وقت دولتمند لوگ سیر و تفریح کے لئے حج کریں گے اور اوسط درجہ کے لوگ تجارت کے لئے حج کریں گے اور فقیر لوگ دکھلانے کے لئے حج کریں گے اور قرآن کی تعلیم غیر خدا کے لئے دی جائے گی اور مزا میر بجا لیا جائے گا اور قوم کے لوگ غیر خدا کے لئے فقہ حاصل کریں گے اور اولاد زنا کی کثرت ہو گی اور قرآن کو گا کر پڑھیں گے اور دنیا کے اوپر گرتے رہیں گے اور محترم چیزوں کی بے حرمتی کریں گے اور

گناہ کریں گے اور شریر لوگ اچھے لوگوں پر قابض ہوں گے اور جھوٹ آشکارا ہو جائے گا اور لڑائی جھگڑا ظاہر ہو گا اور فاقہ پھیل جائے گا اور لوگ اپنے لباس سے فخر و مباہات ظاہر کریں گے اور بے موقع بارش ہو گی اور شطرنج اور آلات پر گانا اچھا سمجھا جائے گا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے انکار کریں گے یہاں تک کہ مومن اس وقت تمام لوگوں میں ذلیل سمجھا جائے گا اور پڑھنے والے اور عبادت کرنے والے ایک دوسرے کی ملامت کریں گے اور آسمان میں وہ لوگ پلیدی نجس پکارے جائیں گے۔ سلمان نے کہا کہ اے رسول خداؐ یہ سب ہو گا تب آپ نے فرمایا کہ اس وقت دولتمند فقیر سے نہیں ڈرے گا یہاں تک کہ دو جمعہ کے درمیان سوال کرنے والا مانگتا رہے گا مگر کوئی شخص اس کے ہاتھ پر کوئی چیز نہ رکھے گا اس وقت رویبضہ (بدترین آدمی) کلام کرے گا۔ سلمان نے کہا اے رسول خداؐ رویبضہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے کاروبار میں بات چیت کرے گا کہ اس سے جو نہیں بولتا تھا۔ کچھ دیر نہیں ہو گی کہ زمین ست ہو جائے گی پس تمام لوگ زمین کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ جب تک خدا چاہے گا وہ لوگ باقی رہیں گے پھر اسی حالت میں کچھ لوگ باقی رہیں گے۔ پس اس وقت زمین اپنے دل کے ٹکڑے باہر نکالے گی فرمایا سونا اور چاندی اس کے بعد کھمبیوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا مثل ان کے۔ اس دن سونا اور چاندی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ قول خدا اشراطہا کے یہ معنی ہیں ترجمہ آیت۔ سمجھ لو کہ خدا ہر طرح غالب اور تدبیر والا ہے کیا وہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ سفید ابر کے سائبان کی آڑ میں عذاب خدا اور عذاب خدا کے فرشتے ان پر آ ہی جاویں اور سب جھگڑے چک ہی جاویں حالانکہ آخر کل امور خدا ہی کی

طرف رجوع کئے جاویں گے (سورہ بقرہ ۲۱)

نور ابی خیثمہ سے روایت ہے کہ ابی ہریرہ سے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ قحطان سے ایک آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا (صحیح بخاری)

ابی ہریرہ انس سے روایت کرتا ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہو گی جب تک کہ تیس جھوٹے کذّاب نہ ہوں اور سب کا دعویٰ ہو گا کہ میں رسول خدا ہوں۔ امام مسلم نے صحیح میں اور اس مطلب کی صحیح بخاری نے روایت کی ہے۔ (عقد الدرر)

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ دو بڑی جماعتیں قتل نہ ہو جائیں ان کے درمیان میں بڑا کشت و کشتار (قتل) ہو گا اور ان لوگوں کا ادعا ایک ہو گا یہاں تک کہ قریب قریب تیس جھوٹے دجال اٹھ کھڑے ہوں سب یہی کہیں گے کہ میں رسول اللہ ہوں یہاں تک کہ علم کم ہو جائے گا اور زلزلہ زیادہ ہو گا اور قیامت کا زمانہ قریب ہو گا اور فتنہ ظاہر ہو گا اور خرابی و فساد زیادہ ہو گا اور قتل زیادہ ہو گا اور مال کی زیادتی ہو گی اور پانی کی طرح بہے گا یہاں تک کہ مال کے مالک کو صدقہ دینا بوجھ معلوم ہو گا۔ مال کا مالک یہ قصد کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے۔ صدقہ لینے والا کہے گا کہ اس کو خود حساب کرو۔ یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتیں بنائیں گے اور یہاں تک کہ ایک مرد دوسرے مرد کی قبر کے پاس سے گزر کرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا اور یہاں تک کہ مغرب سے آفتاب طلوع کرے گا۔ جب آفتاب نکلے گا لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب کے

سب ایمان لائیں گے اس وقت ایسا ہو گا تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہو گا یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہو گا تو اب اس کا ایمان لانا اس کو کچھ مفید نہ ہو گا اور قیامت سے ڈرو اس وقت قائم ہو گی جبکہ آدمی اپنا کپڑا پھیلائے ہوں گے اور اس کو دیکھیں گے نہیں اور اس کو لپیٹیں گے بھی نہیں۔ قیامت اس وقت قائم ہو گی اور عورت لڑکے کو دودھ نہیں پلا سکتی اور قیامت سے ڈرو کہ آدمی اپنے حوض سے پانی نہیں پی سکتا قیامت سے ڈرو کہ لقمہ اپنے منہ تک لے جائے گا مگر کھا نہیں سکتا۔

۱۷۔ امیرالمومنینؑ جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ دس چیزیں قیامت واقع ہونے سے پہلے ہوں گی حتماً ہوں گی۔ ان میں سے سفیانی اور دجال اور دخان اور دابہ اور قائم کا خروج اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور عیسیٰؑ کا اترنا اور پورب کی زمین کا دھنسنا اور جزیرۃ العرب کی زمین کا دھنسنا اور عدن کے نیچے سے آگ نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔

۱۸۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ ساٹھ جھوٹے نکلیں گے اور سب کہیں گے کہ ہم نبی ہیں۔

۱۹۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت کی شرطیں ان میں سے ایک یہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت ظاہر ہو گی اور شراب پی جائے گی اور زنا پھیلے گی اور مردوں کی کمی ہو گی اور عورتوں کی زیادتی ہو گی یہاں تک کہ پچاس عورتیں ہوں گی اور ایک مرد ہو گا۔ (عورت:مرد—۵۰:۱)

۲۰۔ قیامت کے جمیع شرطوں میں سے بیان کیا ہے۔ شارعؑ نے جو خبر

وہی ہے بلاشک و شبہ وہ سب واقع ہوں گی قیامت قائم ہونے سے پہلے اس میں سے جیسے کہ امام مہدیؑ کا خروج پھر دجال پھر عیسیٰؑ کا اترنا اور دابہ کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب سے نکلنا اور قرآن کا اٹھ جانا اور یاجوج ماجوج کے سد (دیوار) کا کھل جانا یہاں تک کہ اگر دنیا باقی نہ رہے مگر ایک دن مگر یہ سب واقع ہو کر رہے گا۔

۲۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ عرب کی زمین میں نہریں ہوں اور پیداوار ہو جائے۔

۲۲۔ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ مَاجُوْجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ (الانبیاء۲۱:۹۷)

(ترجمہ) جب یاجوج ماجوج سد سکندری کی قید سے کھول دیئے جائیں اور یہ لوگ زمین کی ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں اور قیامت کا سچا وعدہ نزدیک آ جائے گا۔

۲۳۔ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ (الدخان۱۰'۱۱)

(ترجمہ) تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر دھواں نکلے گا اور لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دردناک عذاب ہے۔

۲۴۔ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا (الواقعہ۴'۵'۶)

(ترجمہ) جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی اور پہاڑ ٹکڑا کر چور چور ہو جائیں گے پھر ذرے بن کر اڑنے لگیں گے۔

۲۵۔ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیمۃ۸'۹)

(ترجمہ) اور چاند میں گہن لگ جائے گا اور سورج و چاند اکٹھا کر دیئے جائیں گے۔

۲۳۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (المرسلٰت:۸تا۱۰)

(ترجمہ) پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ روئی کی طرح اڑتے اڑتے پھریں گے۔

باب چہارم

قائم مہدی کے خروج کی احادیث

فصل اول

ا۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ جس نے حضرت مہدیؑ کے خروج کرنے سے انکار کیا بہ تحقیق وہ کافر ہے جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے اترنے سے انکار کرے وہ بہ تحقیق کافر ہے اور جو دجال کے خروج سے انکار کرے بہ تحقیق وہ کافر ہے۔

۲۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ جب مہدیؑ خروج کریں گے تو ان کے سر پر ایک فرشتہ پکارے گا کہ یہ مہدیؑ خلیفہ خدا ہیں ان کی متابعت کرو۔

۳۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ مہدیؑ میرے لڑکوں میں سے ہے اس کے لئے غیبت ہے جب ظاہر ہو گا تو زمین کو عدالت اور انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم اور جور سے بھر گئی تھی۔

۴۔ امام علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت ہے کہ جس کے پاس تقویٰ نہیں ہے اس کے پاس دین نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو یعنی جو کہ زیادہ تقویٰ

کرے اس کے بعد فرمایا میرا چوتھا لڑکا جو کنیزوں کی سرداروں کا لڑکا ہو گا
جس کے ذریعہ خداوند تعالیٰ زمین کو ہر ظلم و ستم سے پاک کرے گا اور وہ
ہے جس کی ولادت میں لوگ شک کریں گے اور وہ غیبت والا ہے جب وہ
ظہور کرے گا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی لوگوں
کے بیچ میں میزان عدل رکھا جائے گا پھر ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرے گا۔

۵۔ و قول اللّٰہ عزوجل (یوم ینادی المنادی من مکان قریب و
یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذلک یوم الخروج (ق:۴۲،۴۱) ای
خروج ولدی القائم المھدی علیہ السلام

(ترجمہ) اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ جس دن پکارنے والا اسرافیل
نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے گا کہ اٹھو جس دن لوگ ایک سخت چیخ کو
بخوبی سن لیں گے وہی دن لوگوں کے قبروں سے نکلنے کا ہو گا۔ یعنی ہمارے
(امام رضا علیہ) لڑکے مہدی قائمؑ کے خروج کا دن ہو گا۔

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند تعالیٰ
ہمارے دوستوں اور پیروؤں کے دلوں میں رعب ڈالے رہتا ہے اور جب
ہمارے مہدیؑ قائم قیام کریں گے پس ہمارے دوستوں اور پیروؤں کا آدمی
تلوار سے زیادہ جری اور برچھی سے زیادہ تیز ہو گا۔

۷۔ جابر ابن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خداؐ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت تک ایک طائفہ میری امت میں سے ظاہراً
حق کے لئے مقاتلہ کرتی رہے گی۔ پس عیسیٰ ابن مریم اتریں گے۔ پس اس
امت کا امیران سے کہے گا آپ نماز پڑھایئے پس وہ کہیں گے کہ نہیں آپ
لوگ ایک دوسرے کے لئے امیر ہیں اللہ تبارک تعالیٰ نے تم کو (مہدیؑ) کو

اس امت کے لئے کرم کیا ہے۔

۸۔ کتاب فتوحات مکیہ میں شیخ محی الدین نے کہا ہے۔ مہدیؑ شریعت کے احکام جو ملک بذریعہ الہام تعلیم دیں گے ان کے مطابق حکم جاری کریں گے جیسا کہ حدیث مہدی میں ہے کہ مہدیؑ میری متابعت کرے گا اور خطا نہیں کرے گا۔

۹۔ اور کتاب مشکوٰۃ میں ہے جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ قسم [illegible] مریم کے بیٹا (عیسیٰؑ) نازل ہوں گے اس وقت منصف ہی انصاف ہو گا صلیب (عیسائیوں کی علامت) کو توڑ دیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کو ہٹا دیں گے بالکل چھوڑ دیں گے یعنی ترک ہو جانے کی (یعنی مساوات قائم ہو گا) عداوت و حسد و بغض کو دور کریں گے اور مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا مسلم نے روایت کی ہے اور روایت میں ان سے کہا ہے کیسے ہو گے تم اگر ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں نازل ہوں جبکہ تمہارا امام تمہارے میں سے ہو گا (یعنی امام مہدیؑ)

۱۰۔ سہل ابن حوشب سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ رمضان کے مہینے میں آواز ہو گی اور شوال کے مہینے میں معمہ (جدید گمان) ہو گا اور ذی قعدہ کے مہینے میں قبائل آپس میں لڑیں گے اور حاجیوں کو لوٹا جائے گا اس کی علامت ہے اور منیٰ میں جنگ عظیم کی جگہ ہو گی اور بہت زیادہ اس میں قتل ہو گا اور خون بہے گا یہاں تک کہ ان کا خون تیزی سے بہے گا یہاں تک کہ ان کا صاحب بھاگ کر رکن و مقام کے درمیان آئے گا اور اس کی بیعت کریں گے اور وہ راضی نہیں ہو گا تو اس سے کہیں گے کہ اگر تم نے انکار کیا تو گردن ماریں گے اور اس سے سا کہیں

زمین و آسمان راضی رہیں گے۔

اللہ (عقدالدرر کتکب) ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہمارے بعد فتنہ ہو گا اس فتنہ میں ایک افلاس (نیست و نابود ہونا) اس میں بھاگنا اور لڑائی ہو گی پھر اس سے شدید فتنے ہوں گے لوگ کہیں گے کہ اب فتنہ ختم ہو گیا لیکن برابر فتنہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ عربوں کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر فتنہ داخل رہے گا اور یہاں تک کہ تمام مسلمانوں کے گھروں میں فتنہ پہنچ جائے گا یہاں تک کہ میری عترت میں سے ایک مرد خروج کرے گا۔

اللہ اس نے کہا ہمارے دادا نے روایت کی ہے ...... جناب امیرالمومنین علیہ نے فرمایا ہے کہ قائم کا قیام نہیں ہو گا یہاں تک کہ دنیا کی آنکھ اکھڑ جائے اور آسمان میں سرخی ظاہر ہو اور وہ حاملان عرش کے آنسو ہوں گے اہل زمین کے لئے یہاں تک کہ اس میں ایسی قوم ظاہر ہو گی کہ ان میں خیر نہیں ہو گا میرے بیٹا کے لئے دعا کریں گے اور وہ ان سے بری بھی ہوں گے وہ بری جماعت ہو گی ان کا تعلق شریر لوگوں سے ہو گا ان پر ظلم و فتنہ مسلط ہو گا۔

اللہ جناب امیرالمومنین علیہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد انہوں نے آخر میں کہا کہ پھر عجم و عرب کے امراء (رئیس) میں اختلاف واقع ہو گا ان کا اختلاف دور نہیں ہو گا اور یہ امر ابی سفیان کی ایک اولاد تک پہونچے گا پس انہوں نے کہا پھر امیروں کا سردار اور کافروں کو قتل کرنے والا ظاہر ہو گا اور بادشاہ ہو گا جس کی سب کو امیدیں تھیں جس کی طولانی غیبت کی وجہ سے لوگوں کی عقلیں متحیر ہو گئی تھیں اور اے حسین وہ نواں لڑکا تمہارا ہو

لالچی، مکھی کی طرح چپکے رہیں گے اور منکر کو منع نہیں کریں گے اور ان کے قاضی (مقدمہ فیصلہ کرنے والے) رشوت قبول کریں گے اور مرد مرد کے لئے عروس کیا جائے گا جس طرح سے عورت اپنے شوہر کے لئے عروس بنائی جاتی ہے اور عورت عورت کے لئے عروس کی جائے گی اور عورت شوہر کے اوپر تمام چیزوں میں مستولی (مسلط) رہے گی۔ جب علماء مر جائیں گے اور لوگوں کے قلوب میں قساوت آ جائے گی اس وقت یہ سب چیزیں ہوں گی اور ان لوگوں میں سے اگر کوئی شخص دن یا رات میں نماز پڑھے گا تو اس کی نماز میں سے اس کے لئے کچھ لکھا نہیں جائے گا اور اس کی کوئی بھی نماز قبول نہیں ہو گی اس وجہ سے کہ اس کی نیت میں یہ ہو گا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے مسلمانوں کے مال پر حیلہ و مکر کرے اور ان کی مسجدوں میں مواکف کے نقش ہوں گے ان کی اولاد میں حس وحشی گدھے کے ہوں گی۔ یعنی جب (وحشی گدھے) اس زمانہ کے بزرگوں میں ہوں گے ان کے مال کا مالک وہ ہو گا جو اہلیت نہیں رکھتا ہے۔ احمق اور لئیم کی اولاد میں سے ہو گا ان کے فقہا لوگ خواہش کے مطابق فتوا دیں گے اور ان کے قاضی کہیں گے جو وہ نہیں جانتے ہیں اور ان لوگوں کی خوراک فیروج اور چڑیوں کی چربی ہو گی وہ جو مدد کریں گے خدا کے قضا کے خلاف ہو گی اور آپس میں محارم کی ہتک حرمت کریں گے اور اپنی اولادوں کو برا کام کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوں گے اور مرد اپنی زوجہ کے برے کام کو دیکھ کر منع نہیں کرے گا اور اس کو نہیں روکے گا اور جو کچھ زنا کر کے لائے گی اس کو قبول کرے گا اور مفسد اور پست ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر کوئی طول و عرض میں نکاح کرے گی تو کوئی منع نہیں کرے گا اور اس کا شوہر اپنی عورت

کی برائیوں کو سن کر پرواہ نہیں کرے گا اور وہ دیوث کہا جائے گا اس کا کوئی قول خدا تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور ان کے لئے نہ کوئی انصاف ہے اور نہ کوئی عذر قبول کیا جائے گا اور حرام کھائیں گے اور نکاح حرام کریں گے اور شریعت کے رو سے وہ شخص واجب القتل ہو گا اور لوگوں میں بے آبرو ہو گا اور قیامت کے دن جہنم میں داخل ہو گا اور شریف لوگ ذلیل ہوں گے ابلت اونچا ہو گا اور فتنہ و فساد زیادہ ہوں گے اور ان کے لئے بھائی چارہ بہت کم ہو گا۔ تحقیق آگاہ ہو کہ ان میں کی پہلی جماعت گلی بکنے والی ہو گی اور تفرقہ ڈالنے والی ہو گی اور آخری دور سفیانی شاہی کا ہو گا تم لوگ سات طبقہ ہو لیکن طبقہ اول میں ستر ہجری تک زہد و تقویٰ ہو گا اور دوسرا طبقہ دو سو تیس ہجری تک محبت و شفقت آپس میں ہو گی اور تیسرا طبقہ پانچ سو تیس ہجری تک جھوٹ اور جدائی ڈالنے والے ہوں گے اور چوتھا طبقہ سات سو ہجری تک ان میں حسد زیادہ ہو گی اور پانچواں طبقہ آٹھ سو تیں ہجری تک ان میں تکبر و عجب و جھوٹ تہمت لگانے والے ہوں گے اور چھٹواں طبقہ نو سو تیں ہجری تک جھوٹ مرض دشمنوں کا زمانہ ہو گا اور ساتواں طبقہ حیلہ و جنگ و غداری و مکر و برائی و جھگڑا و جدائی و بغض و عداوات و بڑی بڑی لہو و لعب و مشکل کام و شہوت پرستی و شہروں کی خرابی اور بڑے بڑے مکان و محل برباد ہوں گے و اسی زمانہ میں ملعون میشوم (بری) وادی سے ظاہر ہو گا اور اسی زمانہ میں پردہ اٹھ جائے گا فروج بھی بے پردہ ہو جائے گی اس کے بعد ہمارے قائم مہدیؑ کا ظہور ہو گا پھر جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اول وہ فتنہ کو دور کریں گے۔ میں تم لوگوں کو مکہ کے اور حرمین کے متعلق خبر دیتا ہوں اس میں قحط اور کشت و خون ہو گا آگاہ ہو اور ڈالے ہو کہ نبی کے

اہلبیت و شرفاء گرانی و خوف و فقر و خوف میں ان کا بہت برا حال ہو گا تمہارا والی پہلے بنی امیہ سے ہو گا اس کے بعد بنی عباس تمہارے سرپرست ہوں گے اہلبیت بہت ہی قتل ہوں گے ان کے مال لے لیں گے اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور مٹا دیئے جائیں گے اور ان کا مال چھین لیا جائے گا۔

۱۵۔ کتاب عقد الدرر میں ابی عبداللہ حسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب تم مشرق کی طرف سے تین دن یا سات دن تک آگ نکلتے دیکھو تو فرج آل محمدؐ کا انتظار کرو انشاء اللہ پھر آپ نے فرمایا کہ آسمان میں سے ایک منادی امام مہدیؑ کے نام سے پکارے گا مشرق و مغرب کے سب لوگ سنیں گے یہاں تک کہ سونے والا بھی جاگ جائے گا اور کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا اپنے پیروں پر ڈرتا ہوا کھڑا ہو جائے گا خدا رحم کرے اس شخص پر جو اس آواز کو سن کر جواب دے بہ تحقیق کہ اول آواز جبرئیل روح الامین کی ہو گی۔

۱۶۔ جناب علی بن حسینؑ سے وارد ہے کہ شیخ طوسی نے خدلم بن بشیر سے روایت کی ہے میں نے علی بن الحسینؑ سے کہا کہ خروج کے متعلق بیان کیجئے اور ان کی دلائل و علامات پہچانوایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ قبل خروج مہدیؑ کے ایک آدمی کا خروج ہو گا اس کو عوف سلمٰی کہیں گے زمین جزیرہ پر خروج ہو گا اور اس کا مکان کریت میں ہو گا اور وہ مسجد دمشق میں قتل کیا جائے گا اس کے بعد شعیب بن صالح کا خروج سمرقند میں ہو گا اس کے بعد سفیان ملعون خشک وادی سے خروج کرے گا اور وہ عتبہ ابن ابو سفیان کے لڑکوں میں سے ہو گا۔ جب سفیانی ظہور کرے گا تو مہدیؑ پوشیدہ ہو جائیں گے پھر اس کے بعد ظاہر ہوں گے۔

۱۷۔ فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں نے جبلہ ازدی سے روایت کی اس نے کہا کہ امام ابو جعفرؑ (محمد باقرؑ) نے فرمایا قائمؑ کے ظہور کے قبل دو نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ سورج گہن نصف رمضان میں اور چاند گہن آخر رمضان میں ہو گا اس نے کہا ابن رسول خداؐ سورج گہن تو آخر ماہ میں اور چاند گہن نصف ماہ میں ہوا کرتا ہے۔ حضرت ابو جعفرؑ (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں جو کچھ کہ کہتا ہوں یہ دو نشانیاں ابھی نہیں ہوئی ہیں جب سے حضرت آدمؑ نازل ہوئے ہیں۔

۱۸۔ صالح ابن ہیثم سے روایت ہے میں ابا جعفر (امام محمد باقرؑ) کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ قائمؑ کے ظہور اور نفس زکیہ (محمد بن حسن) کے قتل ہونے میں پندرہ رات سے زیادہ نہیں فرق ہو گا۔

۱۹۔ جابر سے روایت ہے ابی جعفر (امام محمد باقرؑ) سے کہا کہ یہ امر کب واقع ہو گا آپ نے فرمایا کہ دور ہے اے جابر اس وقت ہو گا جب کوفہ اور حیرہ (قدیم شہر نجف حاضرہ کا ماضی) کے درمیان کثرت سے قتل ہو گا۔

۲۰۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ابی جعفر (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا کہ سفیانی اور قائمؑ ایک ہی سنہ میں ہوں گے۔

۲۱۔ محمد ابن مسلم ثقفی سے روایت ہے کہ میں ابو جعفر (امام محمد باقرؑ) کے پاس گیا میں نے ارادہ کیا کہ ان سے قائمؑ کے متعلق سوال کروں۔ آپ نے فرمایا اے محمد بن مسلم بے شک ہمارے قائمؑ میں پانچ انبیاءؑ کی سنت ہیں۔ یونسؑ ابن متی و یوسفؑ بن یعقوبؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور محمدؐ صلوات اللہ علیہم یونس ابن متی کی سنت پس ہے ان کا پلٹنا اور ان کا سن

زیادہ تھا مگر جوان معلوم ہوتے تھے اور لیکن یوسف ؑ کی سنت ان کی غیبت خاص عام تھی اور ان کا اپنے بھائیوں سے پوشیدہ ہونا اور ان کے باپ یعقوب نبی پر یہ کام بہت مشکل ہو گیا حالانکہ یوسف ؑ اور ان کے باپ و متعلقین کے درمیان بہت کم فاصلہ تھا اور پھر بہت کچھ وسعت و فراخی ہوئی اور لیکن موسیٰ ؑ کی سنت طولانی خوف اور طول غیبت اور مخفی ولادت کا ہونا اور ان کے شیعوں کا خستہ ہونا اور ان کے بعد (شیعوں) کی اہانت اور توہین ہوئی یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ ظاہر ہوں اور ان کی مدد دشمنوں کے مقابلہ میں کیا اور لیکن سنت عیسیٰ ؑ اختلاف۔ کچھ لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ پیدا نہیں ہوئے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ وہ مر گئے اور دیگر گروہ کہتا ہے کہ وہ قتل ہو گئے اور صلیب پر چڑھائے گئے اور لیکن سنت جد مصطفیٰ ؐ تلوار کھینچنا خدا و رسول ؐ کے دشمنوں اور باغیوں کو قتل کرنا اور ان کی مدد تلوار سے ہو گی اور ان کا رعب چھا جائے گا ان کو کوئی رایت (قوت) پلٹا نہیں سکتی اور ان کے خروج کی علامت یہ ہے سفیانی کا شام سے خروج ہو گا اور یمانی کا یمن سے خروج ہو گا اور رمضان میں آسمان سے بہت زور کی آواز ہو گی اور منادی آسمان سے ان کا اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارے گا۔

۲۲۔ محمد مسلم ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو جعفر (امام محمد باقر ؑ) سے سنا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ ہمارا قائم ؑ رعب کے ساتھ خدا کی نصرت کے ساتھ، طے الارض اور تمام زمین کے خزانے ظاہر ہو جائیں گے اور تمام مشرق و مغرب کے بادشاہ ہوں گے اور خداوند تعالیٰ اپنا دین سب دینوں کے اوپر ظاہر کرے گا اور اگرچہ مشرکین دوست نہ رکھتے ہوں پس زمین پر کوئی

خرابہ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ تعمیر ہو جائے گا اور روح اللہ عیسی بن مریم نازل ہوں گے اور ان (قائمؑ) کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ میں نے کہا اے ابن رسول خداؐ آپ کے قائمؑ کب ظاہر ہوں گے۔ حضرت نے فرمایا جب مرد عورت کی اور عورت مرد کی شبیہ (شکل صورت) ہو جائیں گے اور مرد مرد کے لئے اور عورت عورت کے لئے کافی ہو گی اور عورتیں زین سواری کرنے لگیں گی اور جھوٹی شہادت قبول کی جائے گی اور سچی گواہی رد کر دی جائے گی اور لوگوں کا خون بہانا آسان سمجھا جائے گا اور زناکاری عام ہونے لگے گی۔ سود کو حلال سمجھیں گے اور شریر لوگوں کی زبان سے ڈریں گے (بچیں گے) اور سفیانی شام سے اور یمانی یمن سے ظاہر ہوں گے اور بیدا دھنس جائے گا اور آل محمدؐ کا ایک غلام جس کا نام محمد بن الحسن نفس زکیہ ہو گا رکن اور مقام کے درمیان قتل ہو گا اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس کے (قائمؑ) ساتھ اور اس کے شیعہ کے ساتھ ہے پس وہ وقت ہمارے قائمؑ کے خروج کا ہے۔ قائمؑ جب ظاہر ہوں گے اپنے کمر کو کعبہ سے ٹیک دیں گے اور تین سو تیرہ مردان کے پاس جمع ہوں گے۔ سب سے پہلے اس آیت (اگر تم لوگ مومن ہو خدا کا بقیہ خیر ہے تم لوگوں کے لئے) پھر فرمائیں گے کہ میں خدا کا بقیہ ہوں اور خدا کی حجت اور تم لوگوں کے اوپر خدا کا خلیفہ ہوں مگر کوئی مسلمان باقی نہیں رہے گا مگر اس کو یا بقیہ اللہ فی الارض کہہ کر سلام کرے گا۔ جب دس ہزار آدمی جمع ہو جائیں گے تب وہ خروج کریں گے اور زمین پر اللہ عزوجل کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہو گا جیسے بت، وثن اور دوسرے اس میں آگ لگ کر جل جائے گا اور یہ ایک طولانی غیبت کے بعد ہو گا تاکہ خدا معلوم کرے کہ اس کی غیبت میں کون

اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون اس کے اوپر ایمان لاتا ہے۔

۲۳۔ محمد بن مسلم نے ابو عبداللہ جعفر بن محمدؑ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا کہ قائمؑ کے آنے سے پیشتر مومنین کے لئے خدا کے جانب سے کچھ علامتیں ہیں میں نے کہا کہ وہ کیا ہیں حضرت نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کا وہ قول (تم لوگوں کو کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دو) حضرت نے فرمایا کہ مومنین کچھ آزمائے جائیں گے بادشاہ کے خوف سے جو بنی فلاں کا آخری بادشاہ ہو گا اور بھوک کو چیزوں کے گران ہونے سے اور مال کی کمی تجارت میں فساد اور برکت کی کمی سے اور نقص نفس یعنی سرعت و کثرت موت اور ثمرات کی کمی یعنی زراعتوں کا نفع کم آئے گا اور میووں کی برکت میں کمی اور صابرین کو خوشخبری دو کہ اس کے بعد قائمؑ کا خروج ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے محمد یہ خدائے عزوجل کے قول کی تاویل ہے۔ حالانکہ خدا اور راسخون فی العلم کے سوا ان کا اصل مطلب کوئی نہیں جانتا۔

۲۴۔ حضرت ابو عبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سفیانی کا امر حتمی اور خروج اس کا رجب میں ہو گا۔

۲۵۔ حضرت ابو عبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آواز جو رمضان ہو گی وہ جمعہ کی رات تیئس دن رمضان کا گزر چکا ہو گا۔

۲۶۔ ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا قائمؑ کا ظہور نہیں ہو گا جب تک کہ بنی ہاشم سے بارہ آدمی ظاہر ہوں اور اپنی طرف سب کو بلائیں

گے

۲۷۔ عبداللہ بن ابی منصور سے ہے کہ انھوں نے کہا کہ حضرت صادق ابا عبداللہ علیہ السلام سے میں نے سفیانی کے بارے میں پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اس کا نام کیا کرو گے اگر وہ شام کے پانچ کور دمشق، و حمص فلسطین اردن اور قنسرین پر مسلط ہو جائے تو فرج کا انتظار کرنا میں نے کہا ۹ ماہ سلطنت کرے گا۔ حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ۸ ماہ سے بھی ایک دن زیادہ سلطنت نہیں کرے گا۔

۲۸۔ ابی بصیر و محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے سنا حضرت فرماتے تھے کہ امر واقع نہیں ہو گا جب تک کہ دو ثلث لوگ چلے جائیں۔ میں نے کہا کہ اگر دو ثلث لوگ چلے جائیں تو کیا بچے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم راضی نہیں ہو کہ ایک ثلث بچے۔ (دو ثلث یعنی تلوار اور طاعون سے مریں گے)۔

۲۹۔ ہشام زرارہ سے روایت کرتے ہیں میں نے ابو عبداللہؑ (امام جعفر صادقؑ) سے کہا آواز حق ہے حضرت نے فرمایا خدا کی قسم یہاں تک کہ ہر قوم اپنی زبان میں (اس آواز کو) سنے گی اور حضرت ابو عبداللہؑ (امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا یہ امر نہیں ہو گا یہاں تک کہ نو یا دس انسان ہلاک ہو جائیں۔

۳۰۔ ابی حمزہ حضرت ابو عبداللہؑ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ قائمؑ کا خروج (ظہور) ضروری ہے۔ میں نے کہا آواز کی کیفیت کیسی ہو گی۔ حضرت نے فرمایا منادی آسمان سے قبل از ظہر ندا کرے گا خبردار ہو کہ بہ تحقیق حق حضرت علیؑ اور ان کے شیعہ کے

ساتھ ہے۔ اس کے بعد ابلیس ملعون عصر کے وقت ندا کرے گا خبردار ہو کہ حق عثمان اور اس کے شیعہ کے ساتھ ہے۔ پس اس وقت اہل باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ (عثمان سے عثمان بن عنبسہ مراد ہے)

۳۱۔ جناب ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے کہ قائمؑ خروج و ظہور نہیں کریں گے یہاں تک کہ بارہ آدمی کھڑے ہوں اور سب کا ادعا یہ ہو گا کہ ہم نے ان کو (قائمؑ) کو دیکھا ہے تو انہیں لوگ جھٹلائیں گے۔

۳۲۔ (جناب امام صادقؑ نے علامات ظہور بیان کیا ہے) حمران نے جناب ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت کیا ہے کہ جب تم دیکھو کہ ایک مرد دوسرے مرد کے لئے، اپنے کو موٹا (کلفت) بناتا ہے اور عورت دوسری عورت کے لئے اپنے کو موٹا و فربہ بناتی ہے اور جب مرد اپنی روزی اپنے دبر (مقعد) کے ذریعہ کمانے لگیں اور عورت اپنی روزی اپنی فرج کے ذریعہ پیدا کرنے لگیں اور جب تم دیکھو کہ حرمین (مکہ و مدینہ) میں لوگ ایسا کام کرنے لگیں جو خدا کو پسند نہ ہو اور کوئی منع کرنے والا منع نہ کرے اور کوئی شخص عمل قبیح اور ان کے درمیان حائل بھی نہ ہو اور جب تم دیکھو کہ حرمین (مکہ و مدینہ) میں گانا بجانا وغیرہ ہونے لگے اور جب تم دیکھو کہ عورتیں ملکیت (جائداد و ریاست) پر غالب ہونے لگیں اور تمام کاموں پر غالب ہونے لگیں اور جب دیکھو کہ بادشاہ کھانے کی چیزوں کو چھپا کر رکھے اور جب تم دیکھو کہ ذوی القربیٰ کا مال غلط جگہوں میں تقسیم ہوتا ہے (یعنی قماربازی وغیرہ) اور ان مالوں سے شراب نوشی کی جائے اور جب دیکھو کہ شراب دوا میں استعمال ہو رہی ہے اور بیماروں کے لئے اس کا وصف بیان

اور اس سے شفا حاصل کی جائے اور جب تم دیکھو کہ سکران (مست) آکر لوگوں کو نماز پڑھائے اس کے عقل نہیں ہو گی اور لوگ اس سکران (مست) کی مذمت بھی نہیں کریں گے اور سکر (مست) کی تعظیم کی جائے گی اور وہ متقی سمجھا جائے گا اور لوگ اس سے ڈریں گے اور اس کے بات پر نہ اعتراض کریں گے اور نہ کوئی عقوبت (سزا) کریں گے اور جب تم دیکھو کہ لوگ نماز کو اس کے وقت سے سبک کر دی جائے (یعنی وقت پر نہ پڑھی جائے)۔

۳۳۔ ایک شخص نے ابا عبداللہ (امام جعفر صادق) سے پوچھا آپ کے قائم کب ظاہر ہوں گے آپ نے فرمایا گمراہی و حالت کی زیادتی اور ہدایت کی کمی ہو گی یہاں تک حضرت نے فرمایا کہ اس وقت قائم کے نام سے آواز دی جائے گی شب تیسویں رمضان وہ آواز سنائی دے گی اور قائم روز عاشورا کھڑے ہوں گے۔

۳۴۔ سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) کے پاس تھا اور ان کے پاس کوفہ کی ایک جماعت تھی۔ حضرت ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ حج کر لو پیش اس کے کہ حج نہ کرنے پاؤ قبل اس کے کہ روی ہزجانی لوگ منع کریں۔ حج کر لو قبل اس کے کہ عراق میں ایک مسجد خراب کی جائے جو مسجد درخت خرما اور نہروں کے درمیان ہو گی۔ حج کر لو پیش اس کے کہ بیر کا درخت زورا (شہر بغداد) میں کاٹا جائے جس کی جڑیں اس خرما کے درخت تک پہنچی ہوں جس درخت سے جناب مریم نے خرما توڑا تھا۔ اس وقت حج کے لئے جانے سے روکے جاؤ گے۔ میوے کم ہو جائیں گے اور شہر برسات نہ ہونے سے سوکھ جائیں

گے (قحط ہو گا) اور تم لوگ گرانی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور نہ بادشاہ کا ظلم تم لوگوں پر ظاہر ہو گا اور دشمن و بلا (مصیبت) وہ وباء (بیماری) و بھوک اور آفاق سے فتنہ تم پر سایہ کئے ہو گا۔ اے اہل عراق تم پر ویل (تف، افسوس) ہو جب تمہاری طرف خراسان سے جھنڈے آنے لگیں اور اے اہل رَی تم پر ویل ہو ترکوں سے اور اہل عراق تم پر ویل ہو اہل ری سے پھر ان لوگوں کے لئے ویل ہو شط سے۔ سدیر کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا مولی شط کون ہیں حضرت نے فرمایا ایک قوم ہے جن کے کان چوہے کے کان کی طرح چھوٹے ہوں گے ان کی پوشاک لوہے کی ہو گی ان کا کلام شیطانوں کے کلام کی طرح ہو گا ان کے آنکھ کی سیاہی چھوٹی ہو گی اور ان کے داڑھی اور بال نہ ہوں گے ان کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں۔

۳۵۔ حضرت ابی عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی جب کہ وہ زمانہ آئے کہ دونوں مسجدوں کے درمیان اس طرح سے علم چھپ جائے جیسے سانپ اپنی بل میں چھپتا ہے اور شیعہ آپس میں اختلاف کریں اور بعض بعض کو جھوٹا کہیں اور بعض بعض کے منہ پر تھوکیں (راوی) میں نے کہا اس وقت خیر کیا چیز ہے۔ حضرت نے فرمایا اسی وقت سب خیر ہو گا اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا کہا کہ اس وقت فرج نزدیک ہو گا۔

۳۶۔ احمد بن محمد ابی نصر سے حدیث ہے کہ حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں اس امر (قائمؑ کا ظہور) کے پہلے بیوح ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ بیوح کیا ہے پس میں حج کے لئے گیا اور ایک اعرابی سے سنا کہ آج بیوح ہے میں نے اس سے کہا بیوح کیا ہے اس نے کہا شدید گرمی۔

۳۷۔ مولانا مفید علیہ رحمہ نے کتاب ارشاد میں علامات ظہور کے متعلق لکھتے ہیں ۔۔ آل ابی طالب میں سے بارہ آدمی ظاہر ہوں گے اور وہ سب کے سب اپنی امامت کا دعویٰ کریں گے اور شیعہ بنی عباس کے ایک بڑے آدمی کو جلولا اور خانقین کے درمیان جلائیں گے اور شہر بغداد میں کرخ محلہ کے پاس پل بنائیں گے اور سیاہ آندھی قبل دوپہر بلند ہو گی اور زلزلہ آئے گا اور بہت زیادہ دھنس جائیں گے اور اہل عراق و بغداد کے لوگوں پر خوف طاری ہو گا اور موت جلدی جلدی و بکثرت ہو گی اور مال کی کمی ہو گی اور جانوں اور میوؤں کی کمی ہو گی اور ٹڈی ظاہر ہو کر ان کے زراعت اور غلوں کو نقصان پہنچائیں گے اور زراعت کی کمی اور فائدہ کی کمی ہو گی اور کھیتی کرنے والے دو گروہ عجمی ہوں گے اور آپس میں بہت زیادہ خونریزی ہو گی اور غلام اپنے آقا کی اطاعت سے باہر ہو جائیں گے اور اپنے سرپرستوں کو قتل کریں گے اور وہ لوگ اہل بدعت کی طرح مسخ ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ بندر اور سور ہو جائیں گے اور سادات کے شہروں پر غلام غلبہ پائیں گے اور آسمان سے آواز آئے گی یہاں تک کہ اہل زمین ہر ایک اپنی زبان میں اس کو سنے گا اور صورت و سینہ آفتاب میں ظاہر ہو گا جس کو لوگ دیکھیں گے اور مردے قبروں سے اٹھیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا کی طرف پلٹ آئیں گے اور اپنے کو پہچنوائیں گے اور لوگوں سے ملاقات کریں گے پھر اس کے بعد چوبیس مرتبہ متصل پانی برسے گا پھر اس کے بعد زمین مرنے کے بعد زندہ ہو گی اور اپنی برکت کو پہچانوائے گی اور ہر شخص جو مہدیؑ سے اعتقاد رکھتا ہے اس کی تمام آفت زائل ہو جائے گی اس کے بعد لوگ جان جائیں گے کہ حضرت کا ظہور مکہ میں ہو گا تو وہ سب ان کی

طرف متوجہ ہو کر ان کی مدد کے لئے جائیں گے جیساکہ خبروں میں آیا ہے۔

۳۸۔ علی بن طاؤس سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے جعفر بن محمد بن ملک کوفی کی کتاب میں پایا اور اس سند حمران تک پہنچتی ہے۔ دنیا کی عمر سو ہزار (ایک لاکھ برس) سال ہے اس میں سے بیس ہزار سال لوگوں کے لئے ہے اور اسی ہزار سال آل محمدؑ کے لئے ہے۔

۳۹۔ عبدالکریم بن عمر الخثعمی نے حضرت ابی عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے کہا کہ قائمؑ کی کتنے سال بادشاہی ہو گی۔ حضرت نے فرمایا سات سال اور وہ تمہارے ستر سالوں کے برابر ہوں گے۔

۴۰۔ عبداللہ بن یعفور حضرت ابی عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ قائمؑ کی حکومت انیس سال اور چند ماہ رہے گی۔

۴۱۔ جابر بن یزید جعفی نے ابا جعفر محمد بن علی (امام محمد باقرؑ) سے سنا کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہمارے اہلبیت کا آدمی تین سو تیرہ سال اور نو سال اور زیادہ حکومت کرے گا۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے کہا کہ وہ کب ہو گا۔ حضرت نے فرمایا کہ قائمؑ کے موت کے بعد۔ میں نے کہا قائمؑ کب ظاہر ہوں گے (آپ نے فرمایا) ان کے ظہور اور موت کے درمیان انیس سال کا زمانہ ہو گا۔

۴۲۔ جعفی سے روایت ہے کہ اس نے ابا جعفر (امام محمد باقرؑ) سے سنا خدا کی قسم ہم اہلبیت کا آدمی بعد مرنے کے تین سو نو برس بادشاہی کرے گا۔ میں نے کہا کہ یہ کب ہو گا حضرت نے فرمایا کہ قائمؑ کی موت کے بعد۔ میں نے کہا کہ آپ کے قائمؑ کب اور کتنے سال بادشاہی کریں گے۔

حضرت نے فرمایا انیس سال۔ اس کے بعد منتصر کا خروج ہو گا اور امام حسین ؑ اور ان کے اصحاب کے خون کا بدلہ لیں گے۔ قتل کئے جائیں گے اور چلیں گے یہاں تک کہ سفیانی نکلے گا۔

۴۳۔ کتاب مخزن میں لکھا ہے (موید الود لکھتا ہے) تمام دنیا کو کفر گھیر لے گا۔ اور کفار تمام اہل اسلام پر بزور غالب ہو جائیں گے اور اہل اسلام سے دوستی پیدا کریں گے تاکہ ان کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیں اور قوامد میں مسموع القول ہوں گے جو چاہیں گے وہ اپنی طاقت اور پیسہ کے ذریعہ سے کریں گے اور بڑے اور لوگ ان کی اطاعت کریں گے۔ عام مردمان کے کاموں میں اور جو لوگ دنیا پرست ہیں وہ اپنے دنیوی غرض کے لئے ان کو سچ مانیں گے اور لوگ ان کی پناہ میں رہیں گے بلکہ ان کی دوستی و رفاقت پر فخر و مباہات کریں گے اور مسلمان انہیں کا لباس پہن کر کفار کے شبیہ (مثل) ہو جائیں گے اور ان کے کہنے کے مطابق کام کریں گے اور ان کے راہ چلنے و حرکات و قاعدہ و قانون پر چلیں گے اور دین اسلام اتنا ضعیف ہو جائے گا کہ اس کا صرف نام باقی رہے گا اور مشرکین کے عقیدے لوگوں میں پھیل جائیں گے۔

۴۴۔ علامہ مجلسی ؒ نے دیباچہ بحار الانوار کتاب روضۃ الواعظین اور تبصرہ المتعلمین و شہر آشوب کے مناقب اور شیخ نجیب الدین اور علامہ اپنے رسالہ میں اجازت اور ابن داؤد کتاب رجال میں فرمایا ہے کہ امام ؑ نے فرمایا کہ لوگوں کے اوپر ایسا زمانہ آئے گا کہ علماء قتل کئے جائیں گے جیسے موس قتل کیا جاتا ہے پس کاش کہ علماء لوگ اس زمانہ میں اپنے کو باطل سے بچائیں۔

۴۵۔ جناب معمرؑ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ پانچ گروہ پر نظر نہیں کرے گا اور وہ پاکیزہ نہیں ہوں گے اور وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے اور وہ پانچ گروہ وہ لوگ ہیں نماز عشاء کے وقت سوتے رہتے ہیں اور نماز عشاء کو ترک کر دیا ہے اور نماز صبح سے غافل رہتے اور سوتے رہتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں قمار (جوا) کے آلات سے کھیلتے رہتے ہیں دوسرے وہ لوگ ہیں کہ نشہ والی چیزوں کو پیتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں کہ ان کی رفتار چال و چلن اور ان کی شوخ پدر و مادر کو برا کہتے ہیں۔

۴۶۔ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ بہ تحقیق خداوند تعالیٰ علم کو نیست و نابود نہیں کرتا بلکہ علم کو لے لیتا ہے علماء کے لینے سے پس جس زمانہ میں کہ علم باقی نہ رہے تو لوگ اپنے لئے جاہل رئیس بناتے ہیں پس ان سے سوال کرتے ہیں اور فتویٰ ان سے لیتے ہیں اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دے دیتے ہیں تو وہ لوگ خود گمراہ ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

۴۷۔ ابوہریرہ نے جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا دین دار آدمی کے لئے زمانہ سالم نہیں رہے گا۔ مگر وہ شخص جو اپنے دین سے ڈرتا رہے گا سالم رہے گا اور ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں چلا جائے۔ اپنے دین کی حفاظت کے لئے پس اس زمانہ میں کوئی آدمی بغیر سختی و غضب کے زندگی نہیں گذار سکتا۔ مرد اپنی عورت کے مادر کی اولاد سے ہلاک ہو گا اگر زن اولاد نہ رکھتی ہو گی تو اس کی ہلاکت اس کے باپ کے ہاتھ سے ہو گی اور اگر وہ بھی نہ ہو گا تو وہ عزیز و اقارب کے ہاتھ ہلاک ہو گا۔ لوگوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے یارسول خداؐ فرمایا کہ وہ

ہلاک ہوں گے معیشت (روزی) کی تنگی سے۔

۸۷۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا ہے کہ یہ کام اس وقت ہو گا جبکہ دو تہائی آدمی اپنے دین سے پھر کر مرتد ہو جائیں گے۔

۷۹۔ اور دوسرے راویں سے روایت کی گئی ہے جو حضرت امام صادقؑ تک پہنچتی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ سفیانی کا منادی آواز دے گا کہ جو شخص شیعان علیؑ سے ایک شیعہ کو لاوے گا اس کو میں ہزار درہم دوں گا پس اسی وقت ہمسایہ ہمسایہ کو پکڑیں گے اور کہیں گے کہ یہی شیعیان علیؑ ہے اور اس کو قتل کریں گے۔

۸۰۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ دشمنان جو کچھ چاہیں گے تمہارے متعلق وہ کر لیں گے اور تم ان کے فعل کے متعلق عاجزی کی وجہ سے انکار و ممانعت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے کسی قسم کی ڈھارس نہیں ہو گی اور تمہارا کاروبار خوف اور ڈر کی وجہ سے ضعیف (کمزور یا خراب) ہو گا۔

۸۱۔ ایضاً حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے منصور یہ کام (قائمؑ کا ظہور) کو ظاہر ہونے والا ہے یہ واقع نہیں ہو گا لیکن جب کہ لوگ ناامید ہو جائیں گے اور خدا کی قسم یہ کام واقع نہیں ہو گا جب تک کہ آدمیوں کا امتحان لیا جائے اور ان کی سعید و سعادات ظاہر ہو جائے اور ان کی شقاوت و شقی ظاہر ہو جائے۔

۸۲۔ پاتکل کتاب ہندوستان کے اہل کفر کی ہے کہتے ہیں راہنما کے بیان میں کہ حضرت کو راہنما کہتے ہیں کہ وہ بادشاہ ہو گا اور دنیا اسی پر تمام ہو گی چونکہ ہر ایک مذہب میں حضرت کا نام ہے اور تمام گروہ اپنی اپنی زبان

میں حضرت کا نام پڑھتے ہیں۔ مرحوم شیخ بہائی "کشکول میں فرماتے ہیں کہ فارسی کے لوگ اس کو ایزدشناس و ایزد نشان کہتے ہیں کتاب تنسک اہل ہندوستان کے کافروں کی کتاب ہے۔ کتاب واہنگ میں بھی کہا ہے۔

۵۳۔ اور منجملہ فرمایا ہے۔ آگاہ ہو کہ ہلاک ہو تمہارے شہر اور آس پاس کے علاقے میں۔ باغی ظاہر ہوں گے پھر تغیر و تبدیل کریں گے جب بچوں اور عورتوں کی حکومت ہو گی اس وقت شدت ظاہر ہو گی۔

۵۴۔ اور تمام دیکھو گے کہ فاسق مضبوط ہو گا اور جو لوگ اہل عبادت اور صاحب مرتبہ و عزت ہیں حقیر ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ خیر کا راستہ بند ہو گا اور دیکھو گے کہ شر کا راستہ کھل جائے گا اور تم دیکھو گے کہ خدا کا گھر حاجیوں کے زیادہ آنے جانے سے بند ہو جائے گا اور لوگوں کو زیارت ترک کرنے کا حکم دیا جائے گا اور تم دیکھو گے کہ کوئی بات کہیں گے مگر خود اس پر عمل نہ کریں گے۔

۵۵۔ اور تم دیکھو گے کہ عورتیں کفار کے پاس جمع ہوں گی اور دیکھو گے کہ کھیل کود ظاہر بظاہر ہو گا لوگ دیکھیں گے اور منع نہیں کریں گے۔

۵۶۔ اور تم دیکھو گے کہ لوگوں پر قرآن کا سننا گراں ہو گا اور بیہودہ کلام سہل و آسان معلوم ہو گا (اس کی وضاحت جیسے آج کل جھوٹے قصہ سننا اور ان اوراق کا پڑھنا جن پر جھوٹ و غیبت و مسلمانوں پر تہمت ہے لیکن اگر اس کے جگہ احکام خدا و ائمہ کہا جائے تو کبھی نہ سنیں گے) جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں ان سے شیطان بھاگتا ہے اور تم دیکھو گے کہ خدا کے لئے ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر رحم نہیں کرے گا بلکہ اس کی زبان کے خوف سے رحم کریں گے۔

۵۷۔ اور تم دیکھو گے کہ خدا کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہوں گی اور اپنی خواہش کے مطابق اس پر عمل ہو گا اس کی وضاحت یعنی شرابی' چور' زناکار پر احکام خدا کے مطابق سزا نہ دیں گے اور دوسرے طریقہ سے سزا دیں گے۔

۵۸۔ اور تم دیکھو گے کہ حج و جہاد وغیرہ خدا کے واسطے کریں گے اور دیکھو گے کہ بادشاہ مومن کو کافر کے خاطر ذلیل کریں گے۔

۵۹۔ فرمایا اس وقت تم دیکھو گے کہ لوگ نماز کو سبک خیال کریں گے اور مال زیادہ رکھیں گے اور زکوۃ نہیں دیں گے اور تم دیکھو گے کہ مردہ کو قبر سے باہر لائیں گے اور اس کا کفن فروخت کریں گے اور تم دیکھو گے کہ فتنہ و فساد زیادہ ہو گا۔

۶۰۔ اور تم دیکھو گے کہ مردار ظاہر بظاہر ہو گا اور لوگ اس سے رغبت رکھیں گے ۔۔۔ اور تم دیکھو گے کہ فقیہ احکام خدا کو دنیا کے لئے طلب کرتا ہے تاکہ لوگوں کے اوپر مسلط ہو جائے اور تم دیکھو گے کہ لوگ اس کے پاس جمع ہوتے ہیں جو دوسروں پر غالب آ جاتا ہے۔

۶۱۔ اور تم دیکھو گے کہ مکہ اور مدینہ میں برے اعمال ظاہر ہوں گے اور کوئی شخص منع نہیں کرے گا فعل لہو و لعب وغیرہ۔

۶۲۔ اور تم دیکھو گے کہ ہر سال پہلے والے سال کے مطابق شر اور بدعت زیادہ ہو گی اور تم دیکھو گے کہ لوگ دولتمندوں کی اطاعت کریں گے۔

۶۳۔ اور تم دیکھو گے کہ باطل میں زیادہ خرچ کریں گے اور خدا کی راہ میں بالکل خرچ نہ کریں اور تم دیکھو گے کہ اولاد مادر پدر کے عاق (نافرمان) بہت زیادہ ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ اولاد کے نزدیک ماں باپ

بہت سبک ہوں گے۔

۶۴۔ (تفصیل کہ جناب رسول خداؐ نے سچ کہا ہے کہ بے حیا ننگے سر راہ چلتے ہیں اور جب بازار اور کوچہ میں آتے ہیں چادر برہنہ سر پر ڈال لیتے ہیں کہ ان کا بال سر کا چادر کے نیچے سے ظاہر ہوتا ہے اور بالکل شرم نہیں رکھتے۔

۶۵۔ دوسرے راہ آہن (ریلوے لائن) کی ایجاد اسلامی ملکوں میں ہے اور ٹیلیگراف کی ایجاد ہے جو بغیر تار کے (وائرلیس) دور کے ممالک ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور دوسرے ایسے ٹیلیگراف کی (ٹیلی ویژن) جس میں تصویر منتقل ہو گی یعنی ایک شخص دوسرے شخص کو دوسرے شہر میں دیکھ سکتا ہے۔

۶۶۔ قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ رنگین گلوبند ہے جو کہ مسلمانوں کے درمیان ظاہر ہو گی کہ ان کے گردن میں لٹکی ہو گی۔

۶۷۔ اور عمامہ کو ترک کریں گے اور ٹوپی سر پر رکھیں گے اور امراء ظالم اور علماء لالچی و عبادت گزار ریاکار و تاجر سود خوار اور عورت زینت کرنے والی اور لڑکے شوہر والے ہوں گے۔

۶۸۔ فاضل نائینی کی کتاب بغیۃ الطالب میں لکھا ہے کہ مہدیؑ نہیں ظاہر ہوں گے مگر نفس زکیہ کے قتل ہونے کے بعد اور جبکہ لوگ تمام محرمات کو حلال سمجھنے لگیں گے جیساکہ سفیانی ملعون تمام اسلام کے احکام کو باطل کرے گا اور قرآن کو جلا دے گا اور ستر ہزار کنواری لڑکیوں کو قید کرے گا اور مسجدوں کو خراب کرے گا اور بازاروں میں لہو و لعب و باجا و

آواز کرنے کا حکم دے گا اور شراب خواری ہو گی اور فاحشات کے کاموں کا رواج ہو گا اور جس کو خداوند تعالٰی نے واجب کیا ہے اس کو حرام کرنے گا اور جس کا نام احمد و محمد و علی و جعفر و حسن و حسین یا اس قسم کا نام ہو گا آل رسولؐ سے بغض ہونے کی وجہ سے ان کو قتل کرے گا اور حاملہ عورت کو پکڑ کر اپنے ایک اصحاب کے ہاتھ میں دے گا اور بیچ راہ میں اس سے زنا کرنے کا حکم دے گا اور اس کے بعد اس کا پیٹ پھاڑے گا یہاں تک کہ ملائکہ میں شور و غل ہو گا۔

۶۹۔ اور تم دیکھو گے کہ خدا کے ساتھ جھوٹی قسم زیادہ ہو گی جوا ظاہراً کھیلیں گے شراب علانیہ پئیں گے کوئی منع نہ کرے گا اور عورتیں کفار کے گرد جمع ہوں گی۔

۷۰۔ اور تم دیکھو گے کہ محتاج کے اوپر ہنسا جائے گا اور غیر خدا کے لئے رحم کیا جائے گا اور تم دیکھو گے کہ آسمان کے اوپر نشانی ظاہر ہو گی اور لوگ نہیں ڈریں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگ راستوں' چوراہوں پر مثل جانور کے جمع ہوں گے اور آپس میں وطی کریں گے۔

۷۱۔ تم دیکھو گے کہ منبروں کے اوپر تقویٰ کا حکم دیں گے اور اس پر خود عمل نہیں کریں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگ ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا سبک سمجھیں گے اور تم دیکھو گے کہ زکوٰۃ کی رقم فقیروں کو دوسرے واسطہ کے ذریعہ دیں گے اور اس میں قربت کی نیت نہ ہو گی۔ یعنی واسطہ کے سبب سے یا دوسرے مقصد سے دیں گے اور اس کو بہت اسرار و طول زمانہ میں فقیروں کو دیں گے خود دینے کی ابتدا نہ کریں گے۔

۷۲۔ جس وقت کہ مسلمان بادشاہ اور والی کفار کو قریب کریں اور

اچھے لوگوں کو دور کریں اور جس وقت کہ مسلمانوں کی عورتیں اپنے نفسوں کو کافروں کے لئے عطا کریں اور مرد اپنی عورت کا فجور سے پیدا کیا ہوا کھائے اس حالت میں کہ مرد اس کو اس کام کا حکم دیوے۔

۷۳۔ شیخ مفید نے کتاب ارشاد میں حضرت امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب ماہ جمادی الآخر اور ماہ رجب کی دس تاریخوں میں قائم آل محمدؑ کے ظہور کا وقت آئے گا ایک باران ایسا برسے گا کہ خلائق نے اس کے مثل کبھی نہ دیکھا ہو گا پس حق تعالیٰ اس باران کے سبب مومنوں کے گوشت اور جسموں کو روئیدہ کرے گا۔

۷۴۔ شیخ طوسی و نعمانی نے حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ ظہور قائمؑ کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک بدن برہنہ قرص آفتاب کے روبرو ظاہر ہو گا اور منادی خدا کرے گا کہ یہ حضرت امیرالمومنینؑ ہیں اور اس لئے پھر آئیں ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کریں۔

فصل دوم

دجال کا بیان

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے خبردار ہو کہ دجال صاید ابن صاید کا لڑکا ہے جس نے اس کے قول کو سچا سمجھا وہ شقی ہو گا اور جس نے اس کے قول کو جھوٹا سمجھا وہ سید (نیک بخت) ہو گا۔ وہ اصفہان کے دیہات یہودیہ قریہ سے نکلے گا۔ اس کے داہنی آنکھ نہ ہو گی اور بائیں آنکھ پیشانی پر ہو گی اور وہ مثل صبح کے تارے کے چمکتی ہو گی اس کی آنکھ مثل علقہ کے خون سے بھری ہوئی ہو گی۔ آنکھ کے درمیان کافر لکھا ہو گا جس کو پڑھا ہوا اور غیر پڑھا (جاہل) ہوا پڑھ لے گا اور سمندر میں غوطہ لگائے گا اور اس کے

ساتھ آفتاب چلے گا۔ اس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ اور اس کے پیچھے سفید پہاڑ ہو گا۔ لوگوں کی نظر میں پہاڑ کھانا معلوم ہو گا۔ جس زمانہ میں شدید قحط ہو گا وہ خروج کرے گا اور وہ لال گدھے پر سوار ہو گا۔ اس کے گدھے کا قد ایک میل کا ہو گا۔ زمین تہہ کی طرح لپیٹ جائے گی جس چشمہ آب کے پاس جائے گا وہ خشک ہو جائے گا کہ پھر قیامت تک اس میں پانی نہیں آئے گا۔ بلند آواز سے ندا دے گا اس آواز کو مشرق و مغرب کے تمام جنات و انسان و شیطان سن لیں گے اپنے دوستوں سے کہے گا کہ میں خالق ہوں ہر چیز کو پیدا کیا اور درست کیا اور اندازہ مقرر کیا اور راہنمائی کی اور تمہارا بڑا پالنے والا ہوں۔ وہ دشمن خدا جھوٹا ہے اس میں شک نہیں وہ ایک چشم کا (کانا) اور کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا ہے۔ تمہارا پروردگار تو ایک چشم (کانا) نہیں ہے اور چلتا نہیں اور مٹے گا نہیں (زوال نہیں ہے) خداوند تعالیٰ اس سے اعلیٰ اور بہت بزرگ ہے اور آگاہ ہو کہ اس کے (دجال) پیروی کرنے والے اولاد زنا اور ہری رنگ کی چادر اوڑھنے والے ہوں گے۔ خداوند عزوجل اس کو شام کے قریہ افیق (حوران اور غور کے بیچ) میں قتل کرائے گا۔ روز جمعہ سے تین گھنٹہ وقت گزر چکا ہو گا اس کے ہاتھوں قتل ہو گا جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ مسیح نماز پڑھیں گے۔

۲۔ خداوند تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو دجال کے خروج اور اس کے فتنہ کی خبر دی ہے۔ زمانہ پیغمبر میں دجال کی پیدائش مدینہ میں ہوئی۔ پیغمبرؐ تین مرتبہ دجال کے دیکھنے کے لئے گئے اور اس سے بات چیت کی اس جگہ اس کی گنجائش نہیں ہے اس روز وہ نبوت کا دعویٰ کرتا تھا۔ آخر حضرت قائمؑ حضرت عیسیٰؑ کو دجال سے جنگ کرنے کے لئے حکم دیں گے۔ اس کو آخر

میں شام کی زمین میں قتل کریں گے خروج سے قتل ہونے تک کا زمانہ چالیس دن طول کھینچے گا اس کا لقب دجال ہے اور دجال کے معنی جھوٹ بولنے والا اور مکر کرنے والا ہے اور مکہ و مدینہ میں دجال نہیں داخل ہو گا اور تمام شہروں میں گھومے گا۔

فصل سوم

سفیانی کابیان

ا۔ اصبغ ابن بناتہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیرالمومنینؑ سے سنا کہ آنحضرت لوگوں سے فرماتے تھے .... میں آسمان کے راستوں سے واقف ہوں .... اور سفیانی کا خروج سرخ جھنڈے سے ہو گا اس کا امیر بنی کلب کے قبیلہ کا ایک آدمی ہو گا۔ سفیانی کے بارہ ہزار گھوڑ سوار ہوں گے وہ مکہ و مدینہ کی طرف متوجہ ہو گا اور اس کی فوج کا رئیس بنی امیہ سے ہو گا جس کا نام خزیمہ ہو گا۔ بائیں آنکھ اس کی مٹی ہوئی ہو گی اس کے دائیں طرف ایک خون سے بھرا ہوا نقطہ ہو گا۔ آدمیوں کو مثلہ (ٹکڑے ٹکڑے کرنا) کرے گا اور اس کے مقابلہ کوئی جھنڈا نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ میں ایک آدمی کے گھر اترے گا جس کا نام ابی الحسن اموی ہو گا اور آل محمدؐ کے آدمی کی تلاش کے لئے ایک گھوڑ سوار بھیجے گا اور (اس کے) شیعہ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے وہ مکہ کی طرف پلٹے گا اور اس کا رئیس غطفان میں کا ایک آدمی ہو گا اور جب کہ وہ سفید القلاع میں پہنچ جائے گا تب وہاں ایک آدمی کو چھوڑ کر بقیہ سب کے سب دھنس جائیں گے اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو پیٹھ کی طرف پھیر دے گا تاکہ ان کو ڈرائے اور یہ آدمی

پیچھے آنے والے لوگوں کے لئے نشانی ہو گا اور اس دن اس آیتہ شریفہ کی تاویل ہو گی اور اے رسول کاش تم دیکھتے تو سخت تعجب کرتے جب یہ کفار میدان حشر میں گھبرائے گھبرائے پھرتے ہوں گے تو بھی چھٹکارا نہ ہو گا اور آس ہی پاس سے بآسانی گرفتار کر لئے جائیں گے" (پ۲۲' سورہ سبا آیتہ ۵۱)
اور ایک سو تیس ہزار کوفہ کی طرف کی بھیجے گا وہ روحان اور فاروق میں اتریں گے وہاں سے ساٹھ ہزار چل کر کوفہ کے پاس قبر ہود پیغمبرؑ جو نخیلہ میں ہے وہاں اتریں گے اور ان لوگوں پر زینت والے دن حملہ کریں گے اور لوگوں کا سردار جبار عنید ہو گا اس کو کاہن و ساحر کہتے ہوں گے پس شہر زورا میں سے ایک امیر پانچ ہزار کاہنوں کو لے کر نکلے گا اور اس پل کے اوپر ستر ہزار کو قتل کرے گا لوگ تین دن تک فرات سے بچیں گے اس سے جو خون کشتوں سے نکلے گا اور ان کے جسم سے بدبو آئے گی اور کوفہ سے ستر ہزار باکرہ (غیر شادی شدہ) لڑکیاں گرفتار ہوں گی اور ان کا ہاتھ اور پردہ محفوظ رہے گا ان محملوں میں سوار کر کے ثویہ جوغری (نجف) میں لے جائیں گے پھر اس کے بعد کوفہ سے سو ہزار (ایک لاکھ) مشرک و منافق نکل کر دمشق آئیں گے کوئی روکنے والا ان کو روک نہیں سکتا یعنی ارم والے دراز قد (پ۳' سورہ حجر ۵۱)

۲۔ شیخ صدوقؒ نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے باپ جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے کہ جگر کھانے والی (ہندہ) کا لڑکا وادی یابس سے نکلے گا اور اس مرد کا قد میانہ ہو گا چہرہ ڈراؤنا ہو گا پیشانی بلند اس کے منہ پر چوری (ماتا) کے داغ ہو گا جب تم دیکھو گے تو تم اس کو اعور (کانا) سمجھو گے اس کا نام عثمٰن باپ کا نام عنبس اور وہ ابی

سفیان کے لڑکوں میں سے ہو گا۔ یہاں تک کہ چشمہ والی زمین پر ٹھہرے گا اس کے بعد منبر پر بیٹھے گا۔

۳۔ جناب ابی عبداللہ جعفر ابن محمد (امام محمد باقرؑ) سے روایت ہے۔ حضرت نے فرمایا سفیانی جب پانچ کور پر مسلط ہو جائے گا پس اس دشمن خدا کو نو مہینہ حساب کرنا اور حشام نے یہ کہا ہے کہ کور سے مراد دمشق و فلسطین و اردن و حمص اور حلب ہے۔

۴۔ اور سفیانی ظاہر ہو گا اور سخت بلا ہو گی اور لوگ مریں گے اور قتل ہوں گے حرم خدا اور حرم رسول خداؐ میں پناہ کے لئے لوگ جائیں گے۔

۵۔ ایک آدمی ابی سفیان کے گھر کا خروج کرے گا پریشانی و ضیق میں اور لوگ دمشق میں جمع ہوں گے اور اہل مغرب مصر کی طرف جائیں گے پس جب داخل ہوں گے تو وہ سفیانی کے خروج کی علامت ہے۔

۶۔ آنحضرت کے ظہور کے نزدیک جملہ علامات میں خروج سفیانی ہے۔ جیساکہ فاضل بروجردی نے لکھا ہے کہ وہ ملعون چار شانہ رکھنے والا۔ بدصورت اور منہ پر چیچک کا داغ و بڑا سر اور نیلی آنکھیں ہوں گی اور اس نے کبھی خدا کی عبادت نہ کی ہو گی اور جو شخص اس کو دیکھے گا سمجھے گا کہ اعور (کانا) ہے اور اس کا نام عثمان ہے اس کا باپ عتبہ یا عشبہ ہے اور وہ ابی سفیان کی اولاد یا سفیان بن قیش بھی کہتے ہیں اور وہ ملعون ماہ رجب میں خشک و بے گیاہ کی وادی مکہ کی طرف سے خروج کرے گا اور پانچ شہروں کا حاکم ہو گا۔ شام کے شہروں دمشق و حمص و فلسطین وغیرہ اور اس کا خروج زمین میں بہت بڑے فتنہ کے بعد ہے اور وہ ملعون تین ہزار سے زیادہ لوگوں

کو قتل کرے گا اور لوگوں کی اور عورتوں کی بے حسنتی کرے گا۔ اس وقت کوفہ کی طرف آئے گا اور حکم دے گا کہ منادی خبر کر دے کہ جو شخص شیعان علی بن ابی طالب ؑ میں سے ایک سر بھی لائے گا اس کو میں ایک ہزار درہم دوں گا۔ پس لوگ مال دنیا کی خاطر ایک دوسرے کو جال میں پھنسائیں گے۔ چوری چوری کو جال میں پھنسائے گا۔ جناب امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ اس کی جماعت کے لوگ اولاد زنا سے ہوں گے اور اس کے امیر تمام حرامزادہ ہوں گے اور اس کی حکومت کی مدت آٹھ ماہ ہے یہاں تک کہ حضرت قائم ؑ کے ہاتھ سے جہنم میں جائے گا یا زمین میں دھنس جائے گا وغیرہ۔

۷۔ جیساکہ سفیانی ملعون تمام اسلام کے احکام کو باطل کرے گا اور قرآن کو جلا دے گا اور ستر ہزار کنواری لڑکیوں کو قید کرے گا اور مسجدوں کو خراب کرے گا اور بازاروں میں لہو و لعب و باجا اور آواز کرنے کا حکم دے گا اور شراب نوشی ہو گی اور برے کاموں کا رواج ہو گا اور جس کو خداوند تعالیٰ نے واجب کیا ہے۔ اس کو حرام کرے گا اور جس کا نام احمد ؑ و محمد ؑ و علی ؑ و جعفر ؑ و حسن ؑ اور یا اس قسم کا نام ہو گا آل رسول ؑ سے بغض ہونے کے سبب ان کو قتل کرے گا اور حاملہ عورت کو پکڑ کر اپنے ایک اصحاب کے ہاتھ میں دے گا اور بیچ راستہ میں اس سے زنا کرنے کا حکم دے گا اور اس کے بعد اس کا پیٹ پھاڑے گا یہاں تک کہ ملائکہ میں شور و غل ہو گا۔

۸۔ اور اس زمانہ میں (زمانہ قائم ؑ) دمشق کے غوطہ کے درخت کے نیچے سفیانی قتل کیا جائے گا اور اس کا لشکر بیدا میں دھنس جائے گا اور جو اس کی لشکر میں مجبوراً شامل تھا اس کا حشر اس کی نیت کے ساتھ ہو گا۔

۹۔ بشیر کا بیان: پس اس اثناء میں ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں آئے گا جس کا منہ پشت کی جانب پھرا ہو گا وہ کہے گا کہ اے میرے سید و سردار میں بشیر ہوں اور مجھے ایک فرشتہ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر لشکر سفیانی کے ہلاک ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت اس سے فرمائیں گے کہ تو اپنا اور اپنے بھائی کا قصہ لوگوں سے بیان کر۔ بشیر کہے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکر سفیان میں تھے اور ہم نے دنیا کو دمشق سے بغداد و کوفہ تک خراب و ویران کیا اور مدینہ کو بھی خراب اور ویران کر کے ممبر توڑ دیا اور ہمارے خچر مسجد مدینہ میں سرگیں گراتے تھے۔ پس ہم وہاں سے باہر نکلے اور ہمارا تمام لشکر تین لاکھ تھا۔ پھر ہم روانہ ہوئے کہ کعبہ کو خراب و ویران اور وہاں کے رہنے والوں کو قتل کریں۔ جب ہم صحرائے بیداء میں پہنچے جو کہ حوالی مدینہ میں ہے اور آخر شب وہاں اترے۔ اس وقت آسمان سے ایک آواز آئی کہ اے بیداء اس ستمگاروں کے گروہ کو ہلاک کر۔ پس زمین شگافتہ ہوئی اور تمام لشکر کو چار پایوں اور مال و اسباب کے ساتھ غرق کر لی اور روئے زمین پر میرے سوا اور میرے بھائی کے سوا نہ کوئی شخص باقی رہا اور نہ کوئی چیز ناگاہ ایک فرشتہ ہم دونوں کے پاس آیا اور ہمارے منہ پیٹھ کی طرف پھیر دے جیساکہ آپ دیکھتے ہیں۔ پھر میرے بھائی سے کہا کہ اے نذیر تو سفیان ملعون کے پاس دمشق میں جا اور اس کو مہدی آل محمد کے ظاہر ہونے سے ڈرا اور اس سے بیان کر کہ حق تعالیٰ نے اس کے لشکر کو بیداء میں ہلاک کیا۔ بعد اس کے مجھ سے کہا کہ اے بشیر تو مکہ میں حضرت مہدی سے ملحق ہو اور ظالموں کے ہلاک ہونے کی بشارت ان کو دے کر ان کے ہاتھ پر توبہ کر کہ وہ تیری توبہ قبول کریں گے۔ پس

آنحضرت اپنا دست مبارک اس کے منہ پر پھیریں گے اور وہ حالت اول پر پھر جائے گا۔ بعد اس کے حضرت کی بیعت کر کے حضرت کے لشکر میں رہے گا۔

۱۰۔ سفیانی کا قتل: مفضل نے پوچھا کہ حضرت مہدیؑ اور کیا کام کریں گے۔ فرمایا کہ سفیانی کی طرف لشکروں کو بھیجیں گے تاآنکہ اس کو دمشق میں اسیر کر کے صخرۂ بیت المقدس پر ذبح کریں گے۔

فصل چہارم
رایت (علم) کا بیان

ا۔ ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) نے کہا ہے کہ جب جناب امیرالمومنینؑ بصرہ کے لوگوں سے ملے تو پیغمبر کا علم پھیلایا تب ان لوگوں کے قدم تھرتھرانے لگے آفتاب ابھی زرد نہیں ہوا تھا کہ لوگوں نے کہا کہ اے ابن ابی طالبؑ ہم لوگ ایمان لائے۔

۲۔ اور روز صفین جناب امیرؑ سے سوال کیا کہ جھنڈا لہرایئے تو حضرت نے انکار کیا تو امام حسنؑ ، امام حسینؑ اور عمار بن نے اصرار کیا۔ حضرت نے اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا کہ اے بیٹا قوم کے واسطے ایک زمانہ ہے قوم (لوگ) وہاں تک پہنچیں گے اور اس علم کو میرے بعد کوئی نہیں پھیرائے گا مگر قائم صلوات اللہ علیہ۔

۳۔ جناب ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا قائمؑ خروج نہیں کریں گے جب تک کہ حلقہ کامل نہ ہو جائے میں نے (راوی) کہا کہ حلقہ کب کامل ہو گا حضرت نے فرمایا دس ہزار۔ جناب جبرائیلؑ داہنی طرف اور جناب میکائیلؑ بائیں جانب ہوں گے اس کے بعد منجملہ علم لہرائیں گے اور

پھر چلیں گے مشرق اور مغرب میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ اس کو (علم) لعنت کرے گا اور جناب رسول خداؐ کا علم ہو گا جس کو جبرائیلؑ بدر کے دن لائے تھے پھر حضرت نے فرمایا کہ اے ابا محمد خدا کی قسم وہ (جھنڈا) روئی کتان ابریشم و حریر کا نہیں ہو گا میں نے کہا پھر کس چیز کا ہو گا۔ حضرت نے فرمایا وہ بہشت کے ورق (پتا) کا ہو گا۔ جناب پیغمبرؐ نے بدر کے دن اس کو پھیلایا تھا تو اس کے بعد اس کو لپیٹ کر حضرت علیؑ کو دے دیا وہ جھنڈا جناب علیؑ کے پاس تھا بصرہ کے دن جب حضرت نے اس کو پھیلایا تو فتح ہوئی۔ اس کے بعد اس کو لپیٹ دیا اور وہ ہمارے پاس ہے۔ کوئی اس کو نہیں لہرائے گا یہاں تک کہ حضرت قائمؑ قیام فرمائیں۔

۲۔ جناب ابو جعفر (امام محمد باقرؑ) نے کہا اے ثابت' ایسا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے اہلبیت کے قائمؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ تمہارے نجف کی طرف آئے ہیں اور حضرت نے اپنے ہاتھوں سے کوفہ کی طرف اشارہ کیا جب وہ تمہارے نجف کے اوپر آئیں گے تو وہ جناب رسول خداؐ کا جھنڈا لہرائیں گے۔ جب وہ جھنڈا لہرائیں گے بدر کے فرشتے اتر آئیں گے میں نے کہا جناب رسول خداؐ کا جھنڈا کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کی لکڑی خدا کے عرش کے کھمبے کی ہو گی اس پر خدا کی رحمت ہو گی۔

فصل پنجم

اصحاب قائم مہدیؑ کا بیان

۱۔ آنحضرت سے روایت ہے کہ قائمؑ کے ہمراہ پشت کوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس شخص باہر آئیں گے جن میں پندرہ شخص قوم موسیٰؑ سے ہوں گے اور یہ اس گروہ سے ہیں جن کی شان میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ ہدایت حق اور عدالت حق کرتے ہیں اور سات شخص اصحاب کہف سے اور یوشع بن نون" ' سلمان فارسی" ' ابو ذر مقداد" ' مالک اشتر" - پس یہ لوگ حضرت قائم" کے سامنے رہیں گے اور ان کے دوست ان کی جانب سے حاکم قرار پائیں گے۔

۲۔ ابو عبداللہ (امام جعفر صادق") سے روایت ہے کہ آپ نے ابو بصیر سے فرمایا مشرق طازبند سے ایک آدمی کہ اس کا نام مرابط سیاح ہو گا اور دو آدمی شام سے اور دو آدمی صاحان سے اور ایک آدمی اہل فرغانہ سے اور دو آدمی اہل ترمذ سے اور چار آدمی دیلم سے اور دو آدمی مرورود سے اور بارہ آدمی مرو سے اور نو آدمی بیوستہ سے اور پانچ آدمی طوس سے اور دو آدمی فریات سے اور چوبیس آدمی طالقان سے اور تین آدمی سجستان سے اور آٹھ آدمی موعود سے اور اٹھائیس آدمی نیشاپور سے اور بارہ آدمی ہرات سے اور چار آدمی بوسنج سے اور سات آدمی ری سے اور سات آدمی طبرستان سے اور اٹھائیس آدمی قم سے اور تین آدمی رقہ سے اور دو آدمی ترافحہ سے اور چار آدمی حلب سے اور دو آدمی دمشق سے اور ایک آدمی فلسطین سے اور ایک آدمی بعلبک سے اور ایک آدمی اسوان سے اور چار آدمی فسطاط سے اور دو آدمی قروان سے اور تین آدمی کور کرمان سے اور دو آدمی قزوین سے اور چار آدمی ہمدان سے اور ایک آدمی موقان سے اور ایک آدمی البلد سے اور تین آدمی حایردان سے اور ایک آدمی نورا سے اور چار آدمی سنجار سے اور ایک آدمی قالیقلیا سے اور ایک آدمی سمیاط سے اور ایک آدمی نصیبین سے اور ایک آدمی موصل سے اور ایک آدمی بلورد سے اور ایک آدمی الرحا سے اور دو آدمی حران سے اور ایک آدمی باعد سے اور ایک

آدمی قالس سے اور دو آدمی صنعان سے اور ایک آدمی قبہ سے اور ایک آدمی وادی القریٰ سے اور ایک آدمی خیبر سے اور ایک آدمی بدار سے اور ایک آدمی حار سے اور چودہ آدمی کوفہ سے اور دو آدمی مدینہ منورہ سے اور ایک آدمی ترندہ سے اور ایک آدمی حبوان سے اور ایک آدمی کوشیا سے اور ایک آدمی طنی سے اور ایک آدمی برم سے اور دو آدمی اہواز سے اور دو آدمی اصطخر سے اور ایک آدمی مولیان سے اور ایک آدمی دنبل سے اور ایک آدمی میدانیا سے اور آٹھ آدمی مداین سے اور ایک آدمی عکبرا سے اور دو آدمی حلوان سے اور تین آدمی بصرہ سے اور اصحاب کہف کے سات آدمی اور دو تاجر جو انطاکیہ سے نکلے ہیں ان دونوں کے تین نفر غلام اور گیارہ آدمی جو مسلمین سے نکل کر روم میں پناہ گزیں ہوں گے اور دو آدمی جو سرندیپ میں اترے ہوں گے اور چار آدمی سمندر سے اور ایک وہ آدمی جو سلاہط میں اپنے سواری (سفینہ) سے گم ہو گیا ہو گا اور ایک آدمی شیراز یا میراف سے اس کی سند میں شک ہے اور دو آدمی شیعہ جو سرداب کی طرف بھاگ گئے ہیں اور ایک آدمی جس نے ثعلبہ کو خالی کر دیا اور وہ حق کی تلاش میں گھوم رہا ہے اور وہ نجشب سے ہو گا اور غیریانہ سے بھاگ جانے والے دو آدمی اور کتاب ناصب پر احتجاج کرنے والا ایک آدمی اور سر مخ سے بھی یہی صحیح مانا گیا ہے اور وہ تین سو تیرہ آدمی اہل بدر کی تعداد کے مطابق ہوں گے۔

۳۔ فقہا اور عقلا اور جناب امیرالمومنینؑ کے بڑے اصحابیوں نے کہا ہے کہ اے ابن رسول خداؐ ان لوگوں کے نام اور دیگر معلومات بتلائیے کیونکہ میرے قلوب اس بات سے پگھل رہے ہیں (بے تاب ہو رہے ہیں)

آپ نے فرمایا ان کا پہلا بصرہ میں سے ہو گا اور آخری ابدال میں سے ہو گا
پس بے شک بصرہ سے علی و محارب اور دو آدمی عبداللہ و عبیداللہ کاشان
سے ہوں گے اور تین آدمی محمد و عمر و مالک عجم سے ہوں گے اور ایک آدمی
عبدالرحمٰن سندھ سے ہو گا اور دو آدمی موسیٰ و عباس ہجر سے ہوں گے اور
ایک آدمی ابراہیم کندہ سے ہو گا اور دو آدمی ابراہیم و احمد قندھار سے ہوں
گے اور ایک آدمی عبدالوہاب شیراز سے ہو گا اور تین آدمی احمد و یحییٰ و فلاح
سعداد سے ہوں گے اور تین آدمی حسن و محمد و فہد زبیدہ سے ہوں گے اور
دو آدمی مالک و ناصر جیر سے ہوں گے اور چار آدمی عبداللہ و صالح و جعفر و
ابراہیم شیروان سے ہوں گے اور ایک آدمی احمد' عمر غفار سے ہوں گا اور
دو آدمی عبدالرحمٰن (ملاعب' و عبداللہ (صلائب) منصوریہ سے ہوں گے اور
چار آدمی خالد و مالک و نوفل (ہرقل) و ابراہیم ہمدان سے ہوں گے اور دو
آدمی محروز و نوح جزائر سے ہوں گے اور ایک آدمی ہارون مقداد شتہ سے
ہو گا اور دو آدمی مقداد و ہارون سرو سے ہوں گے اور تین آدمی عبدالسلام و
فارس و کلیب عیوقمین سے ہوں گے اور ایک آدمی جعفر رباط سے ہو گا اور
چھ آدمی محمد و صالح و داؤد و ہوائل و کوثر و یونس عمان سے ہوں گے اور
ایک آدمی مالک قارنہ سے ہو گا اور دو آدمی مالک و یحییٰ ضغائر سے ہوں گے
اور دو آدمی عبداللہ و محمد کرمان سے ہوں گے اور چار آدمی حسین و جبیر و
حمزہ و یحییٰ صنعاء سے ہوں گے اور دو آدمی فرعون و موسیٰ عدن سے ہوں
گے اور ایک آدمی کوثر اوسکتہ سے ہوں گے اور دو آدمی علی و صالح حمد سے
ہوں گے اور تین آدمی علی و صبا و زکریا طائف سے ہوں گے اور
عبدالقدوس ہجر سے ہوں گے اور دو آدمی عزیز و مبارک خط سے ہوں گے

اور پانچ آدمی جن میں کا اول نجر بن عامر و جعفر و نصیر و بکیر و لیث جزیرہ سے ہوں گے اور ایک آدمی کیش سے ہو گا اور ایک آدمی ابراہیم جدہ سے ہو گا اور چار آدمی ابراہیم و محمد و عبداللہ مکہ سے ہوں گے اور دس آدمی اہلبیت کے نام کے علی و جعفر و حمزہ و عباس و طاہر و حسن و حسین و قاسم و ابراہیم و محمد مدینہ سے ہوں گے۔

اور چار آدمی محمد و ہود و غیاث و عیاب کوفہ سے ہوں گے اور ایک آدمی خلیفہ صرف سے ہو گا اور دو آدمی علی و مہاجر نیشاپور سے ہوں گے اور دو آدمی علی و ماجد سمرقند سے ہوں گے اور تین آدمی عمر و معمر و یونس کازرون سے ہوں گے اور دو آدمی شیبان و عبدالوہاب ثوث سے ہوں گے اور دو آدمی احمد و ہلال و سرو سے ہوں گے اور دو آدمی عالم و سہیل ضیت سے ہوں گے اور ہلال طالقال یمن سے ہوں گے اور دو آدمی شعیب و بشیر قرقوف سے ہوں گے اور تین آدمی یوسف و داؤد و عبداللہ بردعہ سے ہوں گے اور ایک آدمی کرم مکہ سے ہو گا اور ایک آدمی عقیل واسط سے ہو گا اور تین آدمی عبدالمطلب و احمد و عبداللہ زوراء سے ہوں گے اور دو آدمی مرادی و عامر سرمن رای سے ہوں گے اور ایک آدمی جعفر شم سے ہو گا اور تین آدمی نوح و حسن و جعفر سیلان سے ہوں گے اور ایک آدمی قاسم کرخ بغداد سے ہو گا اور دو آدمی وائل و فضل طوقہ سے ہوں گے اور آٹھ آدمی ہارون و عبداللہ و جعفر و صالح و عمر و لیث و علی و محمد قزوین سے ہوں گے اور ایک آدمی حسن شخ سے ہو گا اور ایک آدمی صدقہ مرافہ سے ہو گا اور ایک آدمی یعقوب قم سے ہو گا اور چوبیس آدمی (هم الذين ذكرهم رسول الله فقال انى وجد فى الطالقان كنزا ليس من ذهب و لا

فصه دهم هولاء کنزالله فیها) صالح و جعفر و یحیٰ و هود و صلح و داود
جمیل و فضل و عیسیٰ و جابر و خلد و الوان و عبداللہ و ایوب و صلائب و حمزہ و
عبداللہ العزیز و لقمان و سعد و فصه و مہاجر و عبدون و عبدالرحمٰن و علی اور
دو آدمی ذیبان و علی سنجار سے اور دو آدمی حفص و ناصح سرخس سے اور ایک
آدمی حسین و قادسیہ سے اور ایک آدمی عبدالغفور دوق سے ہوں گے اور
چھ آدمی ابراہیم و عیسیٰ و محمد و حمران و احمد و سالم حبشہ سے ہوں گے اور دو
آدمی ہارون و فہد موصل سے ہوں گے اور ایک آدمی صدقہ بلخ سے ہو گا
اور دو آدمی احمد و علی نصیبین سے ہوں گے اور ایک آدمی محمد دجیل سے ہو
گا اور دو آدمی بکر و شوت خراسان سے ہوں گے اور دو آدم ی احمد
و حسین آرمینیہ سے اور ایک آدمی یونس اصفہان سے ہو گا اور ایک آدمی
حسین زہار سے ہو گا اور ایک آدمی مجھے ری سے ہو گا اور ایک آدمی شعیب
دیلم سے ہو گا اورف ایک آدمی ہراش سے ہو گا اور ایک آدمی ہارون
سلماس سے ہو گا اور ایک آدمی بلقیس سے ہو گا اور ایک آدمی عون کرد سے
ہو گا اور ایک آدمی طے کیثر سے ہو گا اور دو آدمی محمد و جعفر خلاط سے ہوں
گے اور ایک آدمی عمر شوبا سے ہو گا اور دو آدمی سعد و سعید مقدسیہ بیضا سے
ہوں گے اور تین آدمی زید و علی و موسیٰ میخہ الفند سے ہوں گے اور ایک
آدمی محمد اوریسہ ہو گا اور ایک آدمی عبدالرحمٰن انطاکیہ سے ہو گا اور دو
آدمی نج و محمد کلاب سے ہوں گے اور ایک آدمی جعفر حمص سے ہو گا۔

اور دو آدمی داؤد و عبدالرحمٰن دمشق سے ہوں گے اور دو آدمی طلیق و
موسیٰ رملہ سے ہوں گے اور تین آدمی داؤد و بشیر و عمران بیت المقدس
سے ہوں گے اور اور پانچ آدمی محمد و یوسف و عمرو فہد و ہارون عسقلان سے

ہوں گے اور ایک آدمی عمیر منیزہ سے ہو گا اور دو آدمی مروان و سعد نجد سے ہوں گے اور ایک آدمی قریح عرفہ سے ہو گا اور ایک آدمی فلیح طبریہ سے ہو گا اور ایک آدمی وارث بلسان سے ہو گا اور چار آدمی قلط کے فرعون شیر سے احمد و عبدالصمد و یونس و طاہر ہوں گے اور ایک آدمی نصیر صاو سے ہو گا اور دو آدمی حسن و سعید اسکندریہ سے ہوں گے اور پانچ آدمی عبداللہ و عبیداللہ و قادوم و بحر و طالوت جبل لکام سے ہوں گے اور تین آدمی ذہیب و سعدان و شیب ساوہ سے ہوں گے اور دو آدمی علی و محمد افرنج سے ہوں گے اور ایک آدمی ظافر و عقیل یمامہ سے ہو گے اور چودہ آدمی سوید و احمد و محمود و حسن و یعقوب و حسین و عبداللہ عبدالقدیم و معلم و علی و حیان و طاہر و تغلب و کثیر معاوہ الجمارہ سے ہوں گے اور ایک آدمی معشر صولتہ سے ہو گا اور دس آدمی حمزہ و شیعان و قاسم و جعفر و عامر و عمر و عبدالمبین و عبدالوارث و محمد واحد علبدان ان سے ہوں گے اور چودہ آدمی خیبر و حولیس و مالک و کعب و احمد و شیعان و عامر و حماو و فہد و جنجر و کلثوم و جابر و محمد یمن سے ہوں گے اور دو آدمی عجلان وذراح بدو مصر سے ہوں گے اور تین آدمی عقیل و سینہ و ضابط و عریان و بدو سے ہوں گے اور ایک آدمی عمر بدو بمر سے ہو گا اور ایک آدمی نہراش بدو شیبان سے ہو گا۔

اور ایک آدمی جابر بدو قبا سے ہو گا اور ایک آدمی خطر بدو کلاب سے ہو گا اور تین آدمی عبداللہ و حیف و اکبر اہل بیت کے موالی دوست میں سے ہوں گے اور چار آدمی صباح و صبیح و میمون و ھود انبیاء کے دوستوں میں سے ہوں گے اور اور دو آدمی تامح و عبداللہ بادشاہوں میں سے ہوں گے اور دو آدمی محمد و علی حلہ سے ہوں گے اور تین آدمی حسن و حسین و علی کربلا

سے ہوں گے اور دو آدمی جعفور و محمد نجف سے ہوں گے اور چھ آدمی ان سب کا نام عبداللہ ہو گا اور ابدال میں سے ہوں گے یہ سب آدمی آفتاب نکلنے سے مغرب تک بلکہ نصف سے کچھ پہلے جمع ہو جائیں گے اور مکہ آئیں گے۔

۴۔ ابوالبصیر نے روایت کی ہے۔ ابو جعفر (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا۔ حضرت مہدیؑ اپنے اصحاب سے کہیں گے اے قوم، اہل مکہ مجھ کو نہیں چاہتے ہیں اور لیکن میں بھیجا ہوا ہوں تاکہ ان پر حجت تمام کروں پس مجھ کو روا ہے کہ ان کے اوپر اپنی حجت تمام کروں پس حضرت اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو بلائیں گے۔ اس سے کہیں گے کہ تم اہل مکہ کی طرف جاؤ اور ان سے کہو کہ میں فلاں (مہدیؑ) شخص کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں اور وہ تم سے کہہ رہا ہے کہ ہم لوگ اہل بیت رحمت اور مودن (کان) رسالت اور خلافت ہیں اور ہم ذریت محمدؐ ہیں اور پیغمبروں کا سلسلہ ہیں اور ہم پر ظلم کیا گیا اور ہمارا حق لے لیذا گیا اور ہم کو پریشان و ذلیل کیا گیا جس دن سے کہ جناب پیغمبرؐ کی روح قبض ہوئی اور آج تلک پس ہم تم سے مدد مانگتے ہیں ہماری مدد کرو۔ پس جب وہ جوان اس قسم کا کلام کرے گا تو اس کو آ کر رکن (حجر اسود) اور مقام (مقام ابراہیمؑ) کے درمیان ذبح کریں گے اور وہی نفس الزکیہ (محمد بن حسن) ہے۔

۵۔ جب یہ خبر امام کو پہنچے گی تب مسجد الحرام سے آ کر چار رکعت نماز مقام ابراہیمؑ پر پڑھیں گے اور اپنی پیٹھ کو حجر اسود سے ٹیک دیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں گے اور جناب پیغمبرؐ کا ذکر کر کے ان پر درود بھیجیں گے اور ایسا کلام کہیں گے کہ ایسا کلام کسی آدمی نے نہ کہا ہو گا پس

جبرئیل ؑ و میکائیل ؑ اپنا ہاتھ امام ؑ کے ہاتھ پر بیعت کے لئے ماریں گے اور جناب رسول خدا ؐ اور امیرالمومنین ؑ کھڑے ہو کر ایک کتاب دیں گے جو عربوں پر سخت گزرے گی اس پر نئی مہر ہو گی اور وہ لوگ کہیں گے کہ اس پر عمل کرو اور تین سو اور کچھ اور ان کی بیعت جو اہل مکہ سے ہوں گے کریں گے پس مکہ سے نکلیں گے یہاں تک کہ ان کے ساتھ مثل حلقہ کے ہوں گے۔ کہاں حلقہ کیا ہے فرمایا دس ہزار جبرئیل ؑ داہنی طرف اور میکائیل ؑ بائیں طرف ہوں گے پس چمکتا ہوا رایت ہلائیں گے اس کو پھیلائیں گے اور یہ جناب رسول خدا ؐ کا علم ہو گا اس کا نام سحابہ ہو گا اور وہ بہت وسیع ہو گا اور جناب پیغمبر ؐ کی زرہ ہو گی اور جناب پیغمبر ؐ کی تلوار ذوالفقار لٹکائے ہوں گے۔

۶۔ مفضل ابن عمر جیفی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ سے سنا حضرت فرماتے تھے جب خداوند تعالیٰ قائم ؑ کو خروج کا حکم دے گا قائم ؑ منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے اور ان کو خدا کی قسم دے کر کہیں گے اپنے حق کا ادعا کریں گے اور جناب رسول خدا کی سنت پر چلیں گے اور ان میں پیغمبر ؐ کا عمل انجام دیں گے۔ پس خداوند تعالیٰ جبرئیل ؑ کو بھیجے گا یہاں تک کہ وہ حطیم پر اتریں گے اور وہ کہیں گے کہ آپ کس چیز کے لئے بلا رہے قائم ؑ ان کو خبر دیں گے تو جبرئیل ؑ کہیں گے کہ میں آ کی بیعت سب سے پہلے کرتا ہوں ہاتھ پھیلایئے اور ان کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ سے مسح کریں گے اور یہ تحقیق تین سو سے کچھ زیادہ آدمی پورا ہو کر حضرت کی بیعت کریں گے اور مکہ میں قیام رہے گا یہاں کہ ان کے اصحاب دس ہزار آدمی پورے ہو جائیں اس کے بعد

مٹ جائیں گے۔

۷۔ علی بن حمزہ نے ابو عبداللہ سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا کہ جب قائمؑ اٹھیں گے یوم بدر کے ملائک اپنے گھوڑوں پر اتریں گے تین ابلق (چتکبرا) گھوڑے اور تین سرخ گھوڑے ہوں گے۔

۸۔ مفضل ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ جب کہ امامؑ کو اجازت ہو گی تو عبرانی زبان میں خدا کو پکاریں گے تب ان کے تین سو تیرہ اصحاب مہیا ہو جائیں گے جس طرح بادل کا ٹکڑا موسم خریف میں جمع ہوتا ہے اور یہ اصحاب جھنڈا والے ہوں گے کچھ ان میں رات میں اپنے گھر سے غائب ہو جائیں گے اور مکہ میں صبح کریں گے اور کچھ ان میں سے ایسے دیکھے جائیں گے جو دن میں بادل میں چلیں گے وہ اپنے نام و باپ کے نام و حلیہ اور نسب سے پہچانے جائیں گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان میں سے کون ایمان میں بڑا ہو گا۔ حضرت نے فرمایا کہ جو دن میں بادل میں چلتا ہو گا اور وہی لوگ گم شدہ ہیں اور انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تم جہاں کہیں ہو گے خدا تم کو لے آوے گا۔ (سورہ بقرہ ۱۴۸)

۹۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں جعفر بن محمد کے ساتھ مسجد مکہ میں تھا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا اے ابان خدا اس مسجد میں تین سو تیرا آدمی لائے گا جس کو اہل مکہ جانتے ہیں اس میں شک نہیں ان کے باپ دادا پیدا نہیں ہوئے۔ تلوار ان سے دور تھی اور ہر تلوار پر اس آدمی کا نام اس کے باپ کا نام اور حلیہ اور نسب لکھا ہو گا اس کے بعد منادی ندا کرے گا کہ یہ مہدیؑ ہیں یہ قضاوت داؤد اور سلیمان کی طرح رکیں

گے۔

۱۰۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ قائمؑ کے اصحاب جوان ہوں گے ادھیڑ عمر کے نہیں ہوں گے لیکن ان کی آنکھ میں سرمہ لگا ہو گا یا مثل نمک جو زاد سفر میں ہوتا ہے اور بہت قلیل زاد سفر نمک ہوتا ہے۔

۱۱۔ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا ہے کہ طالقان میں خزانہ ہے مگر وہ سونے و چاندی کا نہیں ہے اور ایک جھنڈا جب سے لپیٹا گیا ہے اب تک پھیلایا نہیں گیا ہے اور مردوں کے دل مثل لوہے کے ٹکڑے کے ہوں گے۔ خدا کی ذات کے متعلق ان کو شک نہیں ہو گا اور وہ پتھر سے زیادہ کڑے ہوں گے اگر وہ پہاڑوں پر حملہ کریں تو اس کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں گے وہ اپنے جھنڈوں کے ساتھ جس شہر میں داخل ہوں گے اس کو خراب کر دیں گے اور ان کے گھوڑے عقاب کی طرح ہوں گے اور وہ امامؑ کے گھوڑے کی زین سے مسح (چھو) کر کے برکت طلب کریں گے اور امامؑ کو گھیرے رہیں گے اور ان کی حفاظت کریں گے۔ حضرت ان سے جو چاہیں اس کو وہ لوگ پورا کر دیں گے اور وہ رات کو نہیں سوئیں گے اور ان کی آواز شہد کی مکھی کی طرح ہو گی۔ کھڑے کھڑے سو رہیں گے اس پہلو اور اس پہلو اور اپنے گھوڑوں پر چلائیں گے رات میں رہبان (ڈرنے والا) رہیں گے اور ان میں شیر کی طرح ہوں گے امت کے سردار کی اطاعت کریں گے مثل مصباح (چراغ) کے ان کے دل قندیل ہوں گے وہ خدا کے خوف سے آپس میں مشفق ہوں گے شہادت کی دعا کریں گے اور ان کی تمنا راہ خدا میں قتل ہونے کی ہو گی ان کا شعار (نشان یا اشارات الحسین) ہو گا جب وہ چلیں گے تو ان کے سامنے رعب داب معلوم ہو گا ان کے آگے ایک ماہ کا راستہ ہو گا

وہ اپنے مولا کے دستور [illegible] کے خداوند تعالیٰ ان کے ذریعہ امام حقؑ کی مدد فرمائے گا۔

[illegible]۔ امام ابو جعفر (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا نجف و کوفہ کے درمیان تین سو اور زیادہ دس آدمیوں کو اونچی جگہ پر چڑھا ہوا دیکھ رہا ہوں ان کے قلوب لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے جبرئیلؑ ان کے داہنی طرف اور میکائیلؑ ان کے بائیں طرف ہوں گے ان کا رعب ایک ماہ آگے رہے گا اور ان کے پیچھے بھی ایک ماہ تک رعب رہے گا خدا ان کی مدد پانچ ہزار ملائکہ کے ذریعہ کرے گا جب نجف پر چڑھائی کریں گے تب اصحاب سے کہیں گے کہ رات عبادت میں گزارو اور تمام رات رکوع و سجود و اللہ تعالیٰ سے مناجات میں گزاریں گے۔

[illegible]۔ محمد بن جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قائمؑ قیام کریں گے تمام ملکوں کی زمین کے ہر اقلیم میں اپنا ایک آدمی بھیجیں گے اور وہ آدمی ان سے جا کر کہے گا کہ تمہارا عہدنامہ تمہارے ہاتھ پر ہے اور جب تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ آئے جس کو تم نہ سمجھ سکو اور نہ فیصلہ کر سکو تو اس وقت اپنے ہاتھ کو دیکھو اور اس کے مطابق عمل کرو اور کچھ فوج قسطنطنیہ بھیجیں گے جب وہ لوگ خلیج کے پاس پہنچیں گے تو اپنے قدموں کے اوپر کچھ لکھ لیں گے اور پانی کے اوپر چلے جائیں گے اور جب اہل روم ان کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھیں گے یہ ان کے اصحاب ہیں جو پانی پر چل رہے ہیں تو وہ ان (صاحب) کے کیسے ہوں گے تب اپنے شہر کے دروازے کھول دیں گے وہ سب داخل ہو جائیں گے پس وہ اس پر جتنی چاہیں گے حکومت کریں گے۔

۱۵۔ جناب امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جب قائمؑ کھڑے ہوں گے تب کوفہ کے محلّہ رحبہ میں آئیں گے پس وہ اپنے پیر سے اشارہ کر کے کہیں گے اس کے بعد اپنے ہاتھ سے کسی جگہ کی طرف اشارہ کریں گے پھر کھودنے کا حکم دیں گے پھر کھودیں گے کھودنے کے بعد بارہ ہزار تلوار بارہ ہزار زرہ اور بارہ ہزار انڈا نکالیں گے اور ہر انڈے کا دو منہ ہو گا پھر بارہ ہزار آدمی موالی اور عجم سے بلائیں گے پھر ان کو یہ سب پہنا کر کہیں گے کہ جس کو تم اپنے ایسا نہ پاؤ قتل کر دو۔

۱۶۔ امام ابی جعفرؑ (امام محمد باقرؑ) سے روایت ہے کہ جب قائمؑ ظاہر ہوں گے اور کوفہ میں داخل ہوں گے خداوند تعالیٰ کوفہ کی پشت سے ستر ہزار صدیق بھیجے گا وہ ان (قائمؑ) کے اصحاب و انصار ہوں گے اور وہاں کے رہنے والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو سال میں دو مرتبہ عطایا دیا کریں گے اور مہینہ دو مرتبہ ان کو تنخواہ دیں گے اور لوگوں میں مساوات قائم کریں گے یہاں تک کہ کوئی زکوٰۃ دینے والے اپنی زکوٰۃ کو جمع کر کے شیعہ محتاجوں کے پاس لے جائیں گے اور وہ اس کو قبول نہیں کریں گے اُس کی پوٹلی بنا کر ان کے گھروں میں گردش کریں گے اور ان گھروں میں سے نکل کر کہیں گے کہ ہم کو آپ کے درہموں کی ضرورت نہیں ہے اور حدیث کرتے ہوئے کہا کہ ان (قائمؑ) کے پاس تمام دنیا کا مال زمین کے اندر اور اوپر سے جمع ہو جائے گا پھر سب کو بلائیں گے اور کہیں گے کہ اسی پیسہ کے لئے تم لوگوں نے قطع ارحام کیا ہے اور خون بہایا ہے اور حرام کام کیا ہے پھر ان کو خوب عطا کریں گے کہ اس کے پہلے ان کو کسی نے نہ دیا ہو گا۔

۱۷۔ مفضل نے کہا۔ اے میرے سید (جب قائمؑ ظاہر ہوں گے) کیا؟

لوگوں کے سامنے ملائکہ اور جن ظاہر ہو جائیں گے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اے مفضل ان سے اس طرح سے بات کریں گے جیسے آدمی اپنے پاس والے سے بات کرتا ہے پوچھا اے میرے سید کیا وہ چلیں گے؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم اے مفضل وہ (قائمؑ) کوفہ و نجف کے درمیان بجو کی زمین پر اتریں گے اور اس وقت ان کے اصحاب کی تعداد ملائکہ کی چھیالیس ہزار اور جن کی چھ چھ ہزار ہو گی اور دوسری روایت میں جن کی تعداد ملائکہ کے برابر ہو گی خدا ان کی مدد کرے گا اور ان کو فتحیاب کرے گا۔

۱۸۔ مفضل بن عمر نے ابی عبداللہ (امام صادقؑ) سے روایت کی جب قائمؑ قیام کریں گے تب کوفہ کی پشت سے ستائیس آدمی جن میں پندرہ قوم موسیٰؑ سے ہو گے جو لوگ حق کی ہدایت اور عدل کریں گے اور سات اصحاب کہف اور یوشع بن نون اور سلیمان اور ابو دجانہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر یہ لوگ ان کے ماتحت انصار و حاکم ہوں گے۔

۱۹۔ جناب امام محمد باقر و امام صادقؑ سے روایت ہے کہ امت معدودہ سے عذاب کو ٹالتے رہیں گے (سورہ ھود:۸) آپ نے فرمایا امت معدودہ سے اصحاب مہدیؑ آخرالزماں تین سو تیرہ آدمی جو اہل بدر کے تعداد کے ہیں مراد ہیں اور وہ ایک   میں اکٹھا ہو جائیں گے جیسے پت جھڑ کے زمانہ میں پتے جمع ہو جاتے ہیں۔

حکایت شیخ زتن ہندی جس نے جناب رسول خدا کو دو بار دیکھا اور دعا حاصل کی

مجھ سے شریف القضات قاضی نورالدین ابوالحسن علی بن شریف شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن حسن حسینی اخری حتیٰ جمادی الاول کے آخری دسویں

سات سو ایک (۷۰۱ھ) ہجری میں قاہرہ میں خبر دیا کہا کہ میرے دادا حسین بن محمد نے کہا کہ میں تو عمر سترہ سال یا اٹھارہ کا تھا کہ اپنے باپ محمد اور چچا عمر کے ساتھ خراسان سے ہندوستان کی طرف برائے تجارت سفر کیا۔ ہندوستان میں پہلے ایک کاشتکاری کے میدان میں پہنچا۔ پس قافلہ اس طرف رجوع ہوا اور اسی جگہ اترا اور قافلہ میں شور و غل بلند ہوا۔ پس میں نے شور و غل کا سبب دریافت کیا لوگوں نے کہا یہ کھیت کاشتکاری شیخ رتن کی ہے۔ یہ نام اس کا ہندی تھا۔ لوگوں نے اس کی عربی اس کا نام المعمر رکھا۔ کیونکہ اس نے عادت کے خلاف عمر پائی تھی۔ جب میں اترا کاشتکاری کے کھیت کے کنارے ایک بڑا درخت سایہ دار ہے اور بہت سے آدمی کاشتکار اس کے سایہ کے نیچے جمع ہیں۔ پس تمام اہل قافلہ اس درخت کی طرف گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا اور میں نے ان کاشتکاروں کو سلام کیا اور انہوں نے جواب سلام دیا۔ میں نے ایک بڑی زنبیل کو جو اس درخت کے شاخوں میں لٹک رہی تھی دیکھا۔ پس میں نے اس کا حال لوگوں سے پوچھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ زنبیل شیخ رتن کے ہاتھ کی ہے کہ انہوں نے جناب رسول خداؐ کو دو مرتبہ دیکھا تھا اور جناب رسول خداؐ نے ان کے طول عمر ہونے کی چھ مرتبہ دعا کی۔ پس میں نے ان کاشتکاروں سے کہا کہ اس شیخ کو نیچے اتارو کہ ان کا کلام میں سننا چاہتا ہوں کہ کس طرح سے جناب رسول خداؐ کو دیکھا اور کیا روایت کرتے ہیں۔ پس ان کاشتکاروں میں سے ایک پیر مرد شیخ کی زنبیل کے قریب آیا کہ وہ ایک چرخی سے بندھی تھی۔ پس اس کو نیچے اتارا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ زنبیل روئی سے بھری ہے اور وہ شیخ اس روئی کے درمیان ہے۔ پس زنبیل کا سر کھول دیا۔ پس میں نے شیخ کو مثل مرغی کے بچہ کے

دیکھا پس اس کا منہ کھول کر اپنا منہ ان کے کان کے نزدیک لے گیا اور کہا کہ اے دادا جان یہ قوم خراسان سے آئی ہے اور یہ لوگ اولاد جناب رسول ؐ خدا ہیں اور شریف بھی ہیں۔ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ بتلائے کہ کس طرح سے جناب رسول خدا ؐ کو دیکھا اور جناب رسول خدا ؐ نے ان سے کیا فرمایا۔ اس وقت شیخ نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا ان کی آواز مثل شہد کی مکھی ایسی آواز تھی اور فارسی زبان میں کہا میں نے سنا اور اس کو سمجھا۔ پس انہوں نے (شیخ رتن) کہا کہ میں ایام جوانی میں اپنے باپ کے ساتھ تجارت کے لئے حجاز گیا۔ جب مکہ کے درہ میں سے ایک درہ کے پاس پہنچا اس وقت بارش نے اس درہ کو پانی سے بھر دیا تھا۔ پس میں نے ایک جوان کو دیکھا اس کا رنگ گندمی ملیح اچھی صورت و سیرت کا تھا اور وہ اونٹوں کو چراتا تھا اور ان کے اور اونٹوں کے درمیان سیل (پانی) حائل تھا۔ وہ اور اس کے اونٹ دوڑتے تھے کہ کہیں پانی میں ڈوب نہ جائیں اور اس پریشانی میں تھے۔ پس میں نے ان کی حالت کو دیکھا اور ان کے قریب آیا ان کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور پانی میں داخل ہوا اور ان کے اونٹوں کو بلاتوقف لایا اور جب ان کو اونٹوں کے نزدیک چھوڑ دیا تو میری طرف نظر کر کے عربی زبان میں کہا۔ بارک اللّٰہ فی عمرک بارک اللّٰہ فی عمرک، بارک اللّٰہ فی عمرک پس میری طرف دیکھا اور عربی میں کہا اس کے بعد میں اپنے کام میں مشغول ہونے کے لئے مکہ میں داخل ہوا کہ تجارت کے لئے آیا تھا اس کو پورا کیا اور اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا۔ جب کچھ دن گزر گئے میں اپنے کاشتکاری پر بیٹھا تھا کہ رات میں چاند کو دیکھا کہ بیچ آسمان میں اس کے دو حصے ہوئے نصف مشرق و نصف مغرب غروب کیا۔ ایک گھنٹہ اندھیری

رات رہی کہ وہ نصف مشرق سے نصف مغرب سے طلوع کیا یہاں تک کہ دونوں آسمان کے ﷺ میں آکر مثل اول کے ہو گئے۔ پس میں اس کام سے بہت متعجب ہوا۔ اس کا سبب نہ معلوم ہونے سے پریشان ہو کر لوگوں سے پوچھنا شروع کیا۔ پس لوگوں نے مجھے خبر دی کہ ایک ہاشمی مرد مکہ میں ظاہر ہوا ہے اور اس نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے رسول بن کر تمام دنیا کے لئے آیا ہوں اور اہل مکہ اس سے سائر پیغمبر کی طرح معجزہ چاہتے ہیں اور اس سے کہا کہ چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کر دو نصف مشرق نصف مغرب غروب ہو جائے پھر چاند پلٹ آکر مثل اول کے ہو جائے۔ پس بقدرت الٰہی ایسا ہوا ان لوگوں کی خواہش کے مطابق جب میں نے اس کو مسافرین سے سنا تو شوق ہوا کہ میں اس کو خود دیکھوں۔ پس میں نے تجارتی سامان درست کیا اور سفر کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوا۔ پس میں نے اس شخص معدوہ کو دریافت کیا۔ پس اس کے مقام تک لوگوں نے رہنمائی کی۔ پس ان کے مکان پر آکر داخل ہونے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے کے بعد میں داخل ہوا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ صدر مقام پر بیٹھے ہیں ان کا رخسار چمک رہا تھا پس ان کو ویسا ہی پایا جیسا کہ اول سفر میں دیکھا تھا لیکن میں نے ان کو نہیں پہچانا پس جب میں نے ان کو سلام کیا تب انہوں نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور مجھے پہچان لیا اور علیک السلام کہا اور مجھے اپنے قریب بلایا اور ان کے سامنے ایک طبق میں خرما رکھا تھا اور ان کے چاروں طرف ان کے اصحاب بیٹھے تھے جو مثل ستاروں کے تھے اور ان کی عزت و تعظیم کرتے تھے۔ پس آگے بڑھ کر بیٹھا اور ان لوگوں کے ساتھ وہ خرما کھایا اور آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے چھ خرما مجھ کو دیا اس

کے علاوہ کہ میں نے خود کھولا تھا۔ اس وقت آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور کہا کہ تو نے مجھے نہیں پہچانا میں نے کہا کہ کچھ پہچانا لیکن تحقیق نہ کر سکا تو فرمایا فلاں سال اٹھا کر بچھونے سے باہر نہیں کیا تھا؟ اس وقت کہ بچھو میرے اور میرے بستروں کے درمیان حائل تھا پس اس وقت میں نے مذکورہ علامت سے آنجناب کو پہچانا میں نے کہا کہ ہاں اے منور چہرے والے یارسول خدا ؐ پہچانا فرمایا اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ پس میں نے اپنا دایاں ہاتھ آنجناب کی طرف بڑھایا پس اپنے داہنے ہاتھ سے میرا مصافحہ کیا اور مجھ سے کہا کہ کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ جس طرح سے آنجناب نے تعلیم دی تھی میں نے اسی طرح کہا پس میرا دل اس وجہ سے بہت ہی خوش ہوا میں نے چاہا کہ آپ کے نزدیک سے اٹھوں آپ نے مجھے فرمایا بارک اللہ باقی عمرک بارک اللہ فی عمرک بارک اللہ فی عمرک پس میں آنجناب کی ملاقات سے خوش ہوا اور ان کو سلام کر کے رخصت ہوا خداوند تعالیٰ نے جناب رسول خدا ؐ کی دعا جو میرے متعلق کی تھی مستجاب کیا اور مجھے برکت عنایت کی اور میری عمر ہر ایک دعا پر سو سال زیادہ ہوئی اور میری عمر اس وقت چھ سو برس سے کچھ زیادہ ہے اور اس کا شکایتی یمن جو آدمیوں کا گروہ ہے وہ میری اولاد' اولاد' اولاد' اولاد' ہیں اور خداوند تعالیٰ نے خیر کا دروازہ میرے اوپر اور ان لوگوں پر کھول دیا ہے اور کہا کہ جناب رسول خدا ؐ کی برکت کی وجہ سے

حکایت طے الارض جلال الدین سیوطی (الولادة ۱۴۴۵ء/ ۸۵۰ھ

الوفاة ۱۵۰۵ء/ ۹۱۱ھ)

(ترجمہ) پس ہم نے ملاقات کی اور پہاڑ پر شیخ عبداللہ الجیوشی سے ملنے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ کھیتوں کی طرف ایک گوشہ دیوار میں سایہ ہے۔ ہم وہاں بیٹھ گئے حضرت جلال الدین سدیوطی نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس وقت ہم مکہ میں نماز عصر پڑھیں بشرطیکہ میری زندگی تک تو اس واقعہ کو کسی سے بیان نہ کرے۔ میں نے وعدہ کر لیا۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ سے کہا کہ اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے میں نے دونوں آنکھیں بند کر لیں۔ پس میرا ہاتھ پکڑ کر کوئی ستائیس قدم دوڑے اور پھر کہا کہ آنکھیں کھول دے۔ میں نے آنکھیں کھول دیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم مکہ میں باب معلی کے پاس ہیں۔ پس ہم نے ام المومنین حضرت خدیجہ و فضل بن عیاض و سفیان بن عتیبہ کی زیارت کی پھر ہم حرم میں آئے۔ طواف کعبہ کیا۔ زمزم سے پانی پیا اور پھر نماز عصر پڑھی اس کے بعد پھر ہم نے طواف کیا زمزم کا پانی پیا پھر مجھ سے شیخ جلال الدین نے کہا کہ اگر چاہے تو میرے ساتھ چل اور نہ چاہے تو حاجیوں کے آنے تک یہیں ٹھہر جا میں نے عرض کی اے آقا میں آپ کے ساتھ چلوں گا پس ہم باب معلی پہ آئے انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ پس میرا ہاتھ پکڑ کر کوئی سات قدم چلے "ہوں گے کہ کہا کہ آنکھیں کھول دے میں نے آنکھیں کھول دیں کیا دیکھتا ہوں کہ ہم وہیں ہیں جہاں سے چلے تھے یعنی جیوشی کے مکان کے نزدیک۔

امام قائم مہدیؑ کے ظہور کا وقت معین نہیں ہے

۱۔ ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا کہ ہم اس امر (ظہور قائمؑ) کے لئے وقت مقرر نہیں کرتے۔

۔ عبدالرحمٰن بن کثیر سے روایت ہے کہ کہا کہ میں ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) کے پاس تھا ان کے پاس مہزم داخل ہوا اس نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہوں آپ مجھے خبر دیجئے اس امر کے بارے جس کے ہم منتظر ہیں کب ہوگی حضرت نے فرمایا اے مہزم جو وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور جلدی کرنے والے ہلاک ہونگے اور مسلمان کو نجات ہوگی اور شیخ طوسی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ ہماری طرف لوٹیں گے۔

۔ اسحاق بن یعقوب کلینی سے روایت ہے محمد بن عثمان العمری کے ہاتھ سے توقیع نکلی کہ امام کے فرج کا ظہور خدا کے ہاتھ میں ہے اور جو وقت مقرر کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

اصحابوں میں سے کچھ لوگوں نے ابی عمیر سے اور انہوں نے ابی عبداللہ سے روایت کی ہے ان سے پوچھا کہ قائمؑ کب ظہور کریں گے پس انہوں نے کہا کہ جو وقت مقرر کریں وہ جھوٹے ہیں ہم اہلبیت وقت نہیں مقرر کرتے۔

۔ جو کوئی ہمارے مہدیؑ کے خروج کے لئے کوئی وقت معین قرار دے اس نے اپنے کو علم غیب میں خدا کا شریک قرار دیا ہے۔

فصل ششم

حضرت امام مہدی قائمؑ کے واقعات

۔ مفضل نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ اے مولا مہدیؑ کے ظہور کی ابتدا کیسے ہوگی ان کے حکم کو کیسے مانیں گے امامؑ نے کہا اے مفضل شبہ میں ظاہر ہوں گے تاکہ لوگوں سے بیان کریں ان کا ذکر اونچا ہوگا اور ان کا حکم ظاہر ہوگا ان کے نام و کنیت و نسب سے پکارا جائے گا اور حق پسند و

باطل لوگ و دوستوں اور مخالفوں سب کی زبان پر ان کا ذکر ہو گا تاکہ ان لوگوں پر ان کی بقدر معرفت کے حجت لازم آئے۔ پس ہم نے قصد کیا اور اس کی دلالت کر دیا ان کا نسب و نام اور کنیت ہم نے بتا دی اور فرمایا کہ ان کا نام ان کے جد رسول خداؐ کا ہو گا اور ان کی کنیت بھی جناب پیغمبرؐ کی ہو گی۔ تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہم لوگ ان کے نام و نسب اور کنیت کو نہیں پہچانتے۔ خدا کی قسم یہ تحقیق ان کے نام و نسب اور کنیت کی ان کی زبانوں پر ظاہر ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کا نام ایک شخص دوسرے بتلائے گا یہ سب ان کی حجت تمام کرنے کے لئے ہو گا اس کے بعد خداوند تعالیٰ ان کو ظاہر کرے گا جیساکہ ان کے جد جناب رسول خداؐ سے وعدہ کیا ہے جیساکہ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے "وہی تو ہے جس نے اپنے رسول محمدؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ مبعوث کر کے بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ (سورہ توبہ:۳۳)" مفضل نے کہا کہ اے مولا خدا کے دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا وہ قول "مسلمانو! ان کافروں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور بالکل ساری خدائی میں خدا کا دین ہی دین ہو جائے (سورہ انفال:۳۹)" حضرت نے فرمایا اے مفضل خدا کی قسم تمام ملت و دینوں کا اختلاف اٹھ جائے گا تمام دین ایک ہو جائے گا جیساکہ خداوند تعالیٰ نے بیان کیا ہے "سچا دین تو خدا کے نزدیک بس یہی اسلام ہے (سورہ آل عمران:۱۹)" اور خداوند تعالیٰ نے کہا ہے "اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں سخت گھاٹے میں رہے گا (سورہ آل

عمران:۸۵)" مفضل نے کہا کہ اے میرے مولا میرے سید اور دین تو ان کے باپ
ابراہیمؑ و نوحؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور محمدؐ کا اسلام ہے دوسرا نہیں ہے میں
نے پوچھا اے مولا آپ کتاب خدا میں بھی پاسکتے ہیں فرمایا ہاں شروع سے
لے کر آخر تک اور اسی میں ذکر کی یہ آیت ہے "بیشک دین تو خدا کے نزدیک بس
یہی اسلام ہے (سورہ آل عمران:۱۹)"

مفضل نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ اے آقا ان سے کون بات
کرے گا حضرت امام صادقؑ نے فرمایا ان سے ملائکہ اور جن گروہ کے
مومنین خطاب کریں گے۔۔۔ پھر حضرت صادقؑ نے فرمایا خدا کی قسم گویا
میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ (قائمؑ) مکہ میں داخل ہوئے ان کے جسم پر جناب
رسول خداؐ کی عبا اور سر پر زرد عمامہ اور مخصوص جناب رسول خداؐ کی
نعلین ہے اور ہاتھ میں ہراوت (عصا) ہے اور ان کے سامنے گوسفند ہوں
گے ان کو ہنکاتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف جائیں گے اور ان کو کوئی آدمی
نہیں پہچانے گا جوانی میں ظہور کریں گے۔ مفضل نے کہا اے آقا وہ جوانی کی
حالت میں ظاہر ہوں گے یا بڑھاپے کی حالت میں ظاہر ہوں گے حضرت نے فرمایا
خدا ہر عیبوں سے پاک ہے اس چیز کو کون جان سکتا ہے؟ خدا جیسا چاہے گا
اس صورت میں ظہور کریں گے اور جس حالت میں چاہے گا ان کو رکھے گا
اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے جب یہ حکم ہوگا۔ مفضل نے کہا کہ اے آقا وہ
کہاں سے ظاہر ہوں گے اور کیسی کیفیت سے ظاہر ہوں گے امامؑ نے فرمایا
کہ وہ تنہا ظہور کریں گے اور اکیلے مسجد الحرام میں آکر اکیلے کعبہ میں داخل
ہوں گے اور وہ شب کو بھی وہیں اکیلے بسر کریں گے جب لوگوں کی آنکھیں بند ہو
جائیں اور شب تاریک ہو جائے تب جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور ملائکہ کی کئی

منٹیں ان پر نازل ہوں گی پس جبرئیل کہیں گے کہ اے آقا (قائم) آپ کا قول مقبول اور آپ کا حکم جائز ہے پس اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر مسح کر کے جائیں گے خدا کا شکر کہ جس نے اپنا وعدہ کو سچا کر دکھایا اور ہمیں سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو نیک چلن والوں کی بھی کیا خوب مزدوری ہے پھر رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہوں گے پھر اس کے بعد چلا کر پکار کر کہیں گے اے گروہ نقبا اور میرے اہل خاص و جن کو خداوند تعالیٰ میری مدد کے لئے میرے ظہور سے پہلے ذخیرہ کر رکھا ہے آؤ میری اطاعت کرو اور ان کی بلند آواز مشرق و مغرب کی زمین میں لوگ جس حالت میں ہوں گے محراب میں یا گھوڑے کی پیٹھ پر ہوں وہ سن لیں گے اور اسی آواز کے ساتھ اس طرف رخ کر کے جواب دیں گے اور کچھ دیر نہ لگے گی یعنی پلک جھپکانے تک وہ سب کے سب آدمی رکن اور مقام کے درمیان پہنچ جائیں گے خداوند تعالیٰ ان کو حکم دے گا کہ وہ زمین سے آسمان تک ایک کھمبا ایسا بن جائے جو روئے زمین کے اوپر کے مومنین کو روشنی ڈالے اور اس مومن کے اوپر وہ نور اس کے گھر کے سوراخ سے داخل ہو گا پس مومنین کی نفسیں اس نور سے خوش ہوں گی اور ان کو ہمارے قائم اہلبیت کے ظہور کی خبر نہ ہو گی صبح کریں گے ایسی کہ وہ اپنے کو حضرت کے درمیان کھڑا ہوا پائیں گے اور وہ تین سو تیرہ آدمی بہ عدد اصحابِ رسول خداؐ یوم بدر کے مطابق ہوں گے۔ مفضل نے کہا اے آقا اے سردار میرے بہتر آدمی جو امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے کیا وہ بھی ان کے ساتھ ہوں گے آپ نے فرمایا کہ امام ابو عبداللہ (الحسینؑ) بارہ ہزار مومنین جو شیعیان علی بن ابی طالبؑ سے ہوں گے ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کا

عمامہ کالا ہوگا۔ مفضل نے کہا اے میرے سید کیا قائمؑ اس سنت کو بدل دیں گے جو بیعت کفر و نفاق اور مکر پر کی گئی ہے۔ اس پر خدا کی لعنت بیعت کرنے والے اور بیعت لینے والے پر ہے۔ اے مفضل قائمؑ حرم (کعبہ) سے پیٹھ ٹیک کر کھڑے ہوں گے اور ہاتھ پھیلائیں گے اور بیعت لیں گے ان کا ہاتھ سفید دکھلائی دے گا بغیر کسی نقص کے پس کہیں گے کہ یہ خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کے حکم سے پس یہ آیۃ تلاوت فرمائیں گے جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قدرت اور قوت سب پر غالب ہے تو جو عہد کو توڑے گا تو اپنے نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے (الفتح ۱۰) پس سب سے پہلے جبرائیل بیعت کریں گے پھر ملائکہ بیعت کریں گے اس کے نجباء جن بیعت کریں گے اس کے بعد نقباء بیعت کریں گے۔

پس مکہ میں لوگ چلائیں گے اور لوگ کہیں گے کہ یہ کعبہ کی طرف کون آدمی ہے اور اس کے ساتھ یہ سب آدمی کون ہیں اور یہ نشانی جو رات میں ہم نے دیکھا وہ کیسی تھی اور ایسی تو ہم نے نہیں دیکھا تھا۔ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ مرد روشنیوں کا مالک ہے پھر ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم ان لوگوں کو دیکھو کہ جو ان کے ساتھ ہیں ان میں سے کسی کو پہچانتے ہو۔ پس وہ کہیں گے کہ ہم کسی کو نہیں پہچانتے مگر چار آدمی جو اہل مکہ سے ہیں اور چار آدمی جو اہل مدینہ سے ہیں وہ فلاں فلاں ہیں اور ان کے ناموں سے ان کو گن لیں گے اور یہ واقعہ اول طلوع آفتاب کے وقت ہوگا اور جب آفتاب طلوع ہو کر روشن ہو جائے گا تو ایک پکارنے والا آفتاب میں سے عربی اور واضح زبان میں پکارے گا تو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں سب سنیں گے اے گروہ خلائق یہ مہدیؑ آل محمدؐ کا

ہے اور ان کا نام ان کے جد رسول خداؐ کے نام سے پکاریں گے اور ان کی کنیت بھی جناب رسول خداؐ کی ہو گی اور ان کا بیان ان کے باپ گیارہویں امام حسن عسکریؑ سے لے کر امام حسینؑ بن علیؑ جن کے اوپر خدا کی تمام درود ہو کریں گے۔ ان کی بیعت کرو تاکہ ہدایت یافتہ ہو اور ان کے حکم کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو گے پس سب سے پہلے جو ان کے ہاتھ کا بوسہ دیں گے وہ ملائکہ ہیں اس کے بعد ان کے نقباء ہیں اور وہ کہیں گے کہ میں نے سنا اور اطاعت کی اور کوئی ذرہ خلائق میں سے باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ اس آواز کو صحرا نشین و اہل شہر اہل خشکی اور اہل بحر سنیں گے ایک دوسرے سے بیان کریں گے اور پوچھیں گے جو انہوں نے اپنے کانوں سے سنا ہے اور جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہو گا تو ایک چلانے والا چلائے گا از طرف مغرب اے گروہ خلق تمہارا خدا زمین فلسطین کی وادی یا بس سے وہ عثمان بن عتبہ اموی یزید ابن معاویہ لعنت اللہ کے لڑکوں میں سے ہے اس کی بیعت کر کہ ہدایت ہو گی اور اس کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو گے پھر اس کے قول کو ملائکہ اور نقباء جھٹلائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ ہم نے سنا اور معصیت کیا اور شک و شبہہ کرنے والا منافق اور کافر باقی نہیں رہیں گے مگر اس آخری آواز سے گمراہ ہو جائیں گے اور ہمارے سردار قائمؑ کعبہ سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہو کر یہ فرمائیں گے کہ اے گروہ خلق جو آدمؑ کے دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے میں ہوں آدمؑ و شیثؑ اور جو نوحؑ اور ان کے لڑکے سام کو دیکھنا چاہتا ہے وہ میں ہوں نوحؑ اور ان کا لڑکا سام اور جو ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کے دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ میں ہوں ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور جو موسیٰؑ اور یوشعؑ کے دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ میں ہوں

موسیٰ اور یوشع ۔ اور جو عیسیٰ اور شمعون کے دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ
میں ہوں عیسیٰ اور شمعون اور جو محمدؐ اور امیرالمومنینؑ جن پر خدا کی درود
ہو دیکھنا چاہتا ہے وہ میں ہوں محمدؐ و امیرالمومنینؑ اور جو حسنؑ اور حسینؑ
کے دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ میں ہوں حسنؑ و حسینؑ اور جو امام حسینؑ
کے اولاد کے ائمہ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ میں ہوں اولاد امام حسینؑ میں سے۔
جو میں تم سے چاہتا ہوں اس کا جواب دو۔ میں تم کو ان چیزوں کی خبر دوں گا
جن کی خبر تم کو ہو چکی ہے اور ان چیزوں کی لوگوں کی خبر دے دو۔ اور ان
کو خبر دے دو جو کتابیں اور صحف پڑھتے تھے مجھ سے آکر وہ سنیں اور جو
صحیفے آدمؑ و شیثؑ پر خدا نے نازل کیا تھا اس کو پڑھنا شروع کریں گے اور
وہ لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم آدمؑ و شیثؑ کے صحیفے یہی ہیں۔ اور ہم
لوگوں نے دیکھا کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے اور اس بزرگوار
نے ان صحیفوں سے وہ چیزیں ہمارے سامنے پڑھیں جن کو ہم نہیں جانتے
تھے پھر حضرت صحف نوحؑ و صحف ابراہیمؑ کو اور توریت موسیٰؑ اور زبور
داؤدؑ اور انجیل عیسیٰؑ علیہم السلام کو پڑھیں گے پس ان مذہبوں کے تمام عالم
گواہی دیں گے کہ یہ وہی کتابیں ہیں جس طرح کہ آسمان سے نازل ہوئی
تھیں اور ان میں تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے اور جو چیزیں ہم سے فوت ہوئی
تھیں اور ہم تک نہیں پہنچیں تھیں اس بزرگوار نے ہمارے سامنے پڑھیں پھر
آقا حضرت قرآن پڑھیں گے جس طرح خداوند تعالیٰ نے حضرت رسول خداؐ
پر نازل کیا بغیر اس کے کہ کوئی تغیر و تبدل ہووے جیساکہ دوسرے قرآنوں
میں ہوا ہے۔ پھر اسی اثنا میں رکن و مقام کے درمیان دابہ ظاہر ہو گا پس وہ
مومن کی پیشانی پر مومن لکھے گا اور کافر کی پیشانی پر کافر لکھے گا۔

۔ اس کے بعد قائمؑ کے سامنے ایک آدمی جس کا منہ پیٹھ کی طرف اور پیٹھ سینہ کی طرف ہو گی آ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہو گا وہ کہے گا کہ اے میرے سید و سردار میں بشیر ہوں اور مجھے ایک فرشتہ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر لشکر سفیانی جو بیداء میں ہلاک ہوا اس کی بشارت دوں۔ حضرت فرمائیں گے کہ اپنا اور اپنے بھائی کا قصہ بیان کر بشیر کہے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکر سفیانی میں تھے اور ہم نے دنیا کو دمشق سے بغداد کو (زوراء کو) خراب کیا اور ہم نے جمعیت چھوڑی کوفہ و مدینہ کو خراب کیا اور ممبر کو توڑ دیا اور ہمارے خچر مسجد رسولؐ میں سرگیں گراتے تھے پس ہم وہاں سے باہر نکلے اور ہمارا لشکر تین لاکھ تھا پھر ہم روانہ ہوئے کہ کعبہ کو خراب اور ویران کریں اور وہاں کے رہنے والوں کو قتل کریں۔ جب ہم صحراء بیداء میں پہنچے جو حوالی مدینہ میں ہے آخر شب وہاں اترے اس وقت کسی پکارنے والے نے پکارا یا بیدا اس ستمگاروں کے گروہ کو ہلاک کر پس زمین شگافتہ ہوئی اور تمام لشکر کو چارپایوں اور مال و اسباب کے ساتھ غرق کر لی اور روئے زمین پر میرے سوا اور میرے بھائی کے سوا نہ کوئی شخص باقی رہا نہ کوئی چیز۔ ناگاہ ایک فرشتہ ہم دونوں کے پاس آیا اور ہمارا منہ پیٹھ کی طرف پھیر دیا جیساکہ آپ دیکھتے ہیں پھر میرے بھائی سے کہا کہ اے نذیر تو سفیان ملعون کے پاس دمشق میں جا اور اس کو مہدی آل محمدؑ کے ظاہر ہونے سے ڈرا اور اس سے بیان کر کہ حق تعالیٰ نے اس کے لشکر کو بیداء میں ہلاک کیا۔ بعد اس کے مجھ سے کہا کہ اے بشیر تو مکہ میں حضرت مہدیؑ سے ملحق ہو اور ظالموں کے ہلاک ہونے کی بشارت ان کو دے کر ان کے ہاتھ پر توبہ کر کہ وہ تیری توبہ قبول کریں گے پس آنحضرت

اپنا دست مبارک اس کے جسم پر پھیریں گے اور وہ حالت اول پر پھر جائے گا
بعد اس کے حضرت کی بیعت کر کے حضرت کے لشکر میں رہے گا۔

۵۔ مفضل نے کہا اے میرے سردار کہ مکہ میں مقیم ہوں گے کہا کہ
نہیں۔ اے مفضل اپنے اہل میں سے ایک شخص کو وہاں اپنا خلیفہ بنائیں
گے اور جب مکہ سے روانہ ہوں گے اہل مکہ حضرت کے خلیفہ کو قتل
کریں گے پس آنحضرت پھر مکہ کی طرف مراجعت فرمائیں گے اس وقت
اہل مکہ حضرت کے سامنے سر جھکائے اور روتے اور تضرع کرتے ہوئے
آئیں گے اور کہیں گے کہ اے مہدی آل محمدؐ ہم توبہ کرتے ہیں ہماری
توبہ قبول کیجئے آنحضرت ان کو نصیحت کریں گے اور دنیا و آخرت کی
عقوبتوں سے ڈرا کر اہل مکہ کے ایک شخص کو ان پر والی و حاکم مقرر کریں
گے اور وہاں سے روانہ ہوں گے۔ پھر وہ لوگ اس والی حاکم کو بھی قتل
کریں گے۔ اس وقت آنحضرت اپنے مددگاروں یعنی نقیبوں اور جنوں کو ان
کی طرف روانہ کریں گے اور ان سے کہیں گے کہ راہ حق کی طرف پھر
آئیں اور جو کوئی ایمان لائے اس کو قتل دیں گے اور خدا کی رحمت تمام
چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ رحمت میں ہوں اگر میں تمہارے ساتھ
پلٹ آتا ان کے طرف تو ان پر بھی خدا کی رحمت شامل ہوتی وہ لوگ اپنے
اور خدا کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان اور خدا اور میرے ساتھ
عذر تمام کر چکے ہیں۔ جب یہ لشکر مکہ کی طرف پھر آئے گا سو آدمیوں میں
سے ایک بھی ایمان نہ لائے گا بلکہ ہزاروں میں سے بھی ایک آدمی ایمان نہ
لائے گا۔

۶۔ مفضل نے کہا اے آقا پھر مہدیؑ کہاں جائیں گے آنحضرت نے فرمایا

میرے جد جناب رسول خدا کے مدینہ جائیں گے جب حضرت مدینہ میں وارد ہوں گے تو وہاں ان کے لئے ایک مقام عجیب ہو گا جس سے مومنین کے لئے خوشی ظاہر ہو گی اور کافروں کو ذلت ہو گی پھر آپ نے فرمایا کہ مہدی کوفہ کی طرف جائیں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان اتریں گے اس دن ان کے پاس اصحاب چھیالیس ہزار ملائکہ اور چھ ہزار جن اور تین سو تیرہ آدمی نقباء سے ہوں گے۔

۷۔ مفضل نے کہا اے میرے آقا مہدی کا گھر کہاں ہو گا جہاں لوگ جمع ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کا دارالخلافہ کوفہ ہو گا اور مجلس کی جگہ مسجد کوفہ ہو گی اور بیت المال اور مسلمین کے قائم تقسیم کرنے کی جگہ مسجد کوفہ ہو گی اور ان کے خلوت کا مقام بیش نجف اشرف ہو گا۔

اور کتاب حق الیقین میں ص ۳۴۳ سطر ۱۲ میں یہ ہے اور غنائم مسلمین کے تقسیم کی جگہ مسجد سہلہ ہو گی اور بشارۃ الاسلام عربی میں مسجد کوفہ لکھا ہے

۸۔ مفضل نے کہا اے میرے مولا تمام مومنین کوفہ میں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم کوئی مرد مومن نہ ہو گا مگر یہ کہ کوفہ میں یا حوالی کوفہ میں رہے۔ اس وقت کوفہ میں ایک گھوڑے کے بیٹھنے کی جگہ کی قیمت ایک ہزار درہم ہو گی۔ اے مفضل خدا کی قسم لوگوں کا دل مائل ہو گا اس کو ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے کے عوض خریدیں گے ہمدان کے زمین کے ٹکڑوں میں کا ایک ٹکڑا اور شہر کوفہ کی وسعت چون میل کے برابر ہو گی اور کوفہ کے قصر کربلا کے قصر سے متصل ہو جائیں گے اور حق تعالیٰ کربلا معلی کو پناہ کی جگہ قرار دے گا ہمیشہ فرشتوں اور مومنین کے آنے جانے کی

جگہ قرار پائے گا اور حق تعالیٰ اس زمین مقدس کو اس قدر بلند مرتبہ کرے گا اور اس میں اس قدر برکتیں اور رحمتیں قرار دے گا کہ اگر کوئی مومن وہاں استادہ ہو کر خدا کو پکارے گا۔ پھر آخر حق تعالیٰ ایک دعا میں ملک دنیا کے ہزار برابر اس کو عطا فرمائے گا بعد اس کے حضرت صادقؑ نے ایک آہ کی اور فرمایا اے مفضل بعد ازیں ایک زمین کے مقاموں میں سے ایک دوسرے پر فخر کیا۔ پس کعبہ معظمہ نے کربلا معلی کی زمین پر فخر کیا۔ پس حق تعالیٰ نے کعبہ پر وحی نازل فرمائی کہ ساکت ہو اور کربلائے معلی پر فخر نہ کر۔ بدرستی کہ وہ ایسا مقام مبارک ہے جہاں کہ موسیٰؑ کو درخت میں سے آواز دی گئی اور یہ ان درختوں میں سے ہے اور یہ وہ ربوہ ہے جہاں مریمؑ نے پناہ لی تھی اور مسیحؑ کو ولادت کے وقت غسل دیا تھا اور حضرت مریمؑ نے بھی خود غسل کیا تھا وہ تمام مقاموں سے بہتر ہے اور حضرت رسول خداؐ نے وہیں سے معراج کے لئے عروج فرمایا تھا اور حضرت قائمؑ کے ظاہر ہونے تک ہمارے شیعوں کے لئے وہاں خیر و رحمت بے پایاں مہیا و آمادہ ہے۔

۵۔ ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا مسجد کوفہ کی تعریف میں فرمایا کہ اس کے بیچ میں روغن کا چشمہ و دودھ کا چشمہ اور پانی کا چشمہ مومنین کے لئے ہو گا اور پاک کرنے والا پانی کا چشمہ مومنین کے لئے ہو گا۔

۶۔ اسحاق ابن عمار سے روایت ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ابلیس کو جو مہلت دی ہے اس کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ معلوم کو جو کتاب میں فرمایا ہے کہ ایک من المنظرین الیٰ یوم وقت المعلوم ترجمہ میں نے تم کو وقت معلوم تک مہلت دی ہے۔ وہ یوم قائمؑ کے وقت (ظاہر) ہونے کا ہے۔ اللہ

تعالیٰ جب ان کو ظاہر ہونے کا حکم دے گا وہ مسجد کوفہ میں ہوں گے۔ ابلیس آئے گا زانو کے بل کھڑا ہو گا پھر کہے گا کہ ہائے اس دن سے اس کی پیشانی کے بال سے پکڑیں گے پھر اس کی گردن مار دیں گے پس وہی دن وقت معلوم ہے اس کی اجل کی نہایت۔

ـ ہروی نے اپنے باپ ہروی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے پوچھا کہ اے ابن رسول خداؐ جناب امام صادقؑ کی روایت کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ بے شک کہا کہ جب قائمؑ ظہور کریں گے امام حسینؑ کے قاتلوں کی اولادوں کو قتل کریں گے ان کے باپ دادا کے کام کی وجہ سے۔ حضرت نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ خداوند تعالیٰ کے قول دوسرے کے عمل کی سزا دوسرے کو نہیں دی جائے گی (الانعام: ص۱۶۵) اس کے کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے تمام قول سچ ہیں مگر قاتلان حسینؑ کی اولاد اپنے باپ دادا کے فعل پر راضی ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کسی کے کام پر راضی ہو گا اس کا شمار اسی میں ہو گا۔ اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور مغرب کا آدمی اس پر راضی ہو تو خدا کے نزدیک قتل میں شمار ہو گا اور قائمؑ اسی بنیاد پر قتل کریں گے (یعنی ان لوگوں کی رضایت پر قتل کریں گے) کہا میں نے ان سے پوچھا کس چیز سے شروع کریں گے فرمایا کہ بنی شیبہ سے ابتداء کریں گے اس کا ہاتھ کاٹیں گے کیونکہ وہ خداوند تعالیٰ کے گھر کے چور ہیں۔

ـ ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا جب قائمؑ کھڑے ہوں گے خداوند تعالیٰ ہمارے شیعوں کے کان و آنکھ میں اتنی قوت بڑھا دے گا کہ ان کے اور قائمؑ کے درمیان برید (رسل رسائل) نہیں ہو گی قائمؑ ان سے

پامال کریں گے اور دو مس گے اور قائم کو اپنی جگہ سے دیکھیں گے۔

۔ حضرت ابی عبداللہ (امام جعفر صادق ؑ) سے روایت ہے کہ قائم ؑ مسجد الحرام کو اس کی بنیاد تک خراب کریں گے اور مسجد رسول خدا ؐ کو بھی اس کی بنیاد تک خراب کریں گے اور حضرت بیت الحرام کو اس کے اصل موضع (حضرت اسمٰعیل و حضرت ابراہیم ؑ کی بنیاد) پر قائم کر کے بنائیں گے اور بنی شیبہ کے چوروں کا ہاتھ کاٹ کر کعبہ پر لٹکا دیں گے۔

۔ مفضل نے کہا کہ اے آقا واقعی کے شہر کی اس وقت کیا حالت ہو گی آپ نے فرمایا اس پر خدا کی لعنت اور غضب ہو گا اور اس کو فتنہ خراب کرے گا اور اس کو پاپیت کثیر چھوڑے گا اور اس پر اور اس میں رہنے والوں پر ویل (افسوس واسطے) ہو جبکہ زرد نشان اور مغربی جھنڈا اور جو جزیرہ سے نشان آئے گا اور جو کشتیاں اس طرف دور و نزدیک سے جائیں گی خدا کی قسم اس پر ایسے قسموں کا عذاب نازل ہو گا جو کہ تمام دنیا کے لوگوں پر شروع سے آخر تک پر نازل نہ ہوا ہو گا اور اس پر ایسا عذاب نازل ہو گا کہ نہ کسی نے دیکھا ہو گا اور نہ سنا ہو گا اور جو طوفان کہ وہاں کے رہنے والوں پر نازل ہو گا وہ تلوار کا طوفان ہو گا ویل ہو (واسطے ہو) جو اس کو اپنا مسکن بناوے اور جو اس میں قیام کرنے کا شوق ہو گا اور اس شہر کے باہر رہے گا وہ رحمت خدا میں رہے گا خدا کی قسم وہ ایک وقت ایسا آباد ہو گا کہ لوگ کہیں گے کہ دنیا یہی ہے اور کہیں گے کہ اس کے قصر اور مکانات بہشت ہیں اور اس میں کی لڑکیاں حورالعین اور اس میں کے لڑکے ولدان بہشت ہیں اور گمان کریں گے کہ حق تعالیٰ نے بندوں کو روزی تقسیم نہیں کی ہے مگر اسی شہر میں اور اس شہر میں ایسے حاکم ظاہر ہوں گے

جو خدا و رسول خداؐ اور کتاب خدا کے خلاف حکم دیں گے اور ناحق گواہی دینا، شراب پینا اور زنا کرنا اور مال حرام کھانا ور خون ناحق بہانا اور اس قدر ظاہر ہو گا کہ تمام دنیا میں اس قدر نہ ہو۔ پس حق تعالیٰ ان فتنوں اور لشکروں کے سبب اس طرح اس کو خراب و ویران کرے گا کہ اگر کوئی شخص وہاں گزر کرے اور نشان بتائے کہ یہاں اس شہر کی زمین ہے کوئی قبول نہ کرے گا۔ پس گزرنے والا کہے گا کہ یہیں زوراء تھا اس کے بعد ایک جوان ہاشمی حسنی دیلم کی طرف سے نکلے گا اور ندا دے گا کہ اے آل احمدؐ اس مضطر بیچارے کی فریاد کو پہنچو جو کہ تم سے تائید طلب کرتا ہے پس طالقان کے خدا کے خزانے اس کی تائید کریں گے۔ یہ خزانے نہ چاندی کے ہوں گے نہ سونے کے بلکہ کئی مرد ہوں گے جو کہ شجاعت اور ارادہ اور سختی میں لوہے کے ٹکڑوں کی مانند ہیں وہ سب اشہب یا بوؤں پر سوار اور مسلح اور مکمل ہوں گے اور وہ ظالموں کو قتل کرتا جائے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہو اور روئے زمین کی زیادہ تر جگہیں صاف ہوتی جائیں گی۔ تو وہ اپنے پناہ لینے کی جگہ بنائے گا۔

ھ۔ اس کے بعد اس کو (سید حسنی کو) اور اس کے اصحاب کو حضرت مہدیؑ کی خبر معلوم ہو گی۔ لوگ کہیں گے کہ اے ابن رسول خداؐ یہ لوگ کون ہیں جو ہمارے زمین میں نازل ہوئے ہیں۔ آنحضرت جواب دیں گے کہ اس کو ہماری طرف لاؤ تاکہ ہم اس کو دیکھیں وہ کون ہے اور وہ کیا چاہتا ہے خدا کی قسم وہ جانتا ہے کہ یہ مہدیؑ ہیں اور وہ ان کو پہچانتا بھی ہے اور وہ کچھ ظاہر نہیں کرے گا تاکہ وہ اپنے اصحاب کو پہچنوائے کہ یہ کون ہے اس کے بعد حسنی نکلے گا اور کہے گا کہ اگر آپ مہدیؑ آل محمدؐ ہیں؟ تو آپ

کے جد رسول خدا نیزہ اور انگوٹھی و چادر و زرہ اور عمامہ سحاب اور یربوع گھوڑا اور ناقہ عضبا اور بغلہ دلدل و یعفور گدھا اور براق نجیب مصحف امیرالمومنین یہ سب طلب کرے گا اس کے بعد اس کے لئے جو وہ طلب کرے گا حاضر کر دیں گے اور نیزہ کو لے کر ایک پتھر پر گاڑ دے گا اس میں پتے نکلیں گے یہ سب اس لئے کرے گا کہ اس کے اصحاب حضرت مہدی کے فضائل جان کر ان کی بیعت کریں۔ پھر حسنی کہے گا کہ اللہ اکبر اے ابن رسول خدا آپ اپنا ہاتھ پھیلایئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔ پس جب وہ ہاتھ پھیلائیں گے تو وہ خود اور اس کے ساتھ کا لشکر سب آپ کی بیعت کریں گے لیکن چالیس ہزار زیدیہ قرآن والے بیعت نہیں کریں گے پس وہ (زیدیہ) کہیں گے کہ یہ سب کچھ نہیں ہے مگر بڑا جادو ہے پھر دونوں لشکر مل جائیں گے اور ان کے سامنے حضرت مہدی آئیں گے اور ان کو وعظ و نصیحت کریں گے اور ان کو تین دن کی مہلت دیں گے پس ان میں سوائے طغیان اور کفران کے کوئی چیز نہیں پائی جائے گی اس کے بعد حضرت ان کے قتل کرنے کا حکم دیں گے پس وہ سب کے سب قتل کر دیئے جائیں گے پس حضرت اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ ان کا قرآن نہ لینا ان کے لئے چھوڑ دینا تاکہ ان پر حسرت رہے جس طرح کہ انہوں نے اس میں تغیر و تحریف کیا اور جو کچھ اس میں تھا اس پر عمل نہیں کیا مفضل نے کہا اس کے بعد حضرت مہدی کیا کریں گے کہ حضرت مہدی رات کے وقت دمشق میں سفیانی کی طرف روانہ کریں گے اس کے بعد اس کو پکڑ کر صخرۂ بیت المقدس پر ذبح کریں گے

ال۔ ابو الجارود نے امام ابی جعفر (امام محمد باقرؑ) سے ایک لمبی حدیث

میں روایت کی ہے جب قائمؑ قائم (خروج) ہو کر کوفہ کی طرف جائیں گے تو اس میں سے دس ہزار آدمی نکلیں گے اور کہیں گے کہ ہم لوگ خود اصلاح کرنے والے ہیں اور وہ مسلح ہوں گے اور آنحضرت سے کہیں گے کہ آپ جہاں سے آئے ہیں وہاں پلٹ جایئے۔ ہم لوگوں کو بنی فاطمہؑ کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت ان پر تلوار کھینچیں گے۔ یہاں تک کہ آخر والے کو بھی ختم کر دیں گے اس کے بعد کوفہ میں داخل ہو کر ہر منافق اور شک کرنے والے کو قتل کریں گے اور وہاں جتنے قصور ہوں گے ان کو خراب کریں گے لڑنے والوں کو اتنا قتل کریں گے کہ خدا ان سے راضی ہو جائے۔

۷۔ جعفر ابن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب قائمؑ مکہ میں کھڑے ہوں گے چاہیں گے کہ کوفہ کی طرف جائیں تو ایک منادی آواز دے گا کہ خبردار تم لوگوں میں سے کوئی کھانا پانی ہمراہ نہ لائے اور حضرت اپنے ساتھ حضرت موسیٰؑ کا پتھر جس سے بارہ چشمے نکلتے تھے لے لیں گے اور حضرت جس منزل میں اتریں گے اس پتھر کو نصب کر دیں گے تو اس سے چشمے نکلیں گے جو بھوکا ہو گا وہ سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا رہے گا وہ بہت پی لے گا۔ ان لوگوں کی زاد سفر یہی ہو گی یہاں تک کہ نجف میں اتریں گے جو کوفہ کے پشت میں ہے جبکہ اس کے پشت پر وہ اتریں گے تو وہاں سے پانی اور دودھ کا چشمہ ہمیشہ نکلے گا جو بھوکا رہے گا سیر ہو گا اور جو پیاسا رہے گا پی لے گا۔

۸۔ ابن عباس سے اس آیت کے متعلق روایت ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے مشرکین کو قتل کرو گویا کہ آیت فرماتی ہے کہ کوئی ملت والی باقی نہیں رہے گا مگر وہ اسلام کی طرف ہو جائے گا یہاں تک کہ بکری بھیڑیا سے

حضرت مہدیؑ کے زمانہ میں میری امت ایسی نعمت میں رہے گی کہ کبھی ان کو ایسی نعمت نہیں ملی ہو گی پانی و برسات کا مسلسل سلسلہ رہے گا اور زمین بھی ہر قسم کے نباتات کو پیدا کرتی رہے گی۔

۲۲۔ جناب علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے جناب رسول خداؐ سے کہا کہ اے رسول خداؐ محمد مہدیؑ کی آل ہم میں سے ہے یا غیر میں سے ہے۔ پس جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہم میں سے ہیں خداوند تعالیٰ دین کو ان پر ختم کرے گا جیساکہ خدا نے دین کو ہم سے شروع کیا تھا لوگوں کو ان کے (مہدیؑ) ذریعہ فتنوں سے اس طرح نجات ملے گی جیسے کہ ہماری وجہ سے لوگوں کو شرک سے نجات ملی اور ان (مہدیؑ) کے ذریعہ خداوند تعالیٰ لوگوں کے قلب میں فتنہ و عداوت کے بعد محبت پیدا کرے گا جیساکہ ہماری وجہ سے لوگوں میں شرک کی عداوت دور ہو کر بھائی بھائی ہو گئے اور مہدیؑ کی وجہ سے فتنہ کی عداوت دور کر کے دینی بھائی ہوں گے جیساکہ ہماری وجہ سے شرک کی عداوت دور کر کے لوگ آپس میں دینی بھائی ہو گئے۔

۲۳۔ ابو بصیر نے ابو جعفر (امام محمد باقرؑ) سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قائمؑ ظاہر ہو کر کوفہ کی طرف جائیں گے وہاں چار مسجد خراب کریں گے اور جو مسجد بلند عالیشان ہو گی اس کو خراب کریں گے اور بڑے راستے کو بنا کریں گے اور راستہ میں جو مکان بڑھ آیا ہو گا اس کو خراب کر دیں گے اور جانوروں کے مکان اور پرنالے جو راستہ میں ہوں گے اس کو خراب کر دیں گے جتنی بدعتیں ہوں گی اس کو ہٹا دیں گے اور تمام سنتوں کو قائم کریں گے اور قسطنطنیہ و چین و دیلم کے پہاڑوں کو فتح کریں

گے اور اس حالت پر وہ سات سال رہیں گے ان کا ہر ایک سال تمہارے دس سال کے برابر کا ہو گا اس کے بعد خدا جو چاہے گا کرے گا۔ ابو بصیر نے کہا کہ میں نے آنحضرت سے سوال کیا کہ یہ سب سال کیسے بڑے ہوں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فلک کو حکم دے گا کہ وہ ٹھہر جائے اور کم حرکت کرے اور اس طرح سے دن و سال بڑھیں گے ابو بصیر نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آسمان میں تبدیلی ہو گی تو فنا ہو جائے گا تو حضرت نے کہا کہ یہ قول زنادقہ کا ہے مگر مسلمانوں کو کہنے کا یہ راستہ نہیں ہے خداوند تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کے لئے چاند کے دو ٹکڑے کئے اور یوشع ابن نون کے لئے آفتاب پلٹ آیا اور خداوند تعالیٰ نے قیامت کے دن کے بڑے ہونے کی خبر دیا ہے اور وہ ایسا ہے ہزار برس تمہارے سالوں تک۔

۴۴۔ مفضل نے پوچھا اے میرے آقا حضرت مہدیؑ اور کیا کام کریں گے فرمایا کہ سفیانی کی طرف لشکروں کو بھیجیں گے تاآنکہ اس کو دمشق میں اسیر کر کے صخرہ پر ذبح کریں گے۔ بعد اس کے حضرت امام حسینؑ بارہ ہزار صدیق اور ان بہتر شخصوں کے ساتھ جو کہ حضرت کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے ہیں ظاہر ہوں گے۔ پھر حضرت امیرالمومنینؑ باہر آئیں گے اور ان کے لئے ایک خیمہ نجف اشرف میں نصب کریں گے۔ جس کے چار رکن ہوں گے ایک رکن نجف اشرف میں اور ایک رکن ہجر (بحرین) میں اور ایک رکن صنعا (یمن) میں اور ایک رکن سرزمین مدینہ میں ہو گا گویا میں اس کے چراغوں کو دیکھ رہا ہوں کہ آفتاب و ماہتاب کے مانند آسمانوں اور زمین کو روشن کر رہے ہیں۔ بعد اس کے سید اکبر یعنی حضرت محمد رسول خداؐ باہر آئیں گے اور آنحضرت کے ہمراہ وہ تمام لوگ ہوں گے جو کہ مہاجر و انصار

وغیرہ سے اور نیز وہ لوگ جو لڑائیوں میں حضرت کے ہمراہ رکاب شہید ہوئے ہیں۔

اس کے بعد وہ لوگ جنھوں نے آنحضرت کی بعثت سے حضرت مہدیؑ کے ظہور کے زمانہ تک آنحضرت اور ان کی اولادوں پر ظلم کیا اور جھٹلایا حاضر کئے جائیں گے پھر ان کو ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔ اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہو گی "اور ہم تو یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اوران کو ہی لوگوں کا پیشوا بنائیں اور ان ہی کو زمین کا وارث بنائیں (سورہ قصص آیۃ ۵)" بعد اس کے فرمایا اے مفضل گویا میں اس دن کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم اماموں کا گروہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خداؐ کے سامنے کھڑا ہو گا اور ہم سب آنحضرت سے ان ظلموں کی شکایت کریں گے کہ اے خالقین ہم لوگوں کے ساتھ اپنے زمانہ میں کیا کیا اور ہم لوگوں کو شہید کیا۔ پس آنحضرت گریہ کریں گے بعد اس کے حضرت فاطمہؑ ابتداء کریں گی اور ابوبکر و عمر کی شکایت کریں گی اور تمام مصیبتوں کو جو ان مظلومہ پر وارد کی گئیں یہاں تک کہ محسن کا سقط وغیرہ تمام مصیبتوں کو اپنے باپ کی خدمت میں عرض کریں گی۔ اس کے بعد حضرت امیرالمومنینؑ کھڑے ہوں گے ان تمام مصیبتوں کو جو امت کے ذریعہ پہنچیں جناب پیغمبرؐ کی خدمت میں عرض کریں گے یہاں تک کہ آخر مجھ کو زہر آلودہ تلوار سے شہید کیا۔ اس وقت حضرت نے فرمایا اے مفضل جناب امیرؑ کے شکایت کرنے کے بعد حضرت امام حسنؑ اٹھیں گے اور ان تمام مصیبتوں کو جو ان پر پڑیں ہیں بیان کریں گے یہاں تک کہ مجھ کو زہر سے شہید کیا اور امام حسنؑ کی شکایت کے بعد حضرت امام حسینؑ

جناب سیدالشہداء اور تمام شہداء جو ان کے ساتھ شہید ہوئے ہیں خون آلود کھڑے ہو کر خطاب کریں گے پس اس وقت حضرت رسول خدا کی نظر ان پر پڑے گی بہت گریہ کریں گے اور تمام اہل آسمان و زمین آنحضرت کے گریہ کرنے سے سب گریہ کریں گے اور جناب فاطمہ ایسا گریہ کریں گی کہ زمین اور اس کے ساکنین پر زلزلہ آ جائے گا۔

اس وقت جناب رسول خدا امام حسین کو اپنے سینے سے لپٹا کر فرمائیں گے کہ اے حسین میں تجھ پر فدا ہوں تیری آنکھیں روشن ہوں۔ اس وقت امیرالمومنین و حضرت حسین و حمزہ سیدالشہداء و جعفر طیار و خدیجہ و فاطمہ بنت اسد حضرت رسول خدا کے چاروں طرف کھڑے ہوں گے اور نالہ و فریاد کرتی ہوئی محسن کو اٹھا لائیں گی اس وقت فاطمہ زہرا یہ آیت پڑھیں گی کہ "وہ دن جس کا وعدہ تم سے کرتے تھے آج کا ہے ہر ایک نفس نے کار خیر سے جو کچھ کیا ہے اور کار بد سے جو کچھ کیا ہے وہ حاضر و موجود کیا گیا ہے (پ ۳ سورہ آل عمران ۳۰)" وہ آرزو کرتا ہے کہ کاش اس کے اور اس کے کار بد کے درمیان فاصلہ دوری ہوتی۔

مفضل کہتے ہیں کہ جب حضرت صادق نے ان باتوں کو بیان کیا گریہ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ریش مبارک آنحضرت آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا کہ وہ آنکھ روشن نہ ہو جو کہ یہ قصہ ذکر ہونے کے وقت گریہ نہ کرے مفضل نے پوچھا یہ گریہ کتنا ثواب رکھتا ہے فرمایا بے شمار اگر گریہ کرنے والا اہل حق (شیعہ) سے ہو۔ مفضل نے پوچھا کہ اے میرے آقا آپ کیا فرماتے ہیں خاص کر قول خدا تعالیٰ کی تاویل کے متعلق "اور جس وقت زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی

(پ۳۰ سورہ التکویر آیت ۸'۹)" آپ نے فرمایا اے مفضل موودۃ عبارت ہے محسن شہید سے۔ پس قیامت کے دن کہ جو ظلم محسن پر ہوا ہے سوال کیا جائے گا کہ کس جرم و گناہ سے اس کو کھینچا اس کے بعد حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ ایک ایک ائمہؑ پیغمبرؐ کی خدمت حاضر ہو کر ظالمین کے ظلم کی شکایت کریں گے یہاں تک کہ حضرت قائمؑ تک باری آئے۔ پس آنحضرت پیغمبرؐ کے سامنے آئیں گے ان کے اطراف ملائکہ گھیرے ہوئے ہوں گے عرض کریں گے کہ اے جد بزرگوار آپ نے میرا وصف اور میرا شمائل اپنی امت سے بیان فرمایا امت نے آپ کا فرمان قبول نہیں کیا اور میرا انکار کیا آپ کے حکم سے بغاوت کی بعض نے کہا کہ ابھی موجود نہیں ہیں بعض نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو ظہور اتنا طول نہ کھینچتا اور میرا انکار کیا میں نے صبر کیا یہاں تک کہ خداوند نے مجھے ظہور کرنے کی اجازت دی اس وقت جناب پیغمبرؐ فرمائیں گے الحمدللہ .... بلآخر اس وقت امام صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کوفہ میں آئیں گے اور آسمان سے سونے کی ٹڈی کی بارش ہو گی اور حضرت مہدیؑ زمین کے تمام خزانہ از قبیل طلا و نقرہ و جواہر کے اپنے اصحاب کو تقسیم کریں گے۔ مفضل نے کہا کہ اے مولا اگر آپ کا کوئی شیعہ مر جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو دینی بھائیوں یا مخالفین کا قرض تو کیا ہو گا۔ اول مرتبہ حضرت مہدیؑ تمام عالم میں ندا دیں گے کہ جو کوئی ہمارے کسی شیعہ پر قرض رکھتا ہو وہ آئے اور بیان کرے بعد اس کے سموں کا قرض ادا فرمائیں گے۔ تمام مشرق و مغرب کی زمین پر تصرف کریں گے اور ہر اس مسجد کو جو خدا کے لئے تعمیر نہیں کی گئی ہے خراب کریں گے اور جو مسجد یزید ابن معاویہ نے امام حسینؑ کے شہادت کے وقت بنایا تھا

خراب کریں گے اور پوچھا کہ قائمؑ کی خلافت کتنے دنوں تک ہو گی جو اب دیا کہ خدا جانتا ہے۔

۲۵۔ جناب حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ میں جناب قائمؑ کو نجف و کوفہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ جناب رسول خداؐ کی زرہ پہنے ہیں اور سیاہ گھوڑے پر سوار ہیں جس کی پیشانی سفید ہے اور جناب رسول خداؐ کا علم ہے اور آدمی ایک دوسرے آدمی کو آنحضرت کے ظہور کی خوشخبری دیتا ہے اور خوشی کرتا ہے یہاں تک کہ مردہ مومنین قبروں میں بشارت دیں گے اور آنحضرت کے ساتھ وہ چار ہزار ملک جو کربلا میں امام حسینؑ کی مدد کے لئے آئے تھے اور ان کو اجازت نہیں ملی ہوں گے اور وہ فرشتے زوار امام حسینؑ کا استقبال کرتے ہیں اور جب زوار بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اور جہاں جاتا ہے اس کے ساتھ ہوتے اور اس کے جنازہ کے ساتھ چلتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور وہ ملائکہ زمین میں مہدیؑ کے خروج کا انتظار کرتے ہیں تاکہ آپ کے ساتھ حاضر ہوں اور امام صادقؑ یا امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ خداوند تعالیٰ ہواؤں کو حضرت مہدیؑ کے تابع کر دے گا اور تمام معدنیات کو ان کے اوپر ظاہر کر دے گا وہ ہر شخص کو پہچان لیں گے کہ یہ مومن ہے یا کافر ہے اور بغیر شہادت وغیرہ کے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گے اور ان کے سر پر ابر سایہ کئے ہو گا اور وہ ابر ندا کرے گا کہ یہ مہدیؑ آل محمدؐ ہیں اور ان کے اصحاب کے لئے زمین سمٹ جائے گی اور آنحضرت کا سایہ نہیں ہو گا۔

۲۶۔ اور آنحضرت کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا ہو گا جبکہ اس کو ڈال دیں گے اژدہا ہو جائے گا کہ دولت کے درمیان وہ چالیس ہاتھ کا ہو گا

اور حضرت ابراہیمؑ کا لباس ان کے پاس ہو گا کہ آگ اس کو نہیں جلائے گی اور محفوظ رہیں گے اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ان کے پاس ہو گی اور زمین کے اوپر کسی کافر کو نہیں چھوڑیں گے اگر کوئی کسی پتھر کے نیچے چھپے گا تو وہ پتھر ندا دے گا یہ کافر میرے پاس ہے۔ مہدیؑ ہر مومن کے سر پر اپنا ہاتھ ملیں گے اس سبب سے ان کا علم و عقل زیادہ ہو گی اور پورے مومن ہوں گے اور مومنین کی طاقت پیدا ہو گی اور زمین کا وہ ٹکڑا ایک دوسرے پر فخر کرے گا کہ ہمارے اوپر سے اصحاب مہدیؑ کا گزر ہوا ہے اور کینہ و دشمنی لوگوں کے درمیان سے اٹھ جائے گی اور ایک دوسرے کو اذیت نہیں کریں گے قطع (رحم) نہ کریں گے اور دنیا میں امن ہو گا۔

۲۷۔ آنحضرت تمام مخفی امور کو معلوم کر لیں گے اور آنحضرت لوگوں کی چھپی باتوں کو ایسا جان جائیں گے کہ جو شخص اپنے گھر میں بات کرتا ہے ڈرے گا کہ آنحضرت کے پاس دیوار شہادت دے گی۔

۲۸۔ راوی نے پوچھا کہ حضرت امیرؑ کے لئے کئی رجعتیں ہوں گی فرمایا ہاں اور جو امام جس قرن میں رہا ہو اس کے زمانے کے نیک کردار اور بدکار پھر دنیا میں آتے ہیں کہ حق تعالیٰ مومنوں کو کافروں پر غالب کرے اور مومنین اپنا انتقام ان سے لیں۔ پس جب وہ دن آئے گا حضرت امیرالمومنینؑ اپنے اصحاب کے ساتھ دنیا میں پھر آئیں گے اور شیطان بھی اپنے اصحاب کے ساتھ آئے گا۔ ان دونوں کا مقابلہ کوفہ کے قریب فرات کے کنارے واقع ہو گا اور ایسی لڑائی ہو گی جس کی مثل کبھی لڑائی نہ ہوئی ہو گی۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت امیرؑ کے اصحاب پیٹھ کے پیچھے سو قدم پھر جائیں گے اور بعضوں کے قدم آب فرات میں داخل ہوں گے اس وقت

ایک ابر آسمان سے نیچے اترے گا جو کہ فرشتوں سے بھرا ہو گا اور حضرت رسول خداؐ کا ایک حربہ نور کا ہاتھ میں لے کر اس ابر کے آگے تشریف لائیں گے جب شیطان کی نظر حضرت رسولؐ پر پڑے گی پیچھے پھرے گا اس کے اصحاب اس سے کہیں گے کہ اب تو نے ظفرپائی ہے کہاں جاتا ہے۔ وہ کہے گا کہ میں اس چیز کو دیکھتا ہوں جس کو تم نہیں دیکھتے ہو۔ میں پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں۔ پس حضرت رسولؐ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دونوں شانوں کے درمیان حربہ ماریں گے جس کے سبب وہ اور اس کے تمام اصحاب ہلاک ہو جائیں گے۔ بعد اس کے تمام لوگ خدا کی یگانگی پرستش کریں گے اور کسی چیز کو خدا کا شریک قرار نہ دیں گے۔ پھر حضرت امیرالمومنینؑ جو انیس ہزار سال بادشاہی کریں گے تا ابھی کہ حضرت کے شیعوں میں سے ہر ایک شخص کے صلب سے ہزار فرزند پیدا ہوں گے یعنی ہر سال ایک فرزند۔

۲۹۔ اور حق تعالیٰ اس قدر برکت کو آسمان سے زمین پر نازل کرے گا کہ درختان میوہ دار کی شاخیں کثرت میوہ کے سبب ٹوٹ جائیں گی اور گرمی کا میوہ جاڑے میں اور جاڑے کا میوہ گرمی میں حاصل ہو گا اور اس قول خدا کے یہی معنی ہیں کہ اگر شہروں کے رہنے والے ایمان لائیں اور پرہیزگار ہوں ہر آئنہ ہم ان کے لئے برکتوں کو آسمان پر زمین سے کھول دیں گے۔ لیکن ان لوگوں نے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی پس ہم نے ان کو پکڑ لیا ان چیزوں کے سبب جن کو ان لوگوں نے کسب کیا تھا اور حق تعالیٰ ہمارے شیعوں کو وہ کرامت عطا فرمائے گا کہ ان سے زمین کی کوئی چیز اور نیز وہ تمام چیزیں جو کہ زمین میں ہیں مخفی نہ رہے گی تاآنکہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کے

حال سے آگاہ ہونا چاہے گا حق تعالیٰ اس کو الہام فرمائے گا کہ اس کے اہل خانہ کیا کرتے ہیں۔

۳۰۔ پھر دوبارہ حضرت امیرالمومنین حضرت رسول خدا کے ساتھ پھر آئیں گے وہ زمین پر خلیفہ اور تمام ائمہ طاہرین اطراف زمین میں ان کے عامل ہوں گے حق تعالیٰ کی عبادت ظاہر اور آشکارا کی جائے گی جیسا کہ پیشتر پنہاں عبادت کرتے تھے بلکہ اس عبادت سے ہزاروں حصے زیادہ عبادت ہو گی اور حق تعالیٰ اپنے پیغمبر کو وہ بادشاہی عطا کرے گا جو کہ تمام اہل دنیا کی بادشاہی کے برابر ہو یعنی جس دن کہ خدا نے دنیا کو خلق کیا ہے اس دن تک کہ دوسروں کی سلطنت سے زائل و برطرف ہونا ایں کہ حق تعالیٰ وہ وعدہ پورا کرے جو کہ آنحضرت سے کیا ہے کہ حق تعالیٰ ان کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین نہ چاہیں۔

۳۱۔ اور فرمایا کہ حضرت قائم کی طرف اشارہ ہے ثمہ رددنا لکم الکرہ علیھم (بنی اسرائیل آیۃ ۹) حضرت امام حسین کے خروج کی طرف اشارہ ہے اپنے اصحاب کے ستر شخصوں کے ساتھ یہ سب سونے کی خود سر پر رکھے ہوں گے اور ہر ایک خود دو منہ رکھتا ہو گا۔ اس وقت لوگوں سے کہیں گے کہ یہ حضرت امام حسین ہیں جو کہ باہر نکلے ہیں تاکہ مومنین آنحضرت میں کوئی شک نہ کریں اور یہ جانیں کہ دجال و شیطان نہیں ہیں۔ قائم ان کے درمیان ہوں گے جب حضرت امام حسین کی معرفت لوگوں کے دلوں میں جاں گزیں ہو گی قائم رحلت فرمائیں۔

۳۲۔ کامل الزیارت میں مفضل سے اور اس نے حضرت صادق سے روایت کی ہے فرماتے تھے کہ گویا میں دیکھتا ہوں کہ ایک کرسی نور کی رکھیں

گے اور ایک قبہ یاقوت سرخ کا جس میں تمام جواہر جڑے ہوں گے اس پر نصب کریں گے۔ حضرت امام حسینؑ اس کرسی پر بیٹھیں گے اور اس کرسی کے گرد نو ہزار قبہ ہائے سبز ہوں گے۔ مومنین آئیں گے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوں گے اور حضرت کو سلام کریں گے پس حق تعالیٰ ان لوگوں سے خطاب فرمائے گا کہ اے میرے دوستو جو کچھ کہ چاہو مجھ سے سوال کرو تم نے بہت آزار کھینچے اور ذلیل و مظلوم رہے آج کے روز مجھ سے جو حاجت کی دنیا و آخرت کی حاجتوں سے سوال کرو گے میں وہ حاجت تمہارے لئے بر لاؤں گا اور اس کے ان کا کھانا اور پانی بہشت سے ہو گا واللہ کرامت و بزرگواری عظیم یہی ہے۔

۳۳۔ شیخ نے حضرت ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جب ہمارا قائم خروج کرے گا اس وقت ہر ایک مومن کی قبر کے پاس ایک فرشتہ آئے گا اور اس کو آواز دے گا کہ اے فلاں تیرا مالک و صاحب اور تیرا امام ظاہر ہوا ہے اگر تجھ کو ان سے ملحق ہونا منظور ہے ملحق ہو اور اگر خدا کی نعمت اور کرامت میں رہنا چاہتا ہے وہیں رہ پس بعضے باہر نکلیں گے اور بعضے نعیم الٰہی میں رہیں گے۔

ان کتابوں کے نام جن کی مدد سے کتاب "ظہور قائم بالعدل" لکھی گئی ہے

نمبر شمار	نام کتاب	زبان کتاب	مطبع	مصنف یا مولف کا نام
۱	مترجم قرآن شریف	عربی، اردو	نظامی پریس لکھنؤ، ہند	مولانا حکیم حافظ سید فرمان علی صاحب، مدرس اعلیٰ سلیمانیہ پٹنہ
۲	ینابیع المودۃ	عربی	حیدریہ نجف اشرف، عراق	مولانا حافظ سلیمان بن ابراہیم قندوزی حنفی
۳	الامام الثانی عشر	عربی	قضا، نجف اشرف، عراق	المرحوم سید محمد سعید بن سید ناصر حسین قبلہ موسوی، لکھنؤ، ہند
۴	وحض البدعت الکار الجحت	عربی	علیہ، نجف اشرف، عراق	مولانا شیخ محمد علی الحائری السنقری
۵	بشارت الاسلام	عربی	حیدریہ، نجف اشرف، عراق	مولانا السید مصطفیٰ آل سید حیدر کاظمی قدس سرہ
۶	تاریخ التمدن الاسلامی (حصہ اول)	عربی	الحیات، بیروت، لبنان	مسٹر جرجی زیدان
۷	مفاتیح الجنان	عربی، فارسی	طہران، ایران	مولانا عباس قمیؒ
۸	منتہی الآمال جلد ثانی	فارسی	طہران، ایران	مولانا عباس قمیؒ
۹	علائم الظہور	فارسی	طہران، ایران	
۱۰	حق الیقین	اردو	شمیم پریس، لاہور، پاکستان	علامہ ملا محمد باقر مجلسی اصفہانی
۱۱	لواعج الاحزان جلد اول	اردو	مقبول پریس، دہلی، ہندوستان	مولانا سید محمد مہدیؒ

۱۲	صاحب العصر والزمان	اردو	مجوہ سارن، بہار، ہندوستان	مولانا السید علی حیدرؒ
۱۳	البلاغ المبین جلد اول	عربی اردو	دہلی، ہندوستان	مولانا خان صاحب آغا محمد سلطان مرزا دہلوی (ڈسٹرکٹ و سیشن جج)
۱۴	البلاغ المبین جلد دوم	عربی اردو	لاہور، پاکستان	مولانا خاں صاحب آغا محمد سلطان مرزا دہلوی (ڈسٹرکٹ و سیشن جج)
۱۵	البلاغ المبین جلد سوم	عربی اردو	دہلی، ہندوستان	مولانا خاں صاحب آغا محمد سلطان مرزا دہلوی (ڈسٹرکٹ و سیشن جج)
۱۶	نور المشرقین حیات الصادقین	اردو	لاہور، پاکستان	مولانا خاں صاحب آغا محمد سلطان مرزا دہلوی (ڈسٹرکٹ و سیشن جج)
۱۷	نجم الثاقب فارسی	فارسی	ایران	علامہ مرزا حسین طبری نوری

ہماری مطبوعات

○ ـــــــ "ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے" یہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں امام آخرالزمان علیہ السلام کے ظہور کا تذکرہ' ان واقعات کا ذکر جو ظہور سے قبل رونما ہوں گے' غیر مذاہب کے لوگوں کی اور مستقبل شناسوں اور نجومیوں کی پیش گوئیاں۔ دوسرے حصہ میں مسلمانوں کی حالت زار' یہودیوں اور عیسائیوں کا کردار' ظہور کی علامتیں' ناسٹرڈیمس کی پیش گوئیاں' آخری جنگ عظیم کا تذکرہ اور تیسرا حصہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت' طول عمر' انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں' تیسری عالم جنگ' خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ اور پیش گوئیوں پر مشتمل ہے۔ چوتھا حصہ مزید پیشینگوئیوں' خطبہ سرکار امام زمانہ ظہور کے وقت کا تعین' صحیفہ دانیال میں ظہور کے واقعات عزیز مصر اور دریائے نیل اور اہرام مصر کی صحیح روایات اور دیگر علامات پر مشتمل ہے۔

○ ـــــــ "اسلام اور امیر اسلام" اس کتاب میں "اسلام" اور "امیر اسلام" کی وضاحت قرآن اور احادیث کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اللہ کی اطاعت' رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اولی الامر کی اطاعت اور اولی الامر کی وضاحت قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے۔

○ ـــــــ مقتل حسین علیہ السلام مصنفہ' فخرالاماجد والاماثل سید سیادت حسین نقوی الامروہوی۔ یہ کتاب چودہ مجالس پر مبنی ہے جس میں

فضائل و مصائب عالمانہ اور اچھوتے انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب دوسری بار شائع کی گئی ہے۔

○ ــــــ آداب علم و معاشرت میں ان آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کے بیان کردہ ہیں۔ معلم اور طالب علم کے حقوق و فرائض اور علم حاصل کرنے کے طریقے، تدریس کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ نیز معاشرت اور احادیث نبوی اور اقوال ائمہ طاہرین کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

○ ــــــ حج اور اس کا عبادی و سیاسی پہلو اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مغرب کے منحرف شدہ اسلام کے کردار پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

○ ــــــ "دست انتقام" یہ کتاب حضرت امیر مختار کے حالات زندگی اور قاتلان شہدائے کربلا سے انتقام لینے پر مشتمل ہے۔ (زیر طبع)

○ ــــــ "جہاد اور غلبہ اسلام" : اس کتاب میں قرآن اور حدیث سے جہاد کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں اور غلبہ اسلام کا بھی قرآن اور حدیث سے تذکرہ کیا گیا ہے۔